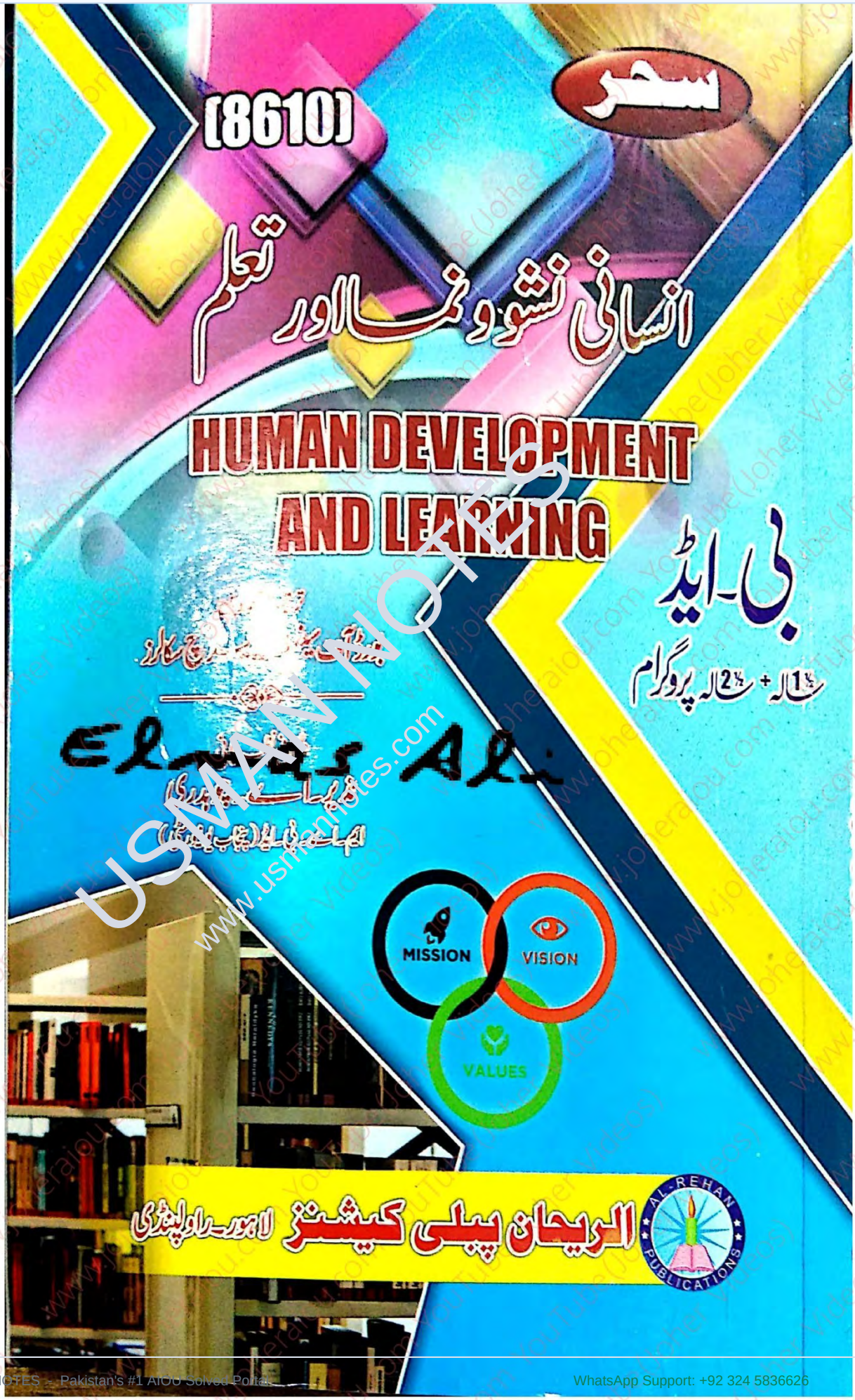
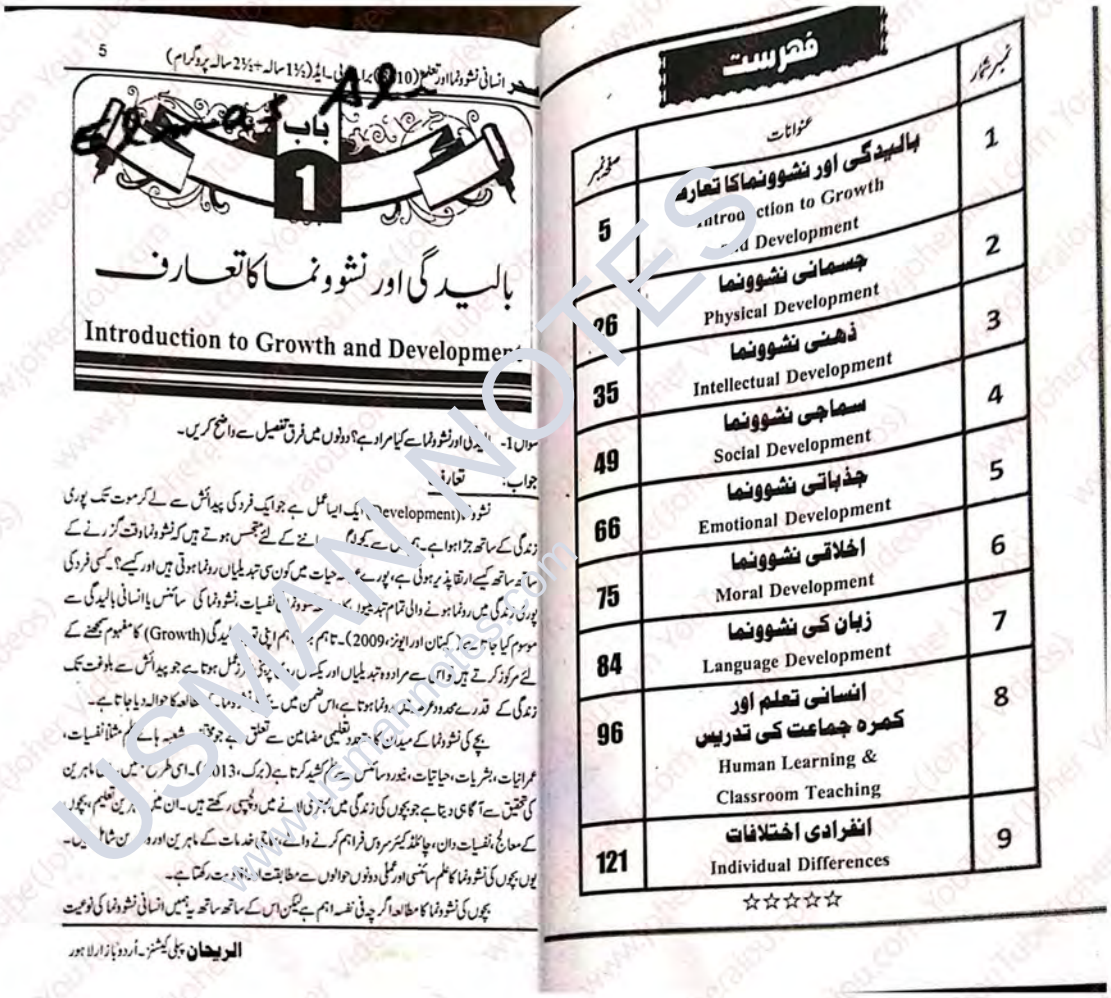


USMAN NOTES
www.usmannotes.com



5 انسانی نشوونما اور تعلیم (8610) بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

باب 1

بالیدگی اور نشوونما کا تعارف

Introduction to Growth and Development

سوال 1- بالیدگی اور نشوونما سے کیا مراد ہے؟ دونوں میں فرق تفصیل سے واضح کریں۔

جواب:

تعارف

نشوونما (Development) ایک ایسا عمل ہے جو ایک فرد کی پیدائش سے لے کر موت تک پوری زندگی کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ ہم [illegible] سے کیوں [illegible] اپنے کے لئے تجسس ہوتے ہیں کہ نشوونما وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کیسے ارتقا پذیر ہوتی ہے، پورے [illegible] حیات میں کون سی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور کیسے؟۔ کسی فرد کی پوری زندگی میں رونما ہونے والی تمام تبدیلیوں [illegible] سوونما [illegible] نفسیات، نشوونما کی سائنس یا انسانی بالیدگی سے موسوم کیا جاتا ہے (کیمنان اور ایونز، 2009)۔ تاہم [illegible] بالیدگی (Growth) کا مفہوم سمجھنے کے لئے مرکوز کرتے ہیں تو اس سے مراد وہ تبدیلیاں اور یکساں [illegible] رونما ہوتا ہے، جو پیدائش سے بلوغت تک زندگی کے قدرے محدود عرصہ [illegible] نشوونما ہوتا ہے، اس ضمن میں [illegible] مطالعہ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

بچے کی نشوونما کے میدان کا [illegible] وجود تعلیمی مضامین سے تعلق ہے جو [illegible] شعبہ ہائے علم مثلاً نفسیات، عمرانیات، بشریات، حیاتیات، نیورو سائنس سے علم کشید کرتا ہے (برک، 2013)۔ اسی طرح [illegible] میں [illegible] ماہرین کی تحقیق سے آگاہی دیتا ہے جو بچوں کی زندگی میں بہتری لانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان میں [illegible] رین تعلیم، بچوں کے معالج، نفسیات دان، چائلڈ کیئر سروس فراہم کرنے والے [illegible] خدمات کے ماہرین اور [illegible] ن شامل [illegible]۔ یوں بچوں کی نشوونما کا علم سائنسی اور عملی دونوں حوالوں سے مطابقت [illegible] اہمیت رکھتا ہے۔

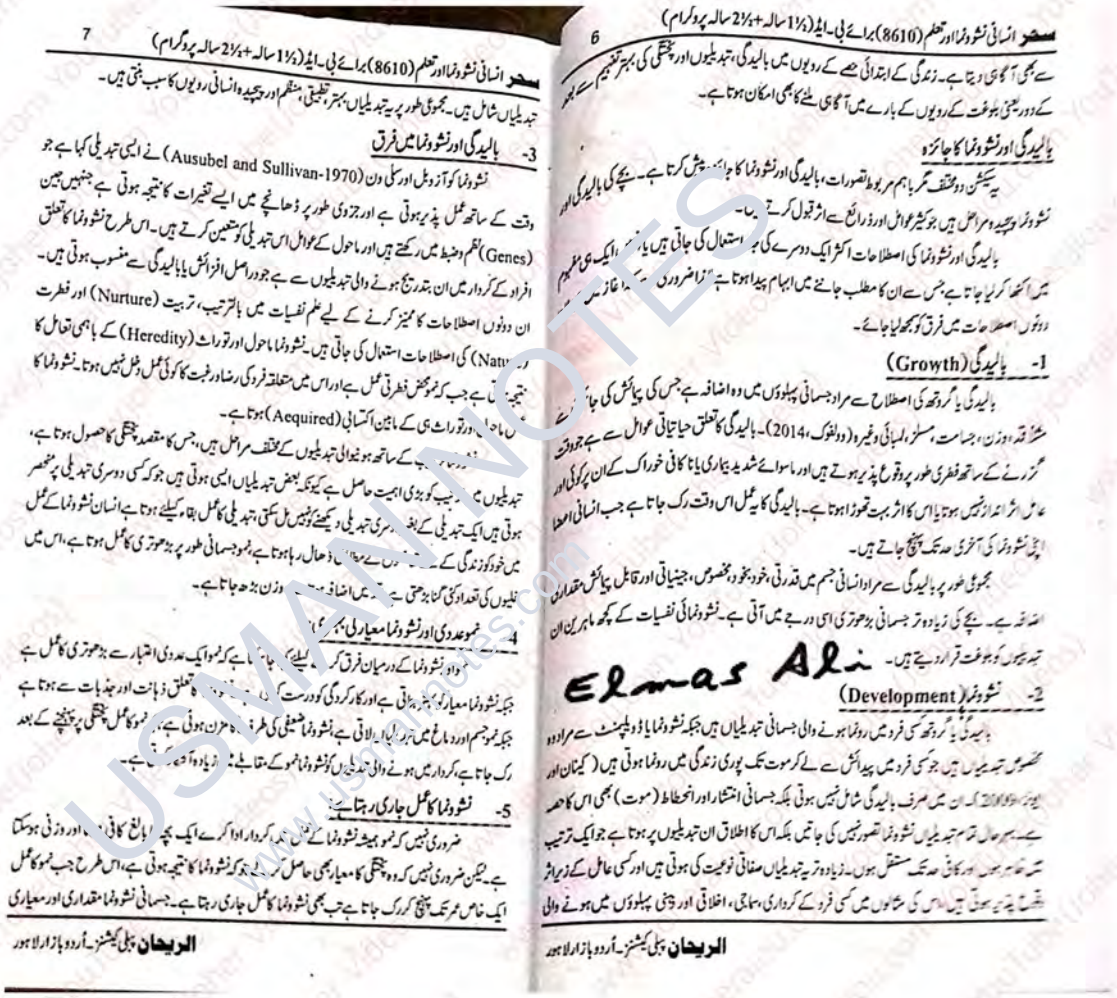
بچوں کی نشوونما کا مطالعہ اگرچہ فی نفسہ اہم ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ ہمیں انسانی نشوونما کی نوعیت

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	بالیدگی اور نشوونما کا تعارف Introduction to Growth and Development	5
2	جسمانی نشوونما Physical Development	26
3	ذہنی نشوونما Intellectual Development	35
4	سماجی نشوونما Social Development	49
5	جذباتی نشوونما Emotional Development	66
6	اخلاقی نشوونما Moral Development	75
7	زبان کی نشوونما Language Development	84
8	انسانی تعلم اور کمرہ جماعت کی تدریس Human Learning & Classroom Teaching	96
9	انفرادی اختلافات Individual Differences	121

☆☆☆☆☆

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



سے بھی آگاہی دیتا ہے۔ زندگی کے ابتدائی حصے کے رویوں میں بالیدگی، تبدیلیوں اور پختگی کی بہتر تفہیم سے بھی
کے دور یعنی بلوغت کے رویوں کے بارے میں آگاہی ملنے کا بھی امکان ہوتا ہے۔

بالیدگی اور نشوونما کا جائزہ

یہ سیکشن دو مختلف مگر باہم مربوط تصورات، بالیدگی اور نشوونما کا جائزہ پیش کرتا ہے۔ بچے کی بالیدگی اور
نشوونما پیچیدہ مراحل ہیں جو کثیر عوامل اور ذرائع سے اثر قبول کرتے ہیں۔

بالیدگی اور نشوونما کی اصطلاحات اکثر ایک دوسرے کی جگہ استعمال کی جاتی ہیں یا ایک ہی مفہوم
میں اکٹھا کر لیا جاتا ہے جس سے ان کا مطلب جاننے میں ابہام پیدا ہوتا ہے۔ اس ضروری [illegible] کا آغاز ان
دونوں اصطلاحات میں فرق کو سمجھ لیا جائے۔

1- بالیدگی (Growth)

بالیدگی یا گروتھ کی اصطلاح سے مراد جسمانی پہلوؤں میں وہ اضافہ ہے جس کی پیمائش کی جا سکتی ہے
مثلاً قد، وزن، جسامت، مسلز، لمبائی وغیرہ (وولفوک، 2014)۔ بالیدگی کا تعلق حیاتیاتی عوامل سے ہے جو وقت
گزرنے کے ساتھ فطری طور پر وقوع پذیر ہوتے ہیں اور ماسوائے شدید بیماری یا ناکافی خوراک کے ان پر کوئی اور
عامل اثر انداز نہیں ہوتا یا اس کا اثر بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ بالیدگی کا یہ عمل اس وقت رک جاتا ہے جب انسانی اعضا
اپنی نشوونما کی آخری حد تک پہنچ جاتے ہیں۔

مجموعی طور پر بالیدگی سے مراد انسانی جسم میں قدرتی، خود بخود، مخصوص، جینیاتی اور قابل پیمائش مقداری
اضافہ ہے۔ بچے کی زیادہ تر جسمانی بڑھوتری اسی درجے میں آتی ہے۔ نشوونمائی نفسیات کے کچھ ماہرین ان
تبدیلیوں کو ہوفت قرار دیتے ہیں۔

Elmas Ali

2- نشوونما (Development)

بالیدگی یا گروتھ کسی فرد میں رونما ہونے والی جسمانی تبدیلیاں ہیں جبکہ نشوونما یا ڈویلپمنٹ سے مراد وہ
مخصوص تبدیلیاں ہیں جو کسی فرد میں پیدائش سے لے کر موت تک پوری زندگی میں رونما ہوتی ہیں (کیمان اور
[illegible] کہ ان میں صرف بالیدگی شامل نہیں ہوتی بلکہ جسمانی انتشار اور انحطاط (موت) بھی اس کا حصہ
ہے۔ بہر حال تمام تبدیلیاں نشوونما تصور نہیں کی جاتیں بلکہ اس کا اطلاق ان تبدیلیوں پر ہوتا ہے جو ایک ترتیب
سے تھوڑے عرصے اور کافی حد تک مستقل ہوں۔ زیادہ تر یہ تبدیلیاں صفاتی نوعیت کی ہوتی ہیں اور کسی عامل کے زیر اثر
[illegible] یہ تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اس کی مثالوں میں کسی فرد کے کرداری، سماجی، اخلاقی اور ذہنی پہلوؤں میں ہونے والی

تبدیلیاں شامل ہیں۔ مجموعی طور پر یہ تبدیلیاں بہتر، تطبیقی، منظم اور پیچیدہ انسانی رویوں کا سبب بنتی ہیں۔

3- بالیدگی اور نشوونما میں فرق

نشوونما کو آزوبل اور سلی وان (Ausubel and Sullivan-1970) نے ایسی تبدیلی کہا ہے جو
وقت کے ساتھ عمل پذیر ہوتی ہے اور جزوی طور پر ڈھانچے میں ایسے تغیرات کا نتیجہ ہوتی ہے جنہیں جین
(Genes) نظم وضبط میں رکھتے ہیں اور ماحول کے عوامل اس تبدیلی کو متعین کرتے ہیں۔ اس طرح نشوونما کا تعلق
افراد کے کردار میں ان بتدریج ہونے والی تبدیلیوں سے ہے جو دراصل افزائش یا بالیدگی سے منسوب ہوتی ہیں۔
ان دونوں اصطلاحات کا تمیز کرنے کے لیے علم نفسیات میں بالترتیب، تربیت (Nurture) اور فطرت
(Nature) کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ نشوونما ماحول اور توراث (Heredity) کے باہمی تعامل کا
نتیجہ [illegible] ہے جب کہ نمو محض فطرتی عمل ہے اور اس میں متعلقہ فرد کی رضا و رغبت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ نشوونما کا
[illegible] اور توراث ہی کے مابین اکتسابی (Aequired) ہوتا ہے۔

[illegible] کے ساتھ ہونیوالی تبدیلیوں کے مختلف مراحل ہیں، جس کا مقصد پختگی کا حصول ہوتا ہے،
تبدیلیوں میں ترتیب کو بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ بعض تبدیلیاں ایسی ہوتی ہیں جو کہ کسی دوسری تبدیلی پر منحصر
ہوتی ہیں ایک تبدیلی کے بغیر دوسری تبدیلی دیکھنے کو نہیں مل سکتی، تبدیلی کا عمل بقا کیلئے ہوتا ہے انسان نشوونما کے عمل
میں خود کو زندگی کے [illegible] سے مطابقت پیدا کرتا رہتا ہے، نمو جسمانی طور پر بڑھوتری کا عمل ہوتا ہے، اس میں
خلیوں کی تعداد کئی گنا بڑھتی ہے [illegible] اضافہ [illegible] وزن بڑھ جاتا ہے۔

4- نمو عددی اور نشوونما معیاری بہتری

[illegible] نشوونما کے درمیان فرق کرنے کیلئے [illegible] کہ نمو ایک عددی اعتبار سے بڑھوتری کا عمل ہے
جبکہ نشوونما معیار کو بہتر بناتی ہے اور کارکردگی کو درست کرتی ہے [illegible] کا تعلق ذہانت اور جذبات سے ہوتا ہے
جبکہ نمو جسم اور دماغ میں تبدیلیاں لاتی ہے، نشوونما شعبدگی کی طرف [illegible] رجحان ہوتی ہے، نمو کا عمل پختگی پر پہنچنے کے بعد
رک جاتا ہے، کردار میں ہونے والی تبدیلیوں کو نشوونما نمو کے مقابلے میں زیادہ آسان [illegible] ہے۔

5- نشوونما کا عمل جاری رہتا ہے

ضروری نہیں کہ نمو ہمیشہ نشوونما کے [illegible] کردار ادا کرے ایک بچہ بالغ کافی لمبا اور وزنی ہو سکتا
ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ وہ پختگی کا معیار بھی حاصل کر لے یہ کہ نشوونما کا نتیجہ ہوتی ہے، اس طرح جب نمو کا عمل
ایک خاص معیار تک پہنچ کر رک جاتا ہے تب بھی نشوونما کا عمل جاری رہتا ہے۔ جسمانی نشوونما مقداری اور معیاری

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

دونوں طرح کی ہوتی ہے، یہ انسان میں قابلیت وصلاحیت میں اضافہ کرتی ہے پختگی کے عمل میں بہتری لاتی ہے، اور انسان کو ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیتی ہے۔

د۔ نمو اور نشوونما کی پیمائش:

نمو اور بالیدگی کو ناپا جا سکتا ہے جبکہ نشوونما کے عمل کو صرف محسوس کیا جاتا ہے نشوونما کا عمل حقیقت میں پختگی کی طرف گامزن شخص کے رویوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ نشوونما کے عمل میں صرف نفسیات ہی دلچسپی نہیں لیتے بلکہ ماہرین بشریات اور ماہرین حیاتیات بھی شخص کی نمو کا تفصیل سے مطالعہ کرتے ہیں جس میں اعضاء میں بڑھوتری اور نشوونما کے مختلف مراحل کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ماہرین نفسیات جسمانی ڈھانچے سے رونما ہونے والی تبدیلیوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اس کے بارے میں جاننے کیلئے وہ مخصوص طریقہ ہائے کار بروئے کار لاتے ہیں۔ ان طریقوں میں لونگی ٹیوڈنل میتھڈ (اوپر سے نیچے کی جانب)، کراس سیکشنل میتھڈ (اندر سے باہر کی جانب)، کیس سٹڈی میتھڈ، تجرباتی طریقہ وغیرہ شامل ہیں۔

نمو کا عمل بڑا اہم ہوتا ہے۔ اس میں استخوانی ڈھانچے میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، قد اور وزن میں اضافہ ہوتا ہے جسم کا تناسب بہتر ہوتا ہے اور دانت نکلتے اور مضبوط ہوتے ہیں۔ حرکی نشوونما سے مراد طاقت میں اضافہ ہے، بچہ وقت کے ساتھ بولنے والے اعضاء، ہاتھ، انگلیوں، ٹانگوں اور دیگر عضلات پر آہستہ آہستہ کنٹرول حاصل کرتا ہے۔ بچے کے سماجی روابط میں حرکی نشوونما کا نمایاں کردار ہوتا ہے، حرکی افعال کو انجام دینے میں لڑکیاں 14 سال جبکہ لڑکے 17 سال کی عمر میں پختگی حاصل کر لیتے ہیں۔ عضلات کے طاقتور ہونے سے لڑکے ورزشی اور کسرتی مہارتوں میں مقابلے کیلئے خود کو تیار کرتے ہیں جبکہ لڑکیاں ناچنے، رسہ پھلانگنے، سویٹر بننے، مصوری، پھولوں کی آرائش، کشیدہ کاری اور موسیقی وغیرہ میں اپنی کوششیں صرف کرتی ہیں۔ حرکی کارکردگی کے حوالے سے بعض معاملات میں لڑکوں کی لڑکیوں پر برتری پیدائشی طور پر ہوتی ہے اور یا پھر ثقافتی دباؤ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ نمو اور نشوونما کے اہم اصول درج ذیل ہیں

بالیدگی اور نشوونما کے اصول

1- بالیدگی اور نشوونما کے عمل ایک تسلسل سے وقوع پذیر ہوتے ہیں:

نمو ایک خاص عمر تک جاری رہنے والا عمل ہے۔ ہم زندگی کو جو مختلف مراحل مثلاً بچپن، لڑکپن وغیرہ میں تقسیم کرتے ہیں وہ صرف نمو کے عمل کا بہتر انداز میں مطالعہ کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ جبکہ نشوونما کا عمل ساری زندگی پر محیط ہوتا ہے اور یہ آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ بالیدگی اور نشوونما ایک درجے میں

کہاں ختم ہوتی ہے اور دوسرے درجے میں کہاں سے آغاز ہوتا ہے کو نمایاں طور پر الگ نہیں کیا جا سکتا۔ نشوونما اور بالیدگی کے تمام مدارج کا تصور ہماری سہولت کیلئے ہے لیکن اصول یہ ہے کہ کوئی بچہ جب ایک درجے سے نشوونما پا کر دوسرے درجے میں جاتا ہے تو اس میں ایک نظم اور ایک سلسلہ ضرور ہوتا ہے اس کے بغیر بچے میں بالیدگی اور نشوونما ممکن نہیں ہے۔

2- نمو اور نشوونما امتیاز و تکمیل کے عمل سے ہوتی ہے:

بچہ ہر چیز تقلیدی رجحانات کے تحت سیکھتا ہے خواہ وہ غلط ہو یا صحیح۔ پھر اسے دوسروں کے عمل سے ملا کر فرق محسوس کرتا ہے، اپنے اور دوسروں کے عمل میں امتیاز کے بعد صحیح اور کامل چیز کو اپنا لیتا ہے، اس طرح اس کی بالیدگی اور نشوونما ہوتی رہتی ہے، مثلاً بچے ابتداء میں پانی کو مم کہتے ہیں پھر رفتہ رفتہ اپنے اور دوسروں کے کہنے میں فرق محسوس کر کے صحیح نام یعنی پانی کو اپنا لیتے ہیں، زبان سیکھنے میں بچے اسی اصول کو اپناتے ہیں۔

3- ابتدائی مدارج میں بالیدگی اور نشوونما کا عمل بعد کے مدارج سے زیادہ اہم ہوتا ہے:

جس طرح کسی مکان کی بنیاد اس کے ڈھانچے سے زیادہ اہم ہوتی ہے اسی طرح ذہنی اور جسمانی خدوخال کی بالیدگی اور نشوونما کی اہمیت ہے، اچھی اور اعلیٰ جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو زندگی کے ابتدائی دور میں دیئے گئے ناموافق ماحولیاتی حالات سے بعد والے ادوار کی نسبت جلد اور بری طرح مجروح کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ایک بچہ پلاسٹی سین کی طرح ایک خام مادہ ہے جسے ابتدائی طور پر جس رنگ میں ڈھال لیا جاتا ہے وہ ویسا ہی رہتا ہے، بچہ ابتدائی طور پر متنوع قسم کی مطابقتیں سیکھتا ہے اور ایک بالغ کی طرح زیادہ ترقی کر سکتا ہے اور نشوونما کی ایک اعلیٰ سطح تک پہنچ سکتا ہے ابتدائی بنیاد والے عوامل درج ذیل ہیں

1- غیر موافق ماحولیات
2- جذباتی محرومی
3- بچوں کی پرورش کے گھٹیا طریقے
4- وہ کردار جو بچپن میں بچہ کرتا ہے

4- بالیدگی اور نشوونما کا عمل بنیادی طور پر پختگی اور تعلم کے نتیجے کے طور پر وقوع پذیر ہوتا ہے۔

نمو اور نشوونما پختگی اور تعلم کا نتیجہ ہوتی ہے، پختگی سے مراد فرد کے جسمانی اعضاء کی صلاحیتوں اور خصوصیات میں بہتری ہے جبکہ تعلم سے مراد تربیت اور تجربات کے ذریعے رویئے میں تبدیلی لانا ہے، پختگی

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

اور تعلم ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ فرد کی نشوونما اس کے اندر کی صلاحیتوں میں پختگی اور ماحول کے اثر سے ہونیوالی صلاحیتوں میں تبدیلیوں کا نتیجہ ہوتی ہے، چاہے کوئی شخص لمبا ہو یا پستہ قامت وہ خوشگوار شخصیت کا حامل ہوسکتا ہے، اور اعلیٰ تدریسی مقام بھی حاصل کرسکتا ہے اس معاملے میں اگر کوئی چیز اثر انداز ہوتی ہے تو وہ توارث یا ماحول میں کارفرما قوتیں ہیں۔

پختگی اور تعلم کا ایک دوسرے کیساتھ گہرا تعلق ہے، ایک فرد [illegible] میں پستہ قامت ہوسکتا ہے ایک صورت تو توارث میں چھوٹے قد والے جینز کا ملنا ہوسکتا ہے جبکہ دوسری [illegible] صورت میں مناسب خوراک نہ ملنے کی وجہ سے بھی قد چھوٹا رہ سکتا ہے۔ ورثے میں ملنے والی صلاحیتیں خلا میں پروان نہیں چڑھ سکتیں اور [illegible] تعلم کے نتیجے میں ہونیوالی نشوونما کو ذریعہ استعمال کیے بغیر ماپا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص بیوقوفانہ [illegible] یہ اپناتا ہے تو جاننے کا کوئی طریقہ نہیں کہ آیا اس کی بیوقوفی توارث کا نتیجہ ہے یا اسے ماحول ایسا ملا کہ جس سے [illegible] ذہنی صلاحیتیں اجاگر نہیں ہوسکیں۔ جب ہم تعلم کی صلاحیت نہ ہونے کے امکان کو رد کردیتے ہیں تبھی ہم فرد کی بیوقوفی ورثے میں ملنے والی خامی سے تعبیر کرسکتے ہیں۔

سالوں قبل مکڈوگل (McDougal) نے تمام رویوں کو جبلت کی اصطلاح میں بیان کرنے کی کوشش کی تھی، جس کیلئے اس نے رویوں کے پیچیدہ انداز کو ورثے میں ملنے والی خداداد صلاحیتوں کی پختگی کا نتیجہ قرار دیا۔ تعلم سے سرد کسی صورت حال میں کسی مسئلہ کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے، اب اگر کسی فرد یا بچے کو کوئی ایسا کام دے دیا جائے جو اس کی موجودہ پختگی کی سطح سے بلند ہو تو اسے وہ کر نہیں پائے گا، اسی طرح اگر پہلی جماعت کے بچے کو گھر کے کام کیلئے کسر اعشاریہ کا ایک دقیق سوال دے دیا جائے جو کہ اس کے حیطہ آموزش میں نہیں آتا تو وہ اسے نہیں کرپائے گا۔

Elmas Ali

5- نمو اور نشوونما ماحول اور توارث کا نتیجہ ہوتی ہے:

ہر فرد توارث اور ماحول کی پیداوار ہوتا ہے، نمو اور نشوونما کا معیار جانچنے کیلئے جینز کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں لیکن دوسری طرف سماجی وثقافتی ماحول طبعی محل وقوع، اور جذباتی اتار چڑھاؤ کا انسان کی نشوونما پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اکیلے وراثت یا ماحول سے بالیدگی یا نشوونما کا تعین نہیں ہوتا بلکہ وراثت اور باہمی عمل سے بالیدگی و نشوونما کے عمل کا آغاز ہوتا ہے اور کسی ایک کو دوسرے سے الگ کرکے دیکھنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔

6- نشوونما کے بارے میں پیشگوئی کی جاسکتی ہے:

نمو و نشوونما کے عمل میں تسلسل اور ربط ہونے کی وجہ سے بچے کی نشوونما کے عمل کی پیشگوئی کی

جاسکتی ہے۔ اس اصول کو نشوونمائی نمونہ کی پیش گوئی (Predictability of Development Pattern) کا اصول بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ بچے کی پیدائش سے قبل کے زمانے کی نشوونما اور بالیدگی کے عمل میں وہی تسلسل ہوتا ہے جو اس کی پیدائش کے بعد والے زمانے میں ہوتا ہے۔ اگرچہ گو یہ عمل دونوں ادوار میں رفتار اور مقدار کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ نصابی آموزش کے میدان میں کی جانیوالی تحقیقات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ بجز چند مستثنیات، ذہانت کے لحاظ سے اعلیٰ بچے اعلیٰ بالغ ہیں اور یہ بھی کہ ذہین بچوں کی اچھی خاصی تعداد نے اپنی اہلیتوں کو مستقبل میں بروئے کار لاکر زندگی میں بھرپور حصہ لیا۔ اسی اصول کے تحت بچوں کے رجحانات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور اس بات کی بالکل ابتدائی عمر میں پیش گوئی کی جاسکتی ہے کہ بلوغت کے وقت بچے کی جسمانی ساخت کیسے ہوگی، اس اصول کا فائدہ یہ ہے بچے کے ابتدائی رجحانات کے مطابق تعلیمی منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے، نشوونما کی بنیاد پر فنی رہنمائی دی جاتی ہے، اسی بنیاد پر بچوں کو لے پالک بنایا جاسکتا ہے۔

[illegible] ایک منفرد عمل ہے:

[illegible] بچے وقت کے دورانیہ کی وجہ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، تمام بچے چلنے سے پہلے بیٹھنا، [illegible]، اور کھڑا ہونا سیکھتے ہیں لیکن ہر بچہ ان سب امور میں مہارت حاصل کرنے میں اپنا وقت لیتا ہے جو کہ دوسرے سے مختلف ہوسکتا ہے۔ اصل میں انسانی جسم کے اعضاء کی بالیدگی کی شرح مختلف ہوتی ہے۔ کچھ پٹھیاں اور اعضاء دوسروں کی نسبت تیزی سے حالت پختگی تک پہنچ جاتے ہیں، اس لئے فرد میں تبدیلی صورت و ہیئت اچانک نہیں ہوتی۔ مثلاً [illegible] سال تک مسلسل تیز روی سے ظہور پذیر ہوتی ہے لیکن اگلے سال [illegible] سال تک اس کی بالیدگی کی شرح [illegible] یہی صورتحال نشوونما کے عمل کی ہوتی ہے بچے ابتدائی عمر میں بہت کچھ یاد کرلیتے ہیں اور جو چیزیں یاد کرلیتے ہیں آئندہ اسی رفتار سے اضافہ نہیں کرسکتے، ہر فرد کی نشوونما اور بالیدگی کا اپنا معیار ہے بعض بچوں نے ابتدائی [illegible] حاصل کرنے کی وجہ سے ان کی بالیدگی و نشوونما بہتر اور جلد ہوتی ہے، اس کے برعکس ناقص ماحول والے بچوں کا [illegible] کم اور ناقص رہتی ہے۔

8- بالیدگی اور نشوونما کے مختلف مدارج پر خوشی اور ناخوشی کا تصور پہلے سے [illegible] ہے:

بچے کی نشوونما پر خوشی اور ناخوشی کا [illegible] ہوتا ہے۔ یہ اثر اس کے رویوں (Attitude) کردار (Behavuour) اور شخصیت کو متاثر کرتا ہے کیوں کہ [illegible] عام طور پر صحت منداور توانا ہوتے ہیں۔ جبکہ ناخوشی ان کی توانائیوں کو چوس لیتی ہے اور ان کی صحت پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ خوش بچے اپنی توانائی کو بامقصد

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

9- نمو نشوونما کا انسان پر مجموعی اثر ہوتا ہے، بعض اوقات زندگی میں بعض ایسی اشیاء شامل ہوتی ہیں جن کا نشوونما کے عمل پر اثر پڑتا ہے۔ نمو اور نشوونما کی مختلف اقسام ہوتی ہیں، جیسا کہ نشوونما اور تعلیم، نشوونما اور دماغی نمو، زبان کا ارتقاء وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

سوال 2- نشوونما کے کون سے شعبے اور مراحل ہوتے ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں۔

جواب: نشوونما یا ڈویلپمنٹ کو مختلف طریقوں سے بیان کیا جاتا ہے تاکہ اس کے مختلف پہلو اجاگر ہو سکیں ان میں نشوونما کے ڈومینز یا میدان اور نشوونما کے مراحل شامل ہیں۔ ان دونوں طریقوں کو ذیل میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

1- نشوونما کے میدان (Domains of Development)

بچوں کی نشوونما کے عمل کو عمومی طور پر تین ڈومینز یا شعبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ان میں جسمانی، ادراکی (Cognitive)، سماجی و جذباتی نشوونما شامل ہیں (برک، 2013)۔ جسمانی دائرہ کار حیاتیاتی تبدیلیوں پر مشتمل ہوتا ہے ان میں جسامت، تناسب، شباہت اور جسمانی صحت میں ہونے والی تبدیلیاں شامل ہیں۔ ادراکی دائرہ کار میں دماغی صلاحیتوں / مہارتوں میں ہونے والی تبدیلیاں شامل ہیں، مثلاً سوچ بچار، ذہانت، تخلیقی صلاحیت، یادداشت، زبان وغیرہ۔ سماجی و جذباتی دائرہ کار بچوں کے دوسروں لوگوں کے ساتھ تعلقات، احساسات، جذبات، اقدار، عقائد اور شخصیت میں تبدیلیوں واجاگر کرتا ہے۔

بچوں کی نشوونما کا عمل کافی پیچیدہ ہوتا ہے اس کے تینوں ڈومینز یا میدانوں میں باہمی تعامل ضروری تصور کیا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر تینوں ڈومینز ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جسمانی ڈومین میں بہتری آنے سے جیسا کہ بیٹھنے، گھٹنوں کے بل چلنے، کھڑے ہونے سے ادراکی ڈومین کو تقویت ملتی ہے مثلاً نومولود جسمانی طور پر بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اردگرد کے ماحول کو بہتر طریقے سے سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ ادراکی ڈومین آگے چل کر سماجی و جذباتی ڈومین پر اثر انداز ہوتا ہے مثلاً طور پر گھر کے بڑے افراد بچے کے چھوٹے چھوٹے اقدامات، احساسات اور کامیابیوں پر خوشی مناتے ہیں اور اس طرح ان کے ساتھ مضبوط تعلق استوار کرتے ہیں، اس طریقے سے تینوں ڈومینز ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ بچوں کی نشوونما کے ڈومینز کی درجہ بندی مختلف پہلوؤں سے کی جاتی ہے، ایک درجہ بندی میں جسمانی، ادراکی، لسانی، سماجی اور جذباتی ڈومین شامل ہیں جبکہ دوسری درجہ بندی میں جسمانی، شخصی،

سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ +2½ سالہ پروگرام)

سماجی اور ادراکی ڈومین شامل ہیں (وولفوک، 2014)۔ یہ ڈومین ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ آپس میں جڑے ہوتے ہیں، مثلاً سماجی اور جذباتی نشوونما باہم متصل ہیں اور اسے ایک ہی ڈومین میں رکھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ادراکی اور زبان کی نشوونما کو بھی یکساں نوعیت کی وجہ سے ایک ہی گروپ میں رکھا جا سکتا ہے۔

2- نشوونما کے مراحل (Stages of Development)

مختلف ڈومینز کا باہمی تعامل بچوں کی نشوونما کے مختلف مراحل کو جنم دیتا ہے، جن کی خصوصیات وقت گزرنے کے ساتھ نئی صلاحیتوں، تغیر اور سماجی توقعات کے جائزہ کیلئے مدت عمر کو استعمال کرتے ہیں (برکہ 2013)۔ بچوں کی نشوونما کی سب سے زیادہ عام درجہ بندی میں عمر کے ادوار شامل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) پہلا مرحلہ، پیدائش سے پہلے۔ مدت عمر، استقرار حمل سے پیدائش تک۔ خصوصیات میں تبدیلیاں، ایک خلیہ کا مکمل انسانی جسم بننا۔

(ii) دوسرا مرحلہ، شیر خوارگی سے پاؤں پاؤں چلنا۔ مدت عمر، پیدائش سے 2 سال تک۔ خصوصیات میں ابتدائی محتاجی، جسمانی و جذباتی نشوونما کا آغاز مثلاً زبان اور سماجی رویوں کا سیکھنا۔

(iii) تیسرا مرحلہ، سکول جانے سے قبل کا ابتدائی بچپن۔ مدت عمر، 2 سے 6 سال تک۔ خصوصیات میں قدرے خود انحصاری، نفسیاتی اور اخلاقی نشوونما، سوچ اور زبان یا بول چال میں قابل ذکر وسعت۔

(iv) چوتھا مرحلہ، ایلیمنٹری سکول تک درمیانی بچپن، مدت عمر، 6 سے 11 سال تک۔ خصوصیات میں ذمہ داری میں اضافہ، سوچ کا بہتر عمل، کسرتی صلاحیتیں، پڑھنے، لکھنے اور حساب میں مہارت، بہتر سماجی برتاؤ اور خود آگہی۔

(v) پانچواں مرحلہ، بلوغت۔ مدت عمر، 11 سے 18 سال تک، خصوصیات میں بلوغت اختیار کرنا، تیز رفتار جسمانی تبدیلیاں، خود مختاری میں اضافہ، مجرد اور منطقی سوچ، مضبوط اعتقادی نظام۔

☆☆☆☆☆

سوال 3- بچے کی نشوونما کے عام اصول کون سے ہیں؟ Elmas Ali

جواب: بچے کی نشوونما کے عام اصول

(General Principles of Child Development)

پال بیلٹس کا "زندگی بھر کی نشوونما کا فریم ورک" بچے کی نشوونما کے عام اصول مربوط طریقے سے بیان

سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ +2½ سالہ پروگرام)

کرتا ہے (بیلٹس، 1997)۔ یہ اصول درج ذیل ہیں۔

1- نشوونما کا عمل زندگی بھر جاری رہتا ہے

اس اصول کے دو پہلو ہیں، پہلا یہ کہ کسی فرد کی نشوونما زندگی بھر جاری رہتی ہے، دوسرا یہ کہ مسلسل ابھرتی ہوئی نوعیت کی نشوونما کے دوران نئی تبدیلیوں اور افعال کا اضافہ ہو سکتا ہے۔

2- نشوونما کثیر جہتی اور کثیر سمتی ہے

صحت مند نشوونما کی متعدد جہتیں اور سمتیں ہوتی ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ نشوونما نہ تو ایک ہی معیار تک محدود ہوتی ہے (مثلاً صرف جسمانی صلاحیت میں کمی یا اضافہ) اور نہ ہی کسی ایک سمت تک محدود ہوتی ہے (مثلاً صرف کمی یا صرف اضافہ)۔ نشوونما کا تعلق متعدد صلاحیتوں سے ہوتا ہے جو وقت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔

3- نشوونما میں نفع اور نقصان دونوں شامل ہوتے ہیں

بیلٹس کے مطابق نشوونما کی کوئی بھی سرگرمی ترقی اور تنزلی دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر سکول کے دوران تعلیم جہاں بچے کی ادراکی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے وہاں سکول کے قوانین وغیرہ کی پیروی کی وجہ سے اس کی ذہنی صلاحیتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ تاہم اس نفع اور نقصان کو برابر کی حیثیت نہیں دینی چاہیے کیونکہ اس کے تناسب میں وقت کے ساتھ تبدیلی رونما ہوتی رہتی ہے۔

4- نشوونما لچکدار ہے

بیلٹس کہتا ہے کہ نشوونما کا عمل لچکدار یعنی کہ عمل میں ڈھل جانے والا ہوتا ہے۔ انسان فطری طور پر مختلف تجربات کے ذریعہ اثر تبدیلیاں یا ترمیم قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر شیر خوار بچے کا دماغ کسی چوٹ کے نتیجے میں تبدیلی اختیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انسانی سرگرمیوں کے مختلف شعبہ کار میں نشوونما کے لچکدار پن کی کچھ حدود بھی ہیں۔

5- نشوونما خاص ماحول اور تاریخ کے تناظر میں ہے

بچے مختلف ماحول اور کلچر میں پرورش پاتے ہیں۔ مختلف سماجی، معاشی اور ماحول کے حالات ان کی نشوونما پر اثر ڈالتے ہیں۔ اس طرح نشوونما خاص ماحول اور تاریخ کے تناظر میں ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر شہری اور دیہی علاقے میں پرورش پانے والے بچے الگ الگ ماحول کی وجہ سے ایک دوسرے سے مختلف تجربات سے گزرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ان کی نشوونما میں آنے والی تبدیلیاں بھی مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔ اسی طرح تاریخ کے مختلف ادوار میں پرورش پانے والے بچوں پر بھی یہ ادوار ان کی نشوونما پر مختلف طریقے سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

اس امر پر زور دیتے ہیں کہ نشوونما کے مسلسل یا غیر مسلسل عمل پر توجہ مرکوز کرنے کی بجائے تسلسل یا عدم تسلسل کے ذرائع پر فوکس کیا جائے۔ عمومی طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ نشوونما مسلسل اور غیر مسلسل دونوں پہلو رکھتی ہے۔

2- ایک یا متعدد راستے

ترقیاتی نفسیات کے ماہرین کیلئے ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ کیا نشوونما کا ایک ہی راستہ ہے یا اس کے مختلف راستے ہیں؟ مراحل کا نظریہ رکھنے والے ماہرین جن کے مطابق نشوونما ہمہ گیر مراحل کی سیریز کے ذریعے ہوتی ہے، یہ دلیل دیتے ہیں کہ ہر جگہ یہی ترتیب اختیار کیا جاتی ہے۔ تاہم بعض دیگر ماہرین افراد کی مخصوص خصوصیات اور ان کے پرورش پانے والے ماحول کو تسلیم کرتے ہوئے اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ بچے کی نشوونما پر مخصوص وراثتی اور ماحولیاتی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس طرح نشوونما کے لئے متعدد راستے اختیار کئے جاتے ہیں۔ عام طور پر آج کے محققین ماحولیاتی عوامل کے بارے میں زیادہ فکر مند ہیں جو نشوونما کے راستے پر اثر انداز ہوتے ہیں وراثتی عوامل کے ساتھ ساتھ مخصوص ذاتی اور متفرق خصوصیات کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔

نظریہ تربیت

[illegible] سے متعلق مسائل میں سب سے متنازعہ سوالات میں سے ایک یہ ہے کہ نشوونما کیسے ہوتی ہے اور نشوونما پر اثر انداز ہونے والے بنیادی عوامل کون سے ہیں؟ نشوونما فطرت کرتی ہے یا اس میں انسانی تربیت کا زیادہ ہاتھ ہے؟

فطرت کے اصول کا نظریہ یہ ہے کہ ہمارے والدین سے جو حیاتیاتی اور موروثی خصوصیات لیتے ہیں وہ ہماری نشوونما کی ذمہ دار ہیں۔ اس نظریہ کے ماہرین انسانی نشوونما میں استحکام پر زور دیتے ہیں یعنی جو بچے جینیاتی طور پر ارفع یا ارزاں خصوصیات کے حامل ہوں وہ [illegible] کے بعد بھی انہی خصوصیات کے حامل رہیں گے۔ تربیت کا نظریہ یہ ہے کہ ماحولیاتی اور ثقافتی اثرات نشوونما کے ذمہ دار ہیں۔ تربیت پر زور دینے والے ماہرین کے مطابق نشوونما کردار عمل ہے جو عرصہ حیات کے دوران بندوں کے لئے کھلا رہتا ہے۔ ان دونوں فطرت اور تربیت کے ان دونوں نظریات کو [illegible] کیا جائے کہ نشوونما جینیاتی اور ماحولیاتی دونوں عوامل کے باہمی تعامل سے اثر انداز ہوتی ہے، باہمی تعامل کا یہ طریقہ [illegible] متقویت اثر کر رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 5- بچے کی پیدائش پر اثر انداز ہونے والے عوامل کونسے ہیں؟

جواب: بچے کی نشوونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل

(Factors Influencing Child Development)

بچے کی نشوونما پر مختلف عوامل مختلف سطح پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان میں ذاتی اور حیاتیاتی عوامل سے لے کر

6- نشوونما کثیر شعبہ جاتی ہوتی ہے

سائنس کے مطابق انسانی ترقی اور نشوونما کا مطالعہ اپنی نوعیت میں کثیر شعبہ جاتی ہے اس لئے انسانی نشوونما کے مختلف مراحل کی مکمل تفہیم کے لئے ایک تناظر یا طریقہ کار کافی نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر نشوونما میں شامل سماجی افعال کو جانچنے کے لئے نفسیاتی اصول کافی نہیں ہوتے۔ انسانی نشوونما کی نوعیت سمجھنے کے لئے کثیر جہتی تناظر اور طریقے درکار ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 4- بچے کی نشوونما کے عمل میں کون سے مسائل اور اختلافات درپیش ہوتے ہیں؟

جواب: بچے کی نشوونما میں مسائل اور اختلافات

(Issues/Controversies in Child Development)

بچے کی نشوونما کے مطالعہ میں متعدد اختلافات پائے جاتے ہیں۔ محققین اس بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں کہ بچے وقت کے ساتھ کیسے تبدیلی اختیار کرتے اور نشوونما پاتے ہیں، یہ تبدیلیاں کیا ہیں اور اس کے مشترکات اور اختلافات کیا ہیں (کیمان اور اپوز، 2009)۔ یہ مختلف تناظر بچے کی نشوونما اور نفسیات کے بارے میں علم کو وسعت دیتے ہیں اور سماجی، جذباتی، ذہنی اور جسمانی نشوونما کے متنوع پہلوؤں میں تحقیق کے لئے رہنمائی کرتے ہیں۔ بچے کی نشوونما کے مطالعے میں درپیش جدید مسائل درج ذیل ہیں۔

1- مسلسل یا غیر مسلسل

بچے کی نشوونما کے مطالعہ میں پریشان کن مسائل میں سے ایک یہ ہے کہ وقت کے ساتھ رونما ہونے والی تبدیلیوں کو کیسے بیان کیا جائے؟ کیا وہ کسی مسلسل عمل کا حصہ ہیں یا وہ غیر مسلسل مراحل کے دوران رونما ہوئی ہیں۔

بعض ماہرین کا خیال ہے کہ نشوونما ایک ہموار اور مسلسل عمل ہے جس میں سادہ علم، مہارتیں اور رویئے بتدریج پیچیدہ علم، مہارتوں اور رویوں میں ڈھل جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نشوونما کا عمل ایک منظم اور ترتیب وار طریقے سے آگے بڑھتا ہے، جن میں گزشتہ صلاحیتوں کی بنیاد پر نئے اور پیچیدہ رویئے تشکیل پاتے ہیں۔

اس کے برعکس بعض دیگر ماہرین کا خیال ہے کہ نشوونما ایک غیر مسلسل عمل ہے جس میں نئی مہارتیں اور رویئے اچانک اور غیر مسلسل طریقے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس نظریے کے تحت نشوونما مختلف مرحلوں میں ہوتی ہے اور اس میں زیادہ تر علم، رویوں اور مہارتوں کو معیاری انداز میں از سر نو منظم کیا جاتا ہے۔ مسلسل یا غیر مسلسل عمل میں سے ایک کا انتخاب ہمارے نشوونما کے عمل کی تفہیم اور تشریح پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ترقیاتی نفسیات کے ماہرین

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



اقتصادی، ماحولیاتی عوامل اور سماجی روایات، ثقافت وغیرہ شامل ہیں۔ عمومی طور پر ان عوامل کو چار اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

بچے کی نشوونما کے عمومی اصول
(General Principles of Child Development)

1- حیاتیاتی عوامل

حیاتیاتی عوامل سے مراد وہ جینیاتی خصوصیات ہیں جو کسی شخص [illegible] کے والدین سے ملتی [illegible]۔ ان میں جنس کا تعین، عمومی، جسمانی اور ذہنی صحت اور موروثی خصوصیات شامل ہیں۔ لڑکے اور لڑکیاں [illegible] طریقہ سے [illegible] نشوونما پاتے ہیں، اسی طرح پیدائش کے وقت کا وزن اور صحت کی حالت وقت کے ساتھ [illegible] نشوونما پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ماں کی عمر، صحت، تناؤ کی کیفیت، خوراک بھی ممکنہ طور پر نشوونما کو متاثر کرتی ہے۔

2- ماحولیاتی عوامل

ماحولیاتی عوامل مثلاً والدین کے مشاغل، غذا، گھربار، تعلیم، ثقافت، آمدنی، روزگار، صحت کی سہولیات وغیرہ بھی بچے کی نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ بچے محفوظ اور صحت مند ماحول میں پرورش پائیں تاکہ ان کی نشوونما پر مثبت اثرات مرتب ہوں۔

Elmas Ali

3- باہمی تعلقات

بچے کے سیکھنے اور اس کی بہبود کے لئے باہمی تعلقات بہت اہم ہیں، صحت مندانہ باہمی تعلقات میں بچے کے ساتھ وابستگی، والدین کے مثبت مشاغل اور ان کے بچے کے ساتھ تعلق اور معاون سوشل نیٹ ورک شامل ہیں۔

4- ابتدائی ماحول اور تجربات

شیر خوار بچے کو پرورش کرنے والے کی طرف سے فراہم کیا جانے والا ابتدائی ماحول سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ بچے اور اس کے پرورش کنندہ کے درمیان باہمی تعلق نشوونما کے لئے بنیادی درجے کا حامل ہے۔ بچے کی جسمانی، سماجی، جذباتی نشوونما، زبان اور ادراکی مہارتوں کے سیکھنے کا زیادہ دارومدار ابتدائی ماحول اور ان تجربات پر ہوتا ہے جو بچہ والدین اور دیگر بالغ افراد کے ساتھ باہمی تعلق کے دوران حاصل کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 6: نشوونما اور تعلیم کو بیان کریں۔ نیز جسمانی نشوونما اور اس کا اثر حرکی نشوونما پر کیا اثر پڑتا ہے؟ بیان کریں۔

جواب: نشوونما (Development) اور تعلیم (Education)

تعلیم اور نشوونما کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ نشوونما کے علم کے بغیر تعلیم کے عمل کا

تصور بھی ناممکن ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ تعلیم سے مراد صرف یہ نہیں کہ چند ایک معلومات طلباء کو دی جائیں یا ان کے ذہنوں پر مسلط کی جائیں بلکہ تعلیم کا مقصد بچوں کو معاشرے کا ایک اہم رکن بنانا ہے تاکہ وہ معاشرے کی تعمیر میں بھرپور حصہ ادا کر سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے بچوں کی طبعی عمر، ان کی جذباتی معاشرتی ضروریات اور سب سے بڑھ کر ان کی ذہنی نشوونما کا علم ضروری ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ پستالوزی اس بات پر زور دیتا ہے کہ بچوں کو درس دینے سے پہلے ان کی ذہنی صلاحیت کو جاننا ضروری ہے۔

جسمانی نشوونما سے مراد عمر کے مطابق جسم کے تمام اعضاء کا متوازن طریقہ سے بڑھنا ہے، اس میں قد، وزن، جسمانی ساخت کا بڑھنا شامل ہے۔ بقول ارسطو صحت مند جسم میں صحت مند دماغ ہوتا ہے کیونکہ تندرست آدمی ہی ہر چیز میں دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ نصابی سرگرمیاں ہوں یا ہم نصابی سرگرمیاں، اس کے برعکس بیمار آدمی ہر چیز میں عدم دلچسپی کا اظہار کرتا ہے، اسی لئے ماہرین تعلیم بچوں کی صحت کو بے حد اہمیت دیتے ہیں کیونکہ صحت مند بچہ پڑھائی میں دلچسپی لیتا ہے اور غیر صحت مند بچہ پڑھائی سے جی چراتا ہے خواہ معلم کتنا ہی مؤثر نفسیاتی طریقہ تدریس اپنائے۔ بچوں کو تندرست اور خوش وخرم رکھنے کیلئے نصاب میں وہ مضامین شامل کرنے چاہئیں جو بچوں کی صحت برقرار رکھنے میں معاون ہو سکیں مثلاً حفظان صحت، سائنس وغیرہ خواہ طریقہ تدریس نفسیاتی ہی کیوں نہ ہو ہم نصابی مشاغل جسمانی کھیل کود کا اور مختلف تقاریب کا اہتمام وغیرہ شامل ہیں نصاب میں شامل کرنے کا مقصد بچوں کی متوازن شخصیت کی نشوونما ہے کیونکہ صحیح جسمانی نشوونما کے بغیر بچے کی شخصیت کی متوازن نشوونما نہیں ہو سکتی، اسی لئے تعلیم میں جسمانی نشوونما کی [illegible] اہمیت ہے۔

1- نشوونما اور بچوں میں سیکھنے کی صلاحیت:

یونانی حکماء کا خیال ہے کہ "تعلیم بچوں کی فطرت کے مطابق دی جائے" بچوں کی فطرت کا علم صرف اور صرف نشوونما کے مطالعے سے ہو سکتا ہے کہ بچہ ذہنی، جسمانی اور معاشرتی لحاظ سے تعلیمی اثرات قبول کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔ پستالوزی نے سب سے پہلے اس بات پر زور دیا کہ معلم کو [illegible] پڑھانے سے پہلے بچے کے ذہن کا مطالعہ کرے کہ آیا اس میں [illegible] ہے یا نہیں۔

2- نشوونما اور انفرادی اختلاف:

نشوونما کا علم درس وتدریس میں انفرادی اختلاف کے جائزے کی ضرورت کو واضح کرتا ہے۔ اساتذہ اگر اپنے طلبہ کی ذہنی سطح، ضروریات، دلچسپیوں اور رجحانات کا علم نہ ہو تو وہ طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ نہیں کر سکتا۔ ایک معیاری درس گاہ جو بچوں کی ذہنی نشوونما انفرادی اختلافات کی تسکین اور تشفی کے لیے ضروری اقدامات کرے۔ طلباء کی ذہنی استعداد کے مطابق درجہ بندی کی جاتی ہے اور پھر ان کی ضروریات کے مطابق

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

تدریس کو مؤثر اور جامع بنانے کے لیے سرگرمیاں اپنائی جاتی ہیں، تاکہ ہر بچے کو اس کی ضرورت کے مطابق مخفی اور خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا موقع ملے۔ تمام طلبہ کو جن میں اعلیٰ، اوسط درجے کے اور کند ذہن بچے شامل ہوتے ہیں، کے لیے ایک ہی معیار کا طرز تدریس نہیں اپنایا جاتا۔ اس طریقے سے کوئی بچہ بھی استاد کے علم سے صحیح طور پر بہرہ ور نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ بچوں کی بہتر تعلیمی رہنمائی کی خاطر طلباء کے انفرادی اختلافات کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔

3- نشوونما اور طریقہ ہائے تدریس:

کوئی بھی تدریسی سرگرمی اس وقت تک کارگر نہیں ہو سکتی جب تک [illegible] رہنمایا[illegible] کو [illegible] تدریس اختیا[illegible] دلچسپیوں، رجحانات، طبعی عمر اور ذہنی نشوونما کا علم نہ ہو۔ اگر ابتدائی جماعتوں میں تقریری [illegible] تدریس اختیا[illegible] کیا جائے تو اس سے بچوں کی ذہنی بالیدگی پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ اسی طرح سے مشکل [illegible] مامین کو رٹوانے کا انداز تدریس بھی سودمند نہیں ہے، ہم پڑھاتے وقت طلبہ کے رجحانات اور تقاضوں کو جس قدر پیش نظر رکھیں گے طلبہ کے حق میں یہ اتنا ہی بہتر ہوگا۔ مثلاً ابتدائی جماعتوں میں مانٹیسوری یا ڈرامائی طریقہ تدریس کو اس لیے پسند کیا جاتا ہے کہ یہ تدریس بذریعہ کھیل ہے جو بچوں کے لیے دلچسپ اور ان کی ذہنی نشوونما کے مطابق ہے۔ زندگی کے اس مقام پر بچوں کے ذہنوں پر اگر ٹھوس اور مجرد تصورات مسلط کر دیے جائیں تو اس سے ان میں بوریت یا نفرت کا احساس پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

4- نشوونما اور نصاب سازی:

نصاب سازی کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کی ذہنی نشوونما، ضروریات اور تقاضوں کے مطابق ہو۔ ہمارے مدارس میں تاحال جماعتوں کے لیے ایسے ٹھوس اور تقع نصاب موجود ہیں جو بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی بجائے ان پر مہلک ضرب لگاتے ہیں۔ اگر کوئی نصاب غیر معیاری ہے تو اس کی وجہ ذہنی نشوونما کا عدم مطالعہ ہے اس لیے لازم ہے کہ مختلف عمر کے بچوں کے لیے نصاب کی تدوین کرتے وقت ان کے ذہنی، جذباتی اور معاشرتی تقاضوں کو پیش نظر رکھا جائے۔ تدریسی فعالیتوں کو بہتر بنانے کے لیے حسب حال نصاب کی ترتیب ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہمارے مسلسل مشاہدات، تحقیقات اور تجربات کا تقاضا کرتا ہے۔

5- نشوونما اور شخصیت کی تعمیر:

تعلیم کا مقصد بچے کی شخصیت کی متوازن نشوونما اور اس کی اندرونی خوابیدہ اور مخفی صلاحیتوں کو احسن طریق سے اجاگر کرنا ہے۔ مفکرین نفسیات کے نزدیک تعلیم کا بنیادی مقصد شخصیت کی تعمیر ہے اور ایسی تعلیم جو بچوں کی شخصیت کی نشوونما نہ کرے اس سے بچوں کا محروم رہنا ہی بہتر ہے، لیکن شخصیت کوئی بھی بنائی چیز نہیں اور نہ ہی

اس کا انحصار صرف اچھے جسم اور خوب صورت خدوخال پر ہے بلکہ ایک متوازن شخصیت وہ شخصیت ہے، جس کے جسمانی، ذہنی، جذباتی، معاشرتی اور اخلاقی پہلوؤں کے درمیان تنظیم، یک جہتی اور اتحاد ہوتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مناسب ماحول اور تعلیم و تربیت کا اہتمام ضروری ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک رہنما بچوں کی نشوونما کے مختلف مدارج سے آشنا نہ ہو۔

6- نشوونما اور ذہنی آزمائشوں کی تشکیل:

ذہنی نشوونما کے علم کے بغیر ہم مختلف عمر کے بچوں کے لیے ان کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق ذہنی آزمائشیں مرتب نہیں کر سکتے۔ ذہنی آزمائشوں کی مدد سے ہمیں بچوں کی ذہنی استعداد اور نشوونما کے [illegible] علم ہوتا ہے، جس کی بنا پر ہم جماعت بندی کرتے ہیں تاکہ مختلف طلبہ کو ان کی ضرورت کے مطابق تعلیمی سہولیا[illegible] سے فیض یاب کیا جا سکے۔ یاد رہے کہ تمام طلبہ کو ایک ہی طریقے سے تعلیم دینا قرین مصلحت [illegible] سے [illegible] بچہ بھی استفادہ نہیں کر سکتا۔ اس لیے اہم بات یہ ہے کہ بچوں کی ذہانت کے پیش نظر ان کے لیے [illegible] جائیں اور بچوں کے لیے ذہنی آزمائشوں کی تشکیل میں بچوں کی ذہنی نشوونما کا لحاظ رکھا جانا [illegible] ضروری ہے۔ ذہنی آزمائشیں نہ صرف بچوں کی ذہنی سطح سے بہت زیادہ بلند ہوں اور نہ بہت زیادہ نیچے۔ ورنہ ان کے [illegible] اپنی [illegible] پورا نہیں ہو سکے گا۔

7- جسمانی نشوونما اور حرکی نشوونما:

طفولت میں بڑھوتری کی شرح [illegible] ہے [illegible] اوقات یہ تبدیلی آہستہ آہستہ ہوتی ہے جبکہ بعض اوقات بڑی تیزی کے ساتھ ہوتی ہے، یہاں تک بعض اوقات [illegible] لڑکے [illegible] کی حیثیت سے سونے والا فرد صبح اٹھتے ہی بالغ ہو چکا ہوتا ہے۔ اس عمر میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔

1- ڈھانچے میں بڑھوتری (Skeletal Growth):

الف: اس عمر میں لڑکیاں لڑکوں سے [illegible] سال آگے ہوتی ہیں۔

ب: استخوانی بڑھوتری جنسی پختگی کیساتھ [illegible] ہوتی ہے۔

ج: چہرے اور جسم کے بالغانہ تشبیہ و فراز ظاہر ہوتے ہیں۔

2- دانتوں کی بڑھوتری (Dentition):

الف: بعض افراد اس دور کے اختتام پر عقل داڑھ نکالتے ہیں۔

ب: دانتوں کی بناوٹ جاری رہنا بچوں کی بنیادی ضرورت ہوتی ہے۔

Eshmas Alvi

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

رفتار پر کنٹرول حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ امور بچے کی مجموعی نشوونما میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بچہ اپنے تجسس کو کھوجنے کیلئے جو تجربات کرتا ہے وہ اس کے حرکی افعال کا ہی نتیجہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح حرکی رویئے ہی بچے کے معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ تعلقات اور رابطوں کا ذریعہ ہوتے ہیں، حرکی نشوونما بچے کی جذباتی رویوں پر بھی اثر ڈالتی ہے، عموماً بچے کی طاقت، رفتار، ربط اور مہارت کو اس کے کسی فعل کو کرنے میں کامیابی اور ناکامی سے جانچا جاتا ہے۔

Elmas Ali

جسم کے عمومی کنٹرول میں نشوونما:

بچہ جب ہاتھوں سے چیزیں پکڑنا شروع کرتا ہے، کھڑا ہوتا ہے یا چلنے کا آغاز کرتا ہے یہ سب نشوونما کے مختلف مراحل کا پتہ دیتے ہیں، صرف چلنے کی صلاحیت ہی حاصل کر لینا بچے کی حرکی نشوونما کا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ مشق اور تجربے کی بنیاد پر بچے کا توازن زیادہ بہتر ہوتا جاتا ہے اور زیادہ ہموار انداز میں چلنے لگتا ہے، اس کے بعد دوڑنے کا مرحلہ آتا ہے۔ اسی طرح چڑھنا، ڈھلوان سطح سے اترنا، کودنا، رسہ پھلانگنا جیسے افعال [illegible] مشق اور پختگی سے انجام دیئے جاتے ہیں۔ دو سے سات سال کی عمر کے دو ہزار بچوں پر کی گئی تحقیق یہ بتاتی ہے کہ [illegible] آدھے بچوں نے تین سال کی عمر میں ہی سیڑھیوں اور کم جھکے تختوں پر چڑھنے کی صلاحیت حاصل کر لی تھی۔ اس عمر کے بعد چڑھنے کی صلاحیت میں متواتر اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ جب سب ان امور میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں تو ان میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ ایک پاؤں پر کودنا، رسہ پھلانگنا عموماً بچے قبل از سکول میں سیکھ لیتے ہیں [illegible] کی مشق کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔

2- حرکی اصلاحیتوں میں بالیدگی:

جوں جوں جسم نشوونما حاصل کرتا ہے نئی حرکتوں کا [illegible] ہوتی جاتی ہے۔ حجم اور وزن کے بڑھنے کے ساتھ لڑکے اور لڑکیوں کو توازن برقرار رکھنے کیلئے انداز [illegible] ڈھالنا پڑتا ہے، عام طور پر حرکی ربط اور توازن میں نمو کا عمل جسمانی نشوونما کی رفتار کا ساتھ نہیں دے پاتا [illegible] سال کی لڑکی کی ٹانگیں اور بازو اپنی مطلوبہ لمبائی کو پہنچ جاتے ہیں تو ان پر مکمل کنٹرول حاصل کر [illegible] طور پر کامیاب نہیں ہو پاتی اس لئے برتن ٹوٹنے کے واقعات ہوتے ہیں، [illegible] بھی ہیں لیکن نہیں ہیں۔ بچہ کا اپنے اعضاء پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کی تربیت کا مرحلہ [illegible] ہے۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ سوئی [illegible] پختگی کے ساتھ ودیعت ہوتی ہیں، جبکہ بعض خاص حرکی مہارتیں [illegible] جن پر مسلسل مشق کے بغیر نہیں [illegible] کیا جا سکتا۔

3- جسمانی بالیدگی اور حرکی کارکردگی:

فرسٹ گریڈ میچر عام طور پر بچے کی مجموعی حرکی کارکردگی پر خصوصی دھیان دیتا ہے، سکول کے ابتدائی

3- عضلاتی نمو: (Muscular Development)

الف: عضلات کے درمیان باہمی تعاون میں بہتری آتی ہے

ب: لڑکیوں کے عضلات نرم و گداز ہی رہتے ہیں جبکہ لڑکوں کے سخت ہو جاتے ہیں

ج: انداز نشست و برخاست میں جمال نظر آنے لگتا ہے

4- عضویاتی نشوونما: (Organic development)

الف: دل کا حجم بڑھ جاتا ہے

ب: بیشتر افراد اس عمر میں بلوغت کا دور مکمل کرتے ہیں۔

5- قد اور وزن میں اضافہ (Growth in height and weight):

بچے کی بالیدگی کے مطالعہ کے دوران ایک بڑے گروپ میں شامل بچوں کے قد، وزن اور [illegible] پیمائش کیلئے بیشتر تحقیقات کراس سیکشنل طریقے سے کی گئی ہیں، یہ طریقہ بڑے گروپ میں شامل بچوں کی پیمائشوں کیلئے استعمال ہوتا ہے، اس طرح سے حاصل ہونے والے ڈیٹا کے ذریعے نشوونما کے مختلف عوامل کے زیر اثر بچے کی بڑھوتری کا خاکہ و خط تشکیل دیا جا سکتا ہے، اس ڈیٹا کی مدد سے ہمیں اوسط قد و وزن اور قد و وزن میں اوسط اضافہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ اوسط مقداریں معمولات کو ظاہر کرتی ہیں، جس سے موازنہ آسان ہو جاتا ہے۔

ایک معروف سائیکالوجسٹ لڑکی کی بلوغت کے بارے میں لکھتا ہے کہ نوجوان لڑکی میں ہونیوالی تبدیلیاں جسے وہ اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرنے کیلئے اختیار کر رہی ہوتی ہے قدرتی عمل ہے مثلاً اس عمر میں لڑکیاں بڑوں کی طرح کا لباس پہنتی ہیں، ان کی آواز کی ادائیگی اونچے سر میں ہوتی ہے، بناوٹی اور کھسیانی ہنسی، جذباتی عدم توازن، بدلتے مزاج، سرکشی کرنا، عمر اور تجربے کا لحاظ نہ رکھنا، دلیری، ڈھٹائی، ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی عام طور پر اس عمر کا خاصہ ہوتی ہے۔ ایسے والدین جو کہ زبردستی اور بزور قوت لڑکیوں کو ایسی حرکات سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں، اور اپنی مرضی تھوپنے کیلئے جھاڑ پلانے کی روش اختیار کرتے ہیں وہ صرف اپنی نااہلی کو ظاہر کرتے ہیں۔

کسی فرد کا بچپن سے پختگی تک کا دور زندگی کے تیسرے حصے پر مشتمل ہوتا ہے، بچے کی نشوونما کے بارے میں جینیاتی مطالعہ جسمانی بڑھوتری کی نوعیت اور حرکی نشوونما کے بارے میں قابل قدر معلومات فراہم کرتا ہے۔ مختلف عمروں میں بچے کی جسمانی بڑھوتری، قوت اور حرکی نشوونما کو معروضی انداز میں ماپا جا سکتا ہے۔

حرکی نشوونما (Motor Development)

بچے کی حرکی نشوونما سے مراد پٹھوں کی مضبوطی اور بازوؤں، ٹانگوں اور جسم کے دیگر عضلات کے درمیان ربط اور

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سالوں میں بچوں کی رہنمائی کیلئے ان کی جسمانی نشوونما کے ساتھ مجموعی حرکی نشوونما کا علم کارآمد ہوتا ہے۔

سیلز (Seals) کی پیش کردہ رپورٹ میں پرائمری سکول کے بچوں کے حوالے سے جسمانی بالیدگی اور پختگی کے درمیان تعلق کو بیان کیا گیا اور مجموعی حرکی سرگرمیوں میں بچوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا، اس رپورٹ سے حاصل ہونے والے ڈیٹا سے پتہ چلتا ہے کہ ہر گریڈ کی سطح پر لڑکے اور لڑکیوں دونوں کی حرکی سرگرمیوں میں بہتری آئی ہے۔ البتہ مجموعی حرکی کارکردگی کا عمر، قد اور وزن کا وزن کیساتھ تعلق کم [illegible] کا پایا گیا۔ مجموعی حرکی کارکردگی اور پختگی کے معیار میں مثبت تعلق دیکھنے کو ملا۔

لیکھا (Lachtaw) نے بھی مخصوص مہارتوں کو چنتا کرتے ہوئے چوتھے [illegible] رجحان گریڈ کے بچوں کی حرکی سرگرمیوں کا جائزہ لیا، ان حرکی مہارتوں میں دوڑنا، کودنا، پھینکنا، پکڑنا، مارنا اور ٹھوکر مارنا شامل تھا، ان مہارتوں کی جانچ کیلئے تیار کردہ ٹیسٹ 67 لڑکے لڑکیوں کے سامنے پیش کیا گیا، اس تحقیق سے حاصل ہونے والے نتائج نے بھی سیلز (Seils) کے نظریے کی تصدیق کی۔ البتہ ان ٹیسٹ میں عمر، وزن، قد اور کارکردگی کے معیار کے درمیان تعلق درمیانے درجے کا پایا گیا، کارکردگی کے حوالے سے عمر کے مقابلے میں وزن اور قد کا اثر کم ہوتا ہے۔

4- پختگی بمقابلہ مشق:

شواہد بتاتے ہیں کہ عام مہارتیں عموماً پختگی اور عمومی مشق کا نتیجہ ہوتی ہیں جبکہ پیچیدہ مہارتوں کو سیکھنے کیلئے تربیت درکار ہوتی ہے، میٹسن (Mattson) نے جب بھول بھلیوں (Maze) کے حوالے سے تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ گروپ کے درمیان مقابلہ کرایا تو سادہ بھول بھلیوں میں دونوں گروپس کے درمیان کم فرق نظر آیا جبکہ مشکل ترین بھول بھلیوں میں فرق نمایاں تھا۔ تربیت یافتہ گروپ کی کارکردگی کافی بہتر پائی گئی۔

5- حرکی نشوونما کے عوامل کا باہمی تعلق:

بچپن سے پختگی تک حرکی افعال میں کامیابی کے پیچھے مختلف عوامل یا قابلیتوں کا عمل دخل ہوتا ہے، ان عوامل میں حجم، طاقت، رفتار، جسمانی اور باہمی حرکی تعاون شامل ہیں، بعض عوامل ایسے بھی ہیں جنہیں براہ راست نہیں دیکھا جا سکتا لیکن ان کا حرکی افعال میں فرد کی کارکردگی میں بڑا اہم کردار ہوتا ہے ان عوامل میں فرد کی دلچسپی، خود اعتمادی، پہلا قدم اٹھانا، بے خوفی اور حوصلہ وغیرہ شامل ہیں۔

بچے کی بالیدگی اور نشوونما کا مطالعہ کرنے والے طالبعلم کو اکثر یہ مسئلہ درپیش ہوتا ہے کہ حرکی صلاحیت اپنی نوعیت میں عام شے ہے یا خاص، یہ اس مسئلے کو مختلف قسم کی سرگرمیوں کا مطالعہ کر کے حل کیا گیا ہے۔ تحقیق بتاتی

ہے کہ بچے بعض اوقات ایک حرکی سرگرمی میں مکمل ماہر ہوتے ہیں لیکن اس جیسی دوسری حرکی سرگرمی میں ان کی کارکردگی کافی خراب ہوتی ہے۔

6- جلد اور دیر سے سیکھنے والوں میں فرق:

حرکی مہارتیں سیکھتے ہوئے سوال اٹھتا ہے کہ کیا کوئی جسمانی یا حرکی خوبی ایسی ہے جس کی بنیاد پر بعض افراد ایک ہی حرکی مہارت دوسروں کی نسبت جلد سیکھ جاتے ہیں، اس سوال کا جواب تلاش کرنے کیلئے جین سمتھ (Jean Smith) نے 100 لڑکے اور لڑکیوں پر تحقیق کی ان افراد میں 6 سے 9 سال کے بچیاں اور بچے شامل تھے۔ سب نے بغیر کسی انفرادی رہنمائی کے حرکی مہارتوں کو سیکھنے کیلئے مشق کی، ہر بچے کا الگ الگ ٹیسٹ بھی لیا گیا جس میں حرکی صلاحیت و قابلیت، سیکھنے کی قوت، توازن کا حصول، رفتار، لچک، طاقت وغیرہ کا جائزہ لیا گیا، بالآخر [illegible] سے پتہ چلا کہ بعض جسمانی اور حرکی معیار ایسے تھے جس کی بنیاد پر بعض نے حرکی مہارتیں دوسروں کی نسبت [illegible] سیکھ لیں، ہاتھ کی پکڑ مضبوط ہونے کا لڑکوں کو فائدہ پہنچا اور وہ لڑکیوں کی نسبت توازن قائم کرنے کیلئے چھڑی (B[illegible] Bean) کا بہتر استعمال کر سکے۔

☆☆☆☆☆

Elmas Ali

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

3- جینیاتی وراثت

برک (Berk) کے مطابق کروموسوم پروٹینز کے سلسلے پر مشتمل ہوتے ہیں جنہیں ڈی آکسی رائبونیوکلک ایسڈ یعنی DNA کہتے ہیں۔ڈی این اے میں مائی ٹوسس عمل کے ذریعے خود کو دوگنا کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔یہ خصوصیت کروموسوم کو اپنی نقل تیار کرنے اور نئے خلیے پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے یہ نئے خلیے جینیاتی معلومات کا یکساں نقشہ رکھتے ہیں۔ہر ڈی این اے میں ہزاروں جینز ہوتے ہیں جو وراثت کی منتقلی کی بنیادی اکائی ہے۔یہ جینز ماحولیاتی اشارے یا دیگر جینز کے ردعمل میں پروٹینز کی پیداوار شروع کرتے ہیں۔ہماری جسمانی خصوصیات کی حیاتیاتی بنیاد انہی پروٹینز میں ہوتی ہے۔

جیسا کہ کروموسوم جوڑوں کی شکل میں ہوتے ہیں،ایک کروموسوم پر پایا جانے والے جین کا متبادل یا جوڑا دوسرے کروموسوم پر موجود ہوتا ہے،یہ متبادل جین ایلیل (allele) کہلاتا ہے،ایلیل کے درمیان یہ تعلق ان کی طاقت کی بنیاد پر غالب یا مغلوب کی شکل میں ہوتا ہے۔والدین کے جینز کے ایلیل بچے کی خصوصیات کا تعین کرتے ہیں۔مثال کے طور پر جو جین آنکھوں کا رنگ متعین کرتا ہے اس میں دو مختلف رنگوں کے ایلیل ہو سکتے ہیں تاہم ان میں سے جو غالب ہوگا اس کا رنگ بچے کی آنکھوں کا ہوگا۔

برک (Berk) کے مطابق جینیاتی کمبینیشن یا ترکیب سے بچے کی بعض خصوصیات جنم لیتی ہیں۔جینز میں بعض نقصان دہ خصوصیات مغلوب حیثیت میں موجود ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی اگلی نسل کو منتقلی کا امکان کم ہو جاتا ہے،اگر والدین میں سے دونوں کی طرف سے مغلوب حیثیت کے مغلوب ایلیل کے حامل ہوں تو بچے میں اس کی منتقلی کا امکان بڑھ جاتا ہے تاہم ان میں سے بیشتر کا علاج ہو جاتا ہے جبکہ معاون ماحول بچے کے نارمل زندگی گزارنے میں مدد دیتا ہے۔

4- جینز اور ماحول کے نشوونما پر اثرات

کیمان اور ایونز (Keenan & Evans) کے مطابق جدید ماہرین کا خیال ہے کہ (فطرت) اور ماحول (تربیت) باہم مل کر بچے کی نشوونما میں حصہ لیتے ہیں،یہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے اور ایک دوسرے کا اثر قبول کرتے ہیں۔مثال کے طور پر بچے کو ابتدائی ماحول میں کے والدین فراہم کرتے ہیں جو بعض جینیاتی خاصیتوں کو آگے بڑھاتا ہے جیسے پینٹنگ،قابل تعلیم وغیرہ۔اسی طرح سماجی طور پر متحرک بچہ دوسرے لوگوں کی مثبت توجہ اپنی جانب کھینچتا ہے اس عمل میں اس کے جینیاتی رجحان کو تقویت ملتی ہے۔مزید برآں بچے کا



سوال 1- جسمانی نشوونما سے کیا مراد ہے، جینیات کی مبادیات کیا ہیں، جینز اور ماحول نشوونما پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟

جواب:1- **جسمانی نشوونما سے مراد**

بچوں کی نشوونما کے مطالعہ میں جسمانی نشوونما ایک اہم مضمون ہے جس میں ان طریقوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے جن میں مجموعی طور پر جسم کا ڈھانچہ،شمول دماغ،اعصابی نظام،عضلات،اعضاء،حواس اور جسمانی ضرورتیں (بھوک،پیاس) کسی شخص کے رویے اور نشوونما میں اضافہ ہوتا ہے۔مثال کے طور پر نشوونما کی نفسیات کے ماہر کی دلچسپی یہ جاننے میں ہوتی ہے کہ ناقص غذا کیسے بچے کی جسمانی نشوونما کو متاثر کرتی ہے۔

جسمانی نشوونما صرف حیاتیاتی اور بالغانہ تبدیلیوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتی بلکہ ماحولیاتی پس منظر بھی اہم خیال کیا جاتا ہے مثلاً غذائیت،کھیل کے مواقع،ثقافتی سرگرمیاں بھی اس ضمن میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

2- جینیات کی مبادیات

انسانی جسم کھربوں کی تعداد میں انتہائی چھوٹے اجزا جنہیں خلیہ یا سیل کہتے ہیں سے تشکیل پاتا ہے۔ہر خلیہ کا ایک مرکزی کنٹرول یا مرکزہ ہوتا ہے جسے نیوکلیس کہتے ہیں،نیوکلیس میں دھاگے کی شکل کے کروموسوم ہوتے ہیں۔یہ کروموسوم جوڑوں کی شکل میں ہوتے ہیں،ان کی کل تعداد 46 ہوتی ہے جن میں 23 باپ اور 23 ماں کی طرف سے ہوتے ہیں۔کروموسوم قد،جسامت اور والدین کی طرف سے ورثے میں ملنے والی دیگر جینیاتی خصوصیات کی مکمل معلومات کا ذخیرہ ہوتے ہیں،مجموعی طور پر وہ جینیاتی معلومات کو ذخیرہ کرنے اور اسے

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

جینیاتی میلان اسے موافق ماحول تلاش کرنے پر زور دیتا ہے، مثلاً موسیقی کے ٹیلنٹ کا حامل بچہ کسی میوزک کلب کو جوائن کرنے کا رجحان رکھے گا۔

دوسری طرف ماحول جینیاتی عوامل پر نقصان دہ اثر بھی ڈال سکتا ہے، مثلاً بعض کرداری خصوصیات جیسے اور ا کی یا قوتی صلاحیتیں وغیرہ معاون یا غیر معاون ماحول میں ڈرامائی انداز میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ماحول کی وجہ سے مختلف بچے مختلف طریقے سے ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔

جینز اور ماحول کے اثرات ہر فرد پر مختلف ہوتے ہیں جو متعدد عوامل کے متعدد سلسلوں کے ذریعے رہنمائی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جڑواں بچے ایک جیسے ماحول میں پرورش پانے کے باوجود ایک دوسرے سے مختلف خصائل اختیار کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 2۔ ماقبل ولادت نشوونما کیا ہوتی ہے؟ بچے کو پیدائش سے قبل کن ماحولیاتی خطرات کا سامنا ہوتا ہے؟

جواب:

پیدائش سے پہلے زندگی یعنی ماقبل ولادت نشوونما (Prenatal Development)

1- ماقبل ولادت نشوونما کا دورانیہ

پیدائش سے پہلے کی زندگی استقرار حمل سے لے کر وضع حمل تک ہوتی ہے، اس عرصہ کے دوران ہونے والی نشوونما کو ماقبل ولادت نشوونما کہتے ہیں۔ یہ دورانیہ بعد میں آنے والی زندگی میں بچے کی بہبود پر گہرے اثرات ڈالتا ہے۔ کیناں اور ایونز (Keenan&Evans) کے مطابق ماقبل ولادت نشوونما کا عرصہ عموماً نو ماہ پر مشتمل ہوتا ہے جسے تین درجات زائیگوٹ (zygote)، ایمبریو (embryo) اور فیٹس (fetus) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

زائیگوٹ کی مدت پہلے دو ہفتوں میں ختم ہو جاتی ہے، اس عرصہ میں خلیے تیزی سے بڑھتے ہیں، ایمبریو کا آغاز تیسرے ہفتے سے ہوتا ہے اور حمل کے دوسرے ماہ کے آخر تک جاری رہتا ہے۔ اس عرصہ میں بڑی تیزی سے تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور مختلف اعضاء، ڈھانچے اور جسمانی نظام کی نشوونما کے لئے بنیاد پڑ جاتی ہے۔ فیٹس کا عرصہ سب سے طویل ہوتا ہے اور یہ نویں ہفتے سے لے کر پیدائش تک جاری رہتا ہے، اس عرصہ میں جسم کی تکمیل ہوتی ہے خصوصاً دماغ کی نشوونما عروج پر ہوتی ہے۔ اگرچہ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کا بیرونی دنیا سے رابطہ بہت کم ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود متعدد ماحولیاتی عوامل ماقبل ولادت نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

2- ماحولیاتی خطرات (Environmental Risks- Teratogens)

برک (Berk) کے مطابق کوئی بھی ماحولیاتی عامل جو پیٹ میں فیٹس یا جنین کی نشوونما کو نقصان پہنچا سکتا ہو کو "ٹیراٹوجین" (teratogen) کہتے ہیں۔ ٹیراٹوجنز کے کئی عوامل ہوتے ہیں جو شدت میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ کیناں اور ایونز (Keenan&Evans) کے مطابق ٹیراٹوجنز کے نقصانات کا انحصار مختلف عوامل پر ہوتا ہے، مثلاً نقصان دہ عامل کا سامنا کرنے کی طوالت اور مقدار، ماں اور جنین دونوں کی جینیاتی ساخت اور عمر اور ماحول کے دیگر منفی اثرات وغیرہ۔ ٹیراٹوجنز کے ممکنہ نقصانات میں نہ صرف جسمانی و دماغی نقصان بلکہ نشوونما میں خیر حتی کہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

سب سے زیادہ موثر ٹیراٹوجنز میں دوران حمل ادویات اور منشیات کا استعمال شامل ہے۔ اسپرین، کوکین، ہیروئن کا استعمال ایمبریو یا جنین کے لئے بڑا خطرہ ہوتا ہے جس کے نتیجے میں جسمانی و دماغی معذوری، [illegible] کے وقت بچے کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

[illegible] ماں کی طرف سے تمباکو، الکحل اور کیفین کا استعمال بھی ٹیراٹوجنز میں شامل ہے جس کی وجہ سے بچوں کو [illegible] وقت پیدائش کم وزن اور جسمانی نقائص کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ برک (Berk) کے مطابق ماں کی صحت، [illegible] تناؤ بھی دوران حمل پیچیدگیاں پیدا کرتا ہے جن کے بچے پر طویل المیعاد اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ماحولیاتی آلودگی، تابکاری اور زہریلے مواد سے بھی جنین کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ بہتر صحت کی [illegible] بنانے کے لئے ضروری ہے کہ والدین ٹیراٹوجنز کا سامنا کرنے سے بچیں۔

Elmas Ali

☆☆☆☆☆

سوال 3۔ بچپن میں جسمانی نشوونما کے عمل میں کون سی حیاتیاتی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور ماحولیاتی عوامل کون سے ہیں؟

جواب:

بچوں میں جسمانی نشوونما

بچوں میں جسمانی نشوونما بہت اہم ہوتی ہے کیونکہ یہ انہیں اپنے اردگرد دنیا کے ساتھ جانے مطلوبہ مہارتیں فراہم کرتی ہے۔ ذیل میں جسمانی نشوونما کے اندازات واضح کرنے کے علاوہ ماحولیاتی عوامل بھی زیر بحث لائے گئے ہیں جو بچوں کی جسمانی نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

جسمانی نشوونما کے مراحل

بچوں کی نشوونما کا سلسلہ پیدائش سے شروع ہوتا ہے اور بلوغت تک جاری رہتا ہے۔ نشوونما کا مطلب وہ تمام تغیرات ہیں جو کسی فرد میں اس عرصہ کے دوران میں رونما ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی نشوونما ان تمام جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور جذباتی تبدیلیوں کا باضابطہ مطالعہ ہے جو بچوں میں تجربوں، حادثوں، تعلیم و تربیت وغیرہ کے نتیجہ کے طور پر رونما ہوتے رہتے ہیں۔ بچوں کا تخیل، کردار اور شخصیت ان تبدیلوں سے [illegible] یقوا سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔ والدین اور معلمین کیلئے ان سب تبدیلیوں کا علم مفید بھی ہے اور ضروری بھی۔

جسمانی نشوونما کے اقدامات یا دورانیے میں جسامت، تناسب، عضلات اور د[illegible] خ[illegible] تبدیلی شامل ہیں، اس کے علاوہ اعصاب کی حرکی سرگرمی کی مہارتوں (motor skills) میں بہتری بھی شامل ہے [illegible] سمانی نشوونما کے مراحل درج ذیل ہیں۔

Elmas Ali

1- جسمانی حجم میں تبدیلی

جسمانی حجم میں زیادہ تیزی کے ساتھ تبدیلیاں شیر خوارگی میں نظر آتی ہے ان میں بچے کے قد اور وزن میں تیزی سے اضافہ شامل ہے۔ بعد ازاں ابتدائی اور وسطی بچپن میں بڑھوتری کی شرح قدرے آہستہ مگر مستقل ہو جاتی ہے۔ ابتدائی بلوغت میں ایک مرتبہ پھر تیز رفتار بڑھوتری آتی ہے مگر بلوغت کی بڑھوتری مکمل ہونے کے ساتھ ہی اس میں کمی آنے لگتی ہے۔

2- جسمانی تناسب میں تبدیلی

جسم کے بڑھنے کے ساتھ اس کے اعضاء مختلف شرح اور مختلف انداز سے بڑھتے ہیں۔ بچے کی بڑھوتری کے پہلے رجحان میں "سر سے پاؤں" تک کا پیٹرن شامل ہے۔ مثال کے طور پر بچہ چلنے سے پہلے اپنا سر سنبھالنا سیکھتا ہے۔ دوسرا پیٹرن "اندر سے باہر" کا ہے جس میں بچے کے دھڑ کے عضلات اس کے ہاتھ اور پاؤں کے عضلات سے پہلے مضبوطی اختیار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ "عام سے خاص" اور "بڑے سے چھوٹے" کے پیٹرن کے تحت بھی جسم نشوونما پاتا ہے۔

3- عضلات اور چربی کے تناسب میں تبدیلی

جسمانی نشوونما کے عمل میں عضلات اور چربی کا تناسب بھی تبدیل ہوتا ہے۔ شیر خوارگی کے دور میں بچے کی چربی میں اضافہ تیز شرح سے ہوتا ہے تاکہ بچے کا درجہ حرارت مناسب حد تک برقرار

رہے۔ ابتدائی اور درمیانی بچپن میں چربی میں اضافے کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح شیر خوارگی اور بچپن میں عضلات کی مضبوطی بہت کم شرح سے ہوتی ہے جبکہ بلوغت کے دور میں عضلات تیزی سے مضبوط ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

4- ڈھانچے کی بڑھوتری

ایک ہی عمر کے بچے مختلف رفتار کے ساتھ بڑھتے اور بلوغت اختیار کرتے ہیں۔ جسمانی نشوونما میں اس فرق کی وجہ بیان کرنا کافی مشکل ہو جاتا ہے۔ جسمانی پختگی کا اندازہ ڈھانچے کی بڑھوتری اور عمر سے لگایا جاتا ہے جو کہ ہڈیوں کے بڑھنے کے معیار سے مخصوص ہوتی ہے۔

5- حرکی مہارتوں میں تبدیلیاں (Changes in gross and fine motor skills)

حرکی مہارتوں یا موٹر سکلز سے مراد عضلات یا پٹھوں کی حرکات اور افعال ہیں۔ حرکی مہارتیں دو طرح کی ہوتی ہ[illegible] اس ا[illegible] فائن موٹر سکلز۔ گراس حرکی مہارتوں میں جسم کے بڑے اعضا جیسے بازوؤں اور ٹانگوں کی حرکت شامل [illegible] رینگنا، چلنا، [illegible] کودنا، اچھلنا وغیرہ اس کے افعال ہیں۔ گراس حرکی مہارتوں کیلئے جسامت، تناسب اور عضلات کی طاق[illegible] میں قابل ذکر اضافہ ہوتا ہے۔

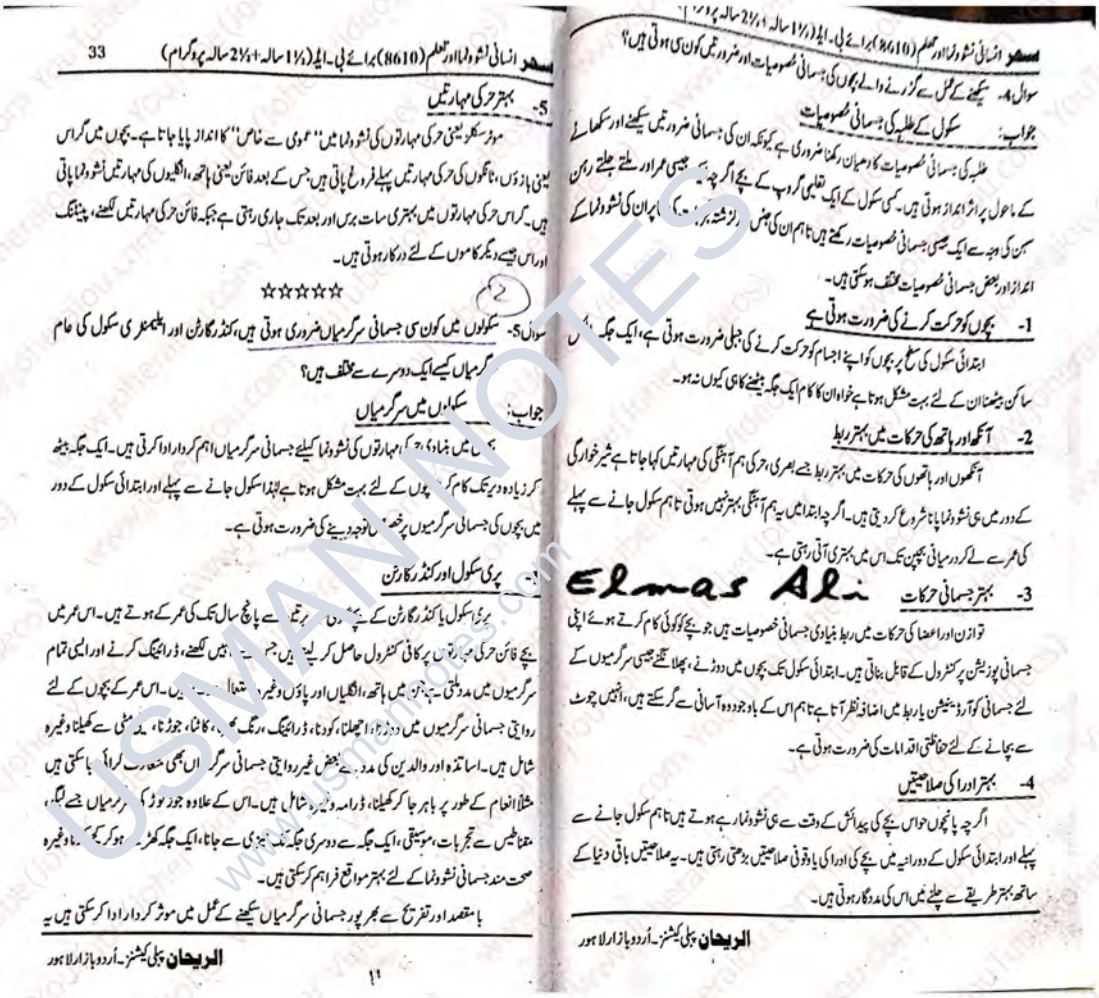
فائن حرکی مہارتو[illegible] ں کلائی، ہاتھ، انگلیوں، پاؤں، انگوٹھوں کی حرکات شامل ہیں، ان میں عضلات کا ٹھیک کنٹرول اور اعضا میں [illegible] سم حرکات [illegible] رہوتی ہیں تاکہ لکھنے، پکڑنے، قینچی سے کوئی چیز کاٹنے اور تصویر بنانے جیسے افعال سرانجام دیئے جا سکیں۔ وقت [illegible] ہے [illegible] ساتھ بچے دماغ اور جسمانی حرکات کے باہم تعامل سے فائن موٹر سکلز سیکھ جاتے ہیں۔

6- جسمانی نشوونما میں ماحولیاتی عوامل کا کردار

برک (Berk) کے مطابق جسمانی بڑھوتری اور نشوونما [illegible] حصار حیاتیاں [illegible] ماحولیاتی دونوں قسم کے عوامل پر ہے۔ حیاتیاتی ساخت اور ہارمونز کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی [illegible] مثلاً [illegible] ثقافتی سرگرمیاں وغیرہ بھی جسمانی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہ[illegible] جسمانی بڑھوتری کا کافی [illegible] انحصار [illegible] ی خوراک، کھیل اور جسمانی سرگرمیوں میں شرکت کے مواقع پر ہوتا ہے [illegible] اس کے علاوہ انضطراب، خوف [illegible] اور جذباتی [illegible] یاں بھی جسمانی نشوونما میں خلل پیدا کرتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



سوال A- سیکھنے کے عمل سے گزرنے والے بچوں کی جسمانی خصوصیات اور ضرورتیں کون سی ہوتی ہیں؟

جواب: سکول کے طلبہ کی جسمانی خصوصیات

طلبہ کی جسمانی خصوصیات کا دھیان رکھنا ضروری ہے کیونکہ ان کی جسمانی ضرورتیں سیکھنے اور سکھانے کے ماحول پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کسی سکول کے ایک تعلیمی گروپ کے بچے اگرچہ جیسی عمر اور ملتے جلتے رہن سہن کی وجہ سے ایک جیسی جسمانی خصوصیات رکھتے ہیں تاہم ان کی ہضم [illegible] پرانی کی نشوونما کے انداز اور بعض جسمانی خصوصیات مختلف ہو سکتی ہیں۔

1- بچوں کو حرکت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے

ابتدائی سکول کی سطح پر بچوں کو اپنے اجسام کو حرکت کرنے کی جبلی ضرورت ہوتی ہے، ایک جگہ [illegible] ساکن بیٹھنا ان کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے خواہ ان کا کام ایک جگہ بیٹھے کا ہی کیوں نہ ہو۔

2- آنکھ اور ہاتھ کی حرکات میں بہتر ربط

آنکھوں اور ہاتھوں کی حرکات میں بہتر ربط جسے بصری، حرکی ہم آہنگی کی مہارتیں کہا جاتا ہے شیر خوارگی کے دور میں ہی نشوونما پانا شروع کر دیتی ہیں۔ اگرچہ ابتدا میں یہ ہم آہنگی بہتر نہیں ہوتی تاہم سکول جانے سے پہلے کی عمر سے لے کر درمیانی بچپن تک اس میں بہتری آتی رہتی ہے۔

3- بہتر جسمانی حرکات

توازن اور اعضا کی حرکات میں ربط بنیادی جسمانی خصوصیات ہیں جو بچے کو کوئی کام کرتے ہوئے اپنی جسمانی پوزیشن پر کنٹرول کے قابل بناتی ہیں۔ ابتدائی سکول تک بچوں میں دوڑنے، پھلانگنے جیسی سرگرمیوں کے لئے جسمانی کوآرڈینیشن یا ربط میں اضافہ نظر آتا ہے تاہم اس کے باوجود وہ آسانی سے گر سکتے ہیں، انہیں چوٹ سے بچانے کے لئے حفاظتی اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔

4- بہتر ادراکی صلاحیتیں

اگرچہ پانچوں حواس بچے کی پیدائش کے وقت سے ہی نشوونما پا رہے ہوتے ہیں تاہم سکول جانے سے پہلے اور ابتدائی سکول کے دورانیہ میں بچے کی ادراکی یا وقوفی صلاحیتیں بڑھتی رہتی ہیں۔ یہ صلاحیتیں باقی دنیا کے ساتھ بہتر طریقے سے چلنے میں اس کی مددگار ہوتی ہیں۔

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

5- بہتر حرکی مہارتیں

موٹر سکلز یعنی حرکی مہارتوں کی نشوونما میں "عمومی سے خاص" کا انداز پایا جاتا ہے۔ بچوں میں گراس یعنی بازوؤں، ٹانگوں کی حرکی مہارتیں پہلے فروغ پاتی ہیں جس کے بعد فائن یعنی ہاتھ، انگلیوں کی مہارتیں نشوونما پاتی ہیں۔ گراس حرکی مہارتوں میں بہتری سات برس اور بعد تک جاری رہتی ہے جبکہ فائن حرکی مہارتیں لکھنے، پینٹنگ اور اس جیسے دیگر کاموں کے لئے درکار ہوتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 5- سکولوں میں کون سی جسمانی سرگرمیاں ضروری ہوتی ہیں، کنڈرگارٹن اور ایلیمنٹری سکول کی عام سرگرمیاں کیسے ایک دوسرے سے مختلف ہیں؟

جواب: سکولوں میں سرگرمیاں

[illegible] مہارتوں کی نشوونما کیلئے جسمانی سرگرمیاں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ایک جگہ بیٹھ کر زیادہ دیر تک کام کرنا بچوں کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے لہٰذا سکول جانے سے پہلے اور ابتدائی سکول کے دور میں بچوں کی جسمانی سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

پری سکول اور کنڈرگارٹن

پری سکول یا کنڈرگارٹن کے بچے [illegible] سے پانچ سال تک کی عمر کے ہوتے ہیں۔ اس عمر میں بچے فائن حرکی مہارتوں پر کافی کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں جس سے وہ لکھنے، ڈرائنگ کرنے اور ایسی تمام سرگرمیوں میں مدد لیتی ہے جن میں ہاتھ، انگلیاں اور پاؤں وغیرہ [illegible] اس عمر کے بچوں کے لئے روایتی جسمانی سرگرمیوں میں دوڑنا، اچھلنا، کودنا، ڈرائنگ، رنگ [illegible]، کاٹنا، جوڑنا، مٹی سے کھیلنا وغیرہ شامل ہیں۔ اساتذہ اور والدین کی مدد سے بعض غیر روایتی جسمانی سرگرمیاں بھی متعارف کرائی جا سکتی ہیں مثلاً انعام کے طور پر باہر جا کر کھیلنا، ڈرامہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جوڑ توڑ کی سرگرمیاں جیسے لگ، مقناطیس سے تجربات، موسیقی، ایک جگہ سے دوسری جگہ تیزی سے جانا، ایک جگہ کھڑے ہو کر کھیلنا وغیرہ صحت مند جسمانی نشوونما کے لئے بہتر مواقع فراہم کر سکتی ہیں۔

با مقصد اور تفریح سے بھرپور جسمانی سرگرمیاں سیکھنے کے عمل میں موثر کردار ادا کر سکتی ہیں یہ

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

سرگرمیاں آنیوالے سالوں میں لکھنے پڑھنے، حساب دانی اور تخلیقی مہارتوں اور جذباتی استحکام کے لیے بنیاد کا کام کرتی ہیں۔

2- ایلیمنٹری یا ابتدائی سکول

سکول جانے کی عمر کے بچے گراس اور فائن حرکی [illegible] ہاتھ اور جسمانی حرکات [illegible] ہیں۔ اس بہتری سے وہ ایسی سرگرموں پر عبور حاصل کر لیتے ہیں جن کیلئے [illegible] درست کنٹرول کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً لکھنا وغیرہ۔ روزانہ کی جسمانی سرگرمیاں سکول جانے والے بچوں کے معمولات میں شامل کر دینی چاہئیں، اس ضمن میں ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن کی کلاسیں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ سکول کی چار دیواری سے باہر بچوں کو لے جا کر جاندار اور بے جان اشیاء کے بارے میں سمجھایا جا سکتا ہے۔

ان تمام سرگرمیوں کا مقصد بچوں کو درمیانی انداز میں یا زیادہ شدت سے اپنے اجسام کو حرکت میں لانا ہوتا ہے۔ بعض ماہرین تعلیم کا خیال ہے کہ ایلیمنٹری سکول کی سطح پر بچوں کا موٹر جسمانی سرگرمیوں میں مشغول ہونا ان کی بلوغت کے دوران ان کی مجموعی صحت پر مثبت اثرات ڈالتا ہے۔ (2)

☆☆☆☆☆

Elmas Ali

باب 3

ذہنی نشوونما

Intellectual Development

سوال 1۔ ادراک اور ذہانت سے کیا مراد ہے اور ان دونوں اصلاحات میں کیا فرق ہے؟

جواب:

ادراک اور ذہانت (Cognition and Intelligence):

1- ادراک سے مراد:

ادراک یا Cognition انسانی ذہن کی سرگرمیوں یا سوچ کے عمل کے مطالعہ کا نام ہے جس کا مقصد مختلف قسم اور مہارتوں کو سیکھنا ہوتا ہے۔ ادراک تمام اقسام ذہنی افعال مثلاً توجہ دینا، غور و فکر، تصور کرنا، تخلیق کرنا اور مسائل کا حل ڈھونڈنا وغیرہ شامل ہیں۔ ادراک مطالعہ کا ایک وسیع میدان ہے جس میں مختلف موضوعات جیسے یادداشت، توجہ، سماجی ادراک، استدلال اور [illegible] شامل ہیں۔

"ادراک سے مراد ہے وہ تمام [illegible] حاصل کرنا۔ یہ عمومی اصطلاح ہے جو [illegible] عمل کی تکمیل [illegible] ہے جس کے ذریعے ہم اپنے گردوپیش سے آگاہ ہوتے ہیں۔"

ادراک کے عمل میں حواس کے ساتھ ساتھ واقفہ اور فکر بھی شامل ہے۔ جو کسی [illegible] تجربات، عقائد اور محرکاتی عوامل کی روشنی میں نہ صرف منظم کرتا ہے بلکہ بامعنی بناتا ہے۔

2- ادراک کی تعریف:

مختلف ماہرین نے ادراک کی درج ذیل تعریفیں بیان کی ہیں:

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

(i) پلسبری (Pillsbury) کے مطابق حس اور حافظے کا مجموعہ ادراک ہے۔

(ii) مارگن (Morgan) کے مطابق ادراک پہچاننے، فرق کرنے، مشاہدہ کرنے اور چیزوں کے معنی سمجھنے کا نام ہے۔

(iii) زمبارڈو (Zimbardo) کے مطابق ادراک ایسا عمل ہے جو حواس سے وصول کردہ معلومات کو منظم کرنے کے بعد ان کی وضاحت کرتا ہے۔ گویا حسی معلومات کو پہچاننے کا نام ادراک کہلاتا ہے۔

3- ذہانت سے مراد:

ادراک سوچ اور جاننے کا عمل ہے جبکہ اس سوچ اور علم کا حقیقی زندگی میں اطلاق ذہانت کہلاتا ہے۔ ذہانت میں علم کا حصول اور اس کے اطلاق کی قابلیت دونوں چیزیں شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ماہرین نفسیات ادراک کو ذہانت کے دائرے میں ہی شامل کرتے ہیں۔ بعض مضامین میں ان اصطلاحات کو مختلف انداز میں بیان کیا جاتا ہے، مثال کے طور پر ادراکی ماہرین ادراک کو معلومات تک رسائی کرنے کے تناظر میں بیان کریں گے جبکہ سماجی ماہرین نفسیات اسی عمل کو سماجی ادراک کا نام دیں گے۔ ادراک اور ذہانت کی اصلاحات مترادف کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہیں، حالانکہ یہ ایک دوسرے سے جڑے ہونے کے باوجود بالکل ایک ہی عمل نہیں ہے۔ ادراک کی صلاحیتوں کو بعض مخصوص حالات میں تربیت دے کر بہتر بنایا جاسکتا ہے جبکہ ذہانت عام طور پر قدرے مستقل اور قابل پیمائش وصف تصور ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر ادراک ذہنی عمل پر زور دیتا ہے جیسے سوچنا وغیرہ، جبکہ ذہانت اس ذہنی عمل کا نتیجہ یا پراڈکٹ ہے۔

Elmas Ali

5- ذہانت کا مفہوم:

ذہانت (Intelligence) کا لفظ لاطینی زبان کے دو الفاظ Intra (درمیان) اور Legere (انتخاب کرنا) سے نکلا ہے۔ جس سے مراد ہے فرد کا ذاتی تجربات کی بناء پر حال اور مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے مطابقت اختیار کرنا۔ ذہانت میں فرد کے مختلف حسی ادراکی تجربات کا حافظہ، واقعات کا صحیح شعور اور مناسب جوابی ردعمل شامل ہیں۔

ذہانت کا تعلق حالات کے مطابق مناسب کارکردگی سے ہے۔ امتحانات میں اچھے نمبر لینا ذہانت کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ کوئی نیا کام کرنا، پرانے کام میں جدت پیدا کرنا، معاشرے میں ہر دلعزیزی حاصل کرنا، اعلیٰ مقاصد کا تعین کرنا، شاعری، مصوری، موسیقی، ادب اور دیگر فنون لطیفہ میں کمال حاصل کرنا بھی ذہانت کہلاتا ہے۔ غرضیکہ ماحول کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب اور بہتر طرز عمل اختیار کرنا ذہانت کے درجے میں آتا ہے۔

ذہانت کی بنیاد وراثت ہے لیکن مناسب نگہداشت، موثر ماحول اور بہتر تعلیم و تربیت سے اسے نکھارا جا سکتا ہے۔ گویا بہتر ذہانتی نشوونما کے لیے موثر ماحول کی موجودگی بھی اہم ہے۔ ذہانت ایسی صلاحیت ہے جس کا براہ راست مشاہدہ ممکن نہیں۔ اس کا اظہار اور پیمائش بالواسطہ طریقوں سے ہی ممکن ہے۔

6- ذہانت کی تعریف:

(i) بینے سائمن (Binet Simon) کے مطابق:

"حالات کے تحت فیصلہ کرنے، فہم حاصل کرنے اور استدلال جیسے اہم نفسیاتی اعمال کا نام ذہانت ہے۔"

(ii) فری مین (Freeman) کے بقول:

"فرد کی ماحول سے مطابقت حاصل کرنے کی صلاحیت کا نام ذہانت ہے۔"

(iii) کومب (Comb) کے بقول:

"ذہانت وہ کرداری صلاحیت ہے جس کی بدولت فرد صورت حال کو سمجھتا ہے نیز اسی کی بدولت ماحولی متاثر کن حالات، نوعیت اور وسعت کو موثر انداز سے جاننے کے قابل ہوتا ہے۔"

(iv) ولیم سٹرن (William Stern) کے مطابق:

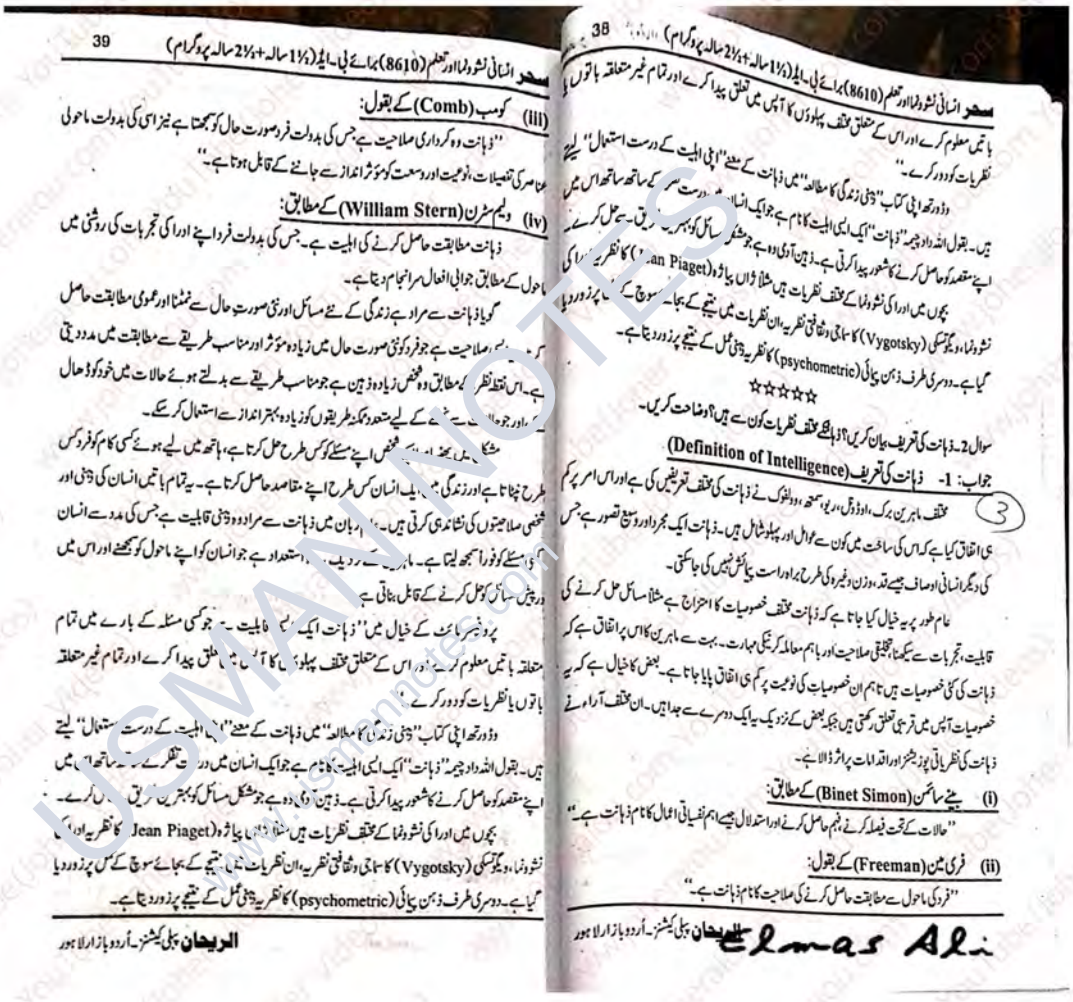
ذہانت مطابقت حاصل کرنے کی اہلیت ہے۔ جس کی بدولت فرد اپنے اور اکی تجربات کی روشنی میں ماحول کے مطابق جوابی اقدامات سرانجام دیتا ہے۔

گویا ذہانت سے مراد نئے مسائل کے نئے مسائل اور نئی صورت حال سے نمٹنا اور عمومی مطابقت حاصل کرنا۔ یہ ایسی صلاحیت ہے جو فرد کو نئے حالات میں زیادہ موثر اور مناسب طریقے سے مطابقت میں مدد دیتی ہے۔ اس نقطہ نظر کے مطابق وہ شخص زیادہ ذہین ہے جو مناسب طریقے سے بدلتے ہوئے حالات میں خود کو ڈھال سکے، اور جو حالات سے نمٹنے کے لیے متعدد ممکنہ طریقوں کو بہتر انداز میں استعمال کر سکے۔

مشکل میں پھنسا ہوا ایک شخص اپنے مسئلے کو کس طرح حل کرتا ہے، ماحول سے لیے ہوئے کسی کام کو فرد کس طرح نپٹاتا ہے اور زندگی میں ایک انسان کس طرح اپنے مقاصد حاصل کرتا ہے یہ تمام باتیں انسان کی ذہنی اور شخصی صلاحیتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ عام زبان میں ذہانت سے مراد وہ قابلیت ہے جس کی مدد سے انسان کسی مسئلے کو فوراً سمجھ لیتا ہے۔ ماہرین کے نزدیک ذہانت وہ استعداد ہے جو انسان کو اپنے ماحول کو سمجھنے اس میں درپیش مسائل کو حل کرنے کے قابل بناتی ہے۔

پروفیسر نائٹ کے خیال میں "ذہانت ایک ایسی قابلیت ہے جو کسی مسئلہ کے بارے میں تمام متعلقہ

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 38

باتیں معلوم کرے اور اس کے متعلق مختلف پہلوؤں کا آپس میں تعلق پیدا کرے اور تمام غیر متعلقہ باتوں یا نظریات کو دور کرے۔"

وڈورتھ اپنی کتاب "ذہنی زندگی کا مطالعہ" میں ذہانت کے معنے "اپنی اہلیت کے درست استعمال" لیتے ہیں۔ بقول اللہ داد جیمہ "ذہانت" ایک ایسی اہلیت کا نام ہے جو ایک انسان کو بہتر طریق سے حل کرنے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کا شعور پیدا کرتی ہے۔ ذہین آدمی وہ ہے جو مشکل مسائل کو بہترین طریق

بچوں میں اور اکی نشوونما کے مختلف نظریات ہیں مثلاً ژاں پیاژہ (Jean Piaget) کا نظریہ اور اکی نشوونما، ویگوتسکی (Vygotsky) کا سماجی وثقافتی نظریہ، ان نظریات میں نتیجے کے بجائے سوچ کے کس پر زور دیا گیا ہے۔ دوسری طرف ذہن پیائی (psychometric) کا نظریہ ذہنی عمل کے نتیجے پر زور دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 2۔ ذہانت کی تعریف بیان کریں؟ ذہانت کے مختلف نظریات کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔

(Definition of Intelligence) جواب: 1- ذہانت کی تعریف

مختلف ماہرین برک، اوڈوِل، ریو، سمتھ، وولفوک نے ذہانت کی مختلف تعریفیں کی ہے اور اس امر پر کم ہی اتفاق کیا ہے کہ اس کی ساخت میں کون سے عوامل اور پہلو شامل ہیں۔ ذہانت ایک مجرد اور وسیع تصور ہے جس کی دیگر انسانی اوصاف جیسے قد، وزن وغیرہ کی طرح براہ راست پیمائش نہیں کی جا سکتی۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ذہانت مختلف خصوصیات کا امتزاج ہے مثلاً مسائل حل کرنے کی قابلیت، تجربات سے سیکھنا، تخلیقی صلاحیت اور باہم معاملہ کرنیکی مہارت۔ بہت سے ماہرین کا اس پر اتفاق ہے کہ ذہانت کی کئی خصوصیات ہیں تاہم ان خصوصیات کی نوعیت پر کم ہی اتفاق پایا جاتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ خصوصیات آپس میں قریبی تعلق رکھتی ہیں جبکہ بعض کے نزدیک یہ ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ ان مختلف آرا نے ذہانت کی نظریاتی پوزیشنز اور اقدامات پر اثر ڈالا ہے۔

(i) بینے سائمن (Binet Simon) کے مطابق:

"حالات کے تحت فیصلہ کرنے، فہم حاصل کرنے اور استدلال جیسے اہم نفسیاتی اعمال کا نام ذہانت ہے۔"

(ii) فری مین (Freeman) کے بقول:

"فرد کی ماحول سے مطابقت حاصل کرنے کی صلاحیت کا نام ذہانت ہے۔"

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

Elmas Ali

سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 39

(iii) کومب (Comb) کے بقول:

"ذہانت وہ کرداری صلاحیت ہے جس کی بدولت فرد صورت حال کو سمجھتا ہے نیز اسی کی بدولت ماحولی عناصر کی تفصیلات، نوعیت اور وسعت کو مؤثر انداز سے جاننے کے قابل ہوتا ہے۔"

(iv) ولیم سٹرن (William Stern) کے مطابق:

ذہانت مطابقت حاصل کرنے کی اہلیت ہے۔ جس کی بدولت فرد اپنے اور اکی تجربات کی روشنی میں ماحول کے مطابق جوابی افعال سرانجام دیتا ہے۔

گویا ذہانت سے مراد ہے زندگی کے نئے مسائل اور نئی صورت حال سے نمٹنا اور عمومی مطابقت حاصل کرنے کی صلاحیت ہے جو فرد کو نئی صورت حال میں زیادہ مؤثر اور مناسب طریقے سے مطابقت میں مدد دیتی ہے۔ اس نقطہ نظر کے مطابق وہ شخص زیادہ ذہین ہے جو مناسب طریقے سے بدلتے ہوئے حالات میں خود کو ڈھال سکے اور جو حالات سے نمٹنے کے لیے متعدد ممکنہ طریقوں کو زیادہ بہتر انداز سے استعمال کر سکے۔

مشکل میں پھنسا ہوا شخص اپنے مسئلے کو کس طرح حل کرتا ہے، ہاتھ میں لیے ہوئے کسی کام کو فرد کس طرح نپٹاتا ہے اور زندگی میں ایک انسان کس طرح اپنے مقاصد حاصل کرتا ہے۔ یہ تمام باتیں انسان کی ذہنی اور شخصی صلاحیتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ماہرین میں ذہانت سے مراد وہ ذہنی قابلیت ہے جس کی مدد سے انسان ذہنی مسئلے کو فوراً سمجھ لیتا ہے۔ ماہرین کے نزدیک استعداد ہے جو انسان کو اپنے ماحول کو سمجھنے اور اس میں درپیش مسائل کو حل کرنے کے قابل بناتی ہے۔

پروفیسر مائٹ کے خیال میں "ذہانت ایک ایسی قابلیت ہے جو کسی مسئلہ کے بارے میں تمام متعلقہ باتیں معلوم کرے اور اس کے متعلق مختلف پہلوؤں کا آپس میں تعلق پیدا کرے اور تمام غیر متعلقہ باتوں یا نظریات کو دور کرے۔"

وڈورتھ اپنی کتاب "ذہنی زندگی کا مطالعہ" میں ذہانت کے معنے "اپنی اہلیت کے درست استعمال" لیتے ہیں۔ بقول اللہ داد جیمہ "ذہانت" ایک ایسی اہلیت کا نام ہے جو ایک انسان میں درست تفکر کے ساتھ ساتھ اس میں اپنے مقصد کو حاصل کرنے کا شعور پیدا کرتی ہے۔ ذہین آدمی وہ ہے جو مشکل مسائل کو بہترین طریق سے حل کرے۔

بچوں میں اور اکی نشوونما کے مختلف نظریات ہیں مثلاً ژاں پیاژہ (Jean Piaget) کا نظریہ اور اکی نشوونما، ویگوتسکی (Vygotsky) کا سماجی وثقافتی نظریہ، ان نظریات میں نتیجے کے بجائے سوچ کے کس پر زور دیا گیا ہے۔ دوسری طرف ذہن پیائی (psychometric) کا نظریہ ذہنی عمل کے نتیجے پر زور دیتا ہے۔

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

(2)	لسانی Linguistic	زبان کے فنکشنز استعمال کرنے کی استعداد، اظہار ذات اور دوسروں کی بات سمجھنا	پڑھنا، لکھنا، ورڈ گیمز کھیلنا، کہانیاں سننا اور سنانا	
(3)	شکل وحجم کی پرکھ کی اہلیت Spatial	مختلف اشیاء، نمونہ جات اور جگہوں کو سمجھنے اور پہچاننے کی صلاحیت	صحیح راستہ تلاش کرنا، ذہنی تصویر بنانا، ڈیزائننگ، ڈرائنگ، تصویری معمے حل کرنا	
(4)	موسیقانہ Musical	موسیقی کو سمجھنے اور سراہنے کی قابلیت	گانا، دھنیں ترتیب دینا وغیرہ	
(5)	جسمانی حرکات Bodily Kinesthetic	فائن اور گراس حرکی مہارتوں کا استعمال	ناچنا، دوڑنا، سائیکل چلانا، تیراکی	
(6)	باہمی Iterpersonal	دوسروں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی صلاحیت	رہنمائی کرنا، تنظیم سازی، سماجی میل جول	
(7)	اپنی ذات سے متعلق Intrapersonal	اپنی ذات کی پہچان اور خود رہنمائی کی صلاحیت	مقرر کردہ منصوبہ بھی خود دیکھنا، غور وفکر کرنا	
(8)	فطری Naturalistic	فطرت کی معرفت اور اس کے ساتھ مل کر چلنا	فطری حالات کی قدردانی	

Elmas Ali

نظریاتی پوزیشنز (Theoretical Positions)

ماہرین نفسیات میں مسلسل یہ بحث جاری ہے کہ آیا ذہانت کسی ایک یا متعدد صلاحیتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ سپیئرمین (Spearman) کا کہنا ہے کہ ایک عام صلاحیت یا ذہانت وہ ہوتی ہے جو کسی شخص کے مختلف اہداف میں مجموعی کامیابی کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر جن افراد میں اچھی یادداشت اور معلومات پراسیس کرنے کا میکنزم ہوتا ہے وہ ممکنہ طور پر بہتر انداز میں مسائل حل کر سکتے ہیں۔ اس عام ذہانت عمومی طور پر سوچ یا استدلال، نیا علم حاصل کرنے اور مسائل حل کرنے کی صلاحیت پر مبنی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس بعض ماہرین کا خیال ہے کہ افراد میں ایک سے زیادہ صلاحیتیں ہوتی ہیں اور اس طرح ذہانت کثیر پہلو ہوتی ہے۔

1- ذہانت کا سہ عنصری نظریہ (Triarchic Theory of Intelligence)

رابرٹ سٹرن برگ (Robert Sternberg) کے مطابق ذہانت تین بنیادی اجزا تجزیاتی، تخلیقی، عملی حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ تجزیاتی ذہانت خیالات کے تجزیے اور تنقیدی سوچ کی مدد سے مسائل حل کرنے کی صلاحیت سے تعلق رکھتی ہے۔ تخلیقی ذہانت میں مختلف خیالات کو ملا کر کوئی بالکل نئی چیز بنائی جاتی ہے۔ عملی ذہانت میں مختلف اقسام کے ماحول میں علم اور مہارتوں کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ سٹرن برگ کے مطابق سہ عنصری نظریے کی بنیاد پر کامیاب ذہانت کسی شخص کی زندگی میں اس کے اہداف کے تناظر میں کامیابی لاتی ہے۔

2- گارڈنر کا کثیر پہلو ذہانت کا نظریہ

(Gardner's Theory of Multiple Intelligence)

ہاورڈ گارڈنر (Howard Gardner) کا خیال ہے کہ ایک شخص مختلف اقسام کی ذہانتوں کا مظاہرہ کرتا ہے، وہ ان ذہانتوں کو آٹھ اقسام میں تقسیم کرتا ہے اور ساتھ ہی کہتا ہے کہ یہ اقسام اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہیں۔ آٹھ اقسام کی وضاحت درج ذیل جدول میں کی گئی ہے۔

گارڈنر کے نظریہ تکثیری ذہانت کا جدول

	ذہانت	خصوصیات	سرگرمیاں	
(1)	منطقی، حسابی Logical, Mathimatical	اعداد وشمار، حسابی اصولوں، استدلال اور منطق کو سمجھنے اور استعمال کرنے کی صلاحیت	تجربات کرنا، تخمینہ لگانا، پزل حل کرنا	

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

دوئھوک (Woolfolk) کے مطابق علمی حلقوں میں گارڈنر کے نظریے کو بڑی قبولیت حاصل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یکسے کے عمل میں انفرادی امتیازات اور اساتذہ کے تجربات کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ گارڈنر کے نظریے پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں مخصوص معیار اور تجربی ثبوت کی کمی ہے۔

3- جذباتی ذہانت (Emotional Intelligence)

گارڈنر اور سٹرن برگ دونوں اپنی اور دوسروں کی ذات کو سمجھنے کی صلاحیت پر زور دیتے ہیں اس کی مثالوں میں اسٹرابرسن، اسٹرابرسن اور عملی ذہانت شامل ہیں۔ معاصر ماہرین طلبہ کی جذباتی ذہانت میں بھی کافی دلچسپی رکھتے ہیں جو انہیں جذبات کو سمجھنے، مناسب طریقے سے جذبات کے اظہار، اس کی رہنمائی میں موثر اور عمل کے قابل بناتی ہے۔ تاہم ان ماہرین پر اس حوالے سے تنقید کی جاتی ہے کہ انہوں نے ذہانت کے تصور کو وسعت دے دی ہے۔

4- مسائل اور تنازعات (Issues and Controversies)

تعلیمی اور نشوونمائی نفسیات کے بڑے تنازعات میں سے ایک یہ ہے کہ کیا ذہانت ایک موروثی خصوصیت ہے یا ذاتی یا ماحولیاتی تجربات کے ذریعے ذہانت کی نشوونما کی جاسکتی ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ ذہانت ایک موروثی اور مستقل صلاحیت ہے جس میں تبدیلی نہیں کی جاسکتی، اسے ذہانت کا وجودی نظریہ (entity view of intelligence) کہتے ہیں۔ دیگر ماہرین اس کے برعکس یہ دلائل دیتے ہیں کہ ذہانت کی نشوونما میں ماحول اہم کردار ادا کرتا ہے، مشق اور معاون ماحول کی مدد سے اس میں بہتری لائی جا سکتی ہے، یہ ذہانت کا ایزادی نظریہ (incremental view of intelligence) کہلاتا ہے۔ یہ نظریہ اساتذہ اور ماہرین تعلیم میں بہت مقبول ہے جن کا خیال ہے کہ طلبہ کی ذہانت اور کارکردگی کو معاون حالات کی مدد سے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

(3)

☆☆☆☆☆

سوال3- ذہانت کی پیمائش سے کیا مراد ہے؟ ذہانت کی پیمائش کے لئے کون کون سی آزمائشیں اختیار کی جاتی ہیں؟

جواب: 1- ذہانت کی پیمائش (Measurement of Intelligence)

ماہرین نفسیات اور ماہرین تعلیم نے ذہنی آزمائشوں کے ذریعہ ذہانت کو ناپنے کا پیمانہ وضع کیا ہے۔ ان میں فرانس کے مشہور معروف نفسیات داں الفرڈ بینے (A. Binet) اور سائمون (Simon) کا نام نمایاں ہے۔ انہوں نے ذہنی آزمائشوں پر تجربات کیے بعد میں جرمنی کے مشہور نفسیات داں پروفیسر ولیم سٹرن (W. Stern)

نے بمقیاس ذہانت (Intelligence Quotient) یا (I.Q) کی اصطلاح وضع کی اور اس کا فارمولا پیش کیا

Elmas Ali

$$\text{بمقیاس ذہانت (م۔ذ)} = \frac{\text{ذہنی عمر}}{\text{اصل عمر}} \times 100$$

فرض کیجئے ایک بچے کی اصل عمر 8 سال ہے اور اس کی ذہنی عمر 10 سال ہے تو اس کا بمقیاس ذہانت (م۔ذ)

$$\text{(م۔ذ)} = \frac{10}{8} \times 100 = 125$$ لیکن اگر اس 8 سالہ بچے کی ذہنی عمر 8 سال ہو تو اس کا $\text{(م۔ذ)} = \frac{6}{8} \times 100 = 75$ ہوگا۔

ماہرین کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کے کسی گروہ میں افراد کا آئی، کیو عموماً 100 ہوتا ہے یعنی ان کی ذہنی عمر طبعی عمر کے برابر ہوتی ہے۔ اسی لیے اسے اوسط درجے کی ذہانت کہتے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق کسی گروہ میں ہر چھ افراد میں سے صرف ایک کا آئی، کیو پچاسی سے کم ہوگا اور اسی طرح ہر چھ آدمیوں میں سے ایک کا آئی، کیو ایک دو پندرہ سے زیادہ ہوگا۔ بہت زیادہ غیر معمولی آئی، کیو ستر سے کم ہوگا اور اسی طرح ہر چالیس افراد میں سے صرف ایک کا آئی، کیو ایک سو تیس سے اوپر ہو سکتا ہے۔

2- ذہانت کی پیمائش کی آزمائشیں

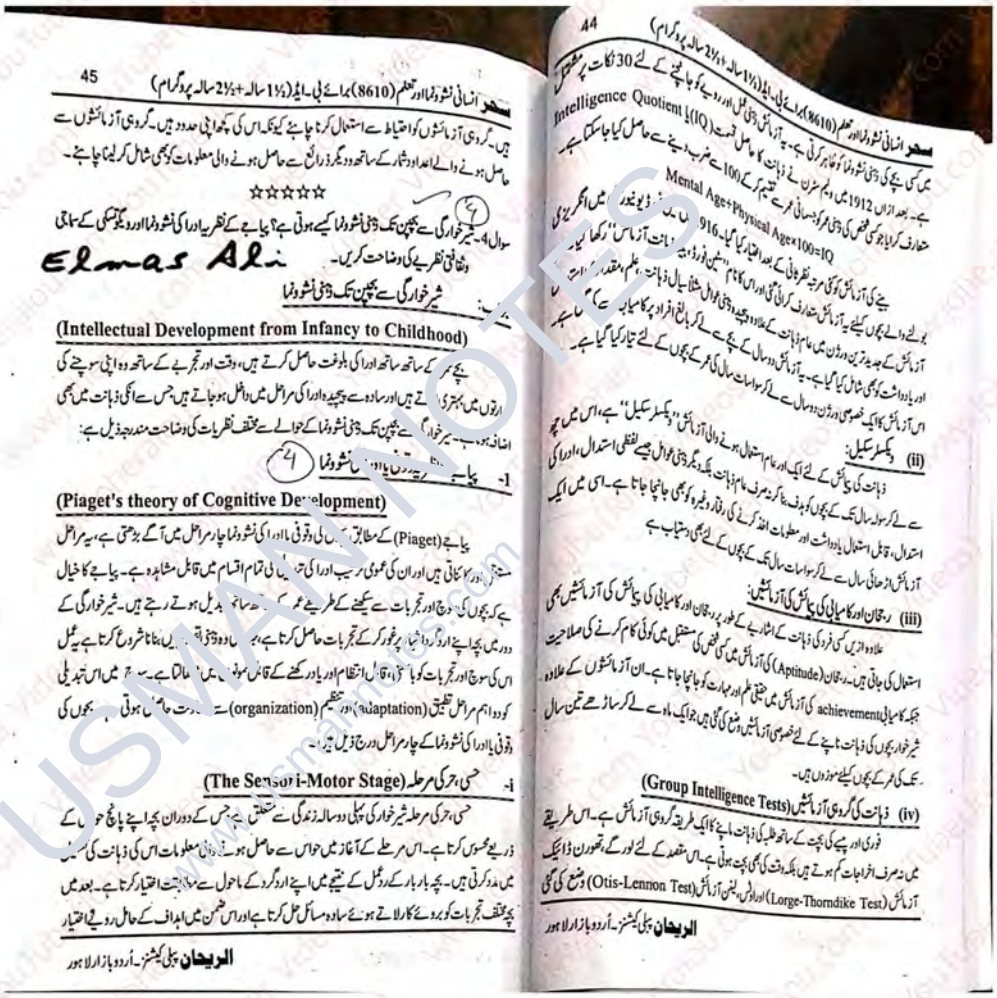
ذہانت کی پیمائش کے لئے متعدد آزمائشیں یا ٹیسٹ استعمال کئے جاتے ہیں، اگرچہ یہ ٹیسٹ کسی فرد کی صلاحیتوں کے بارے میں قدرے محدود سطح کی معلومات فراہم کرتے ہیں تاہم ماہرین نفسیات اور ماہرین تعلیم میں مقبول ہیں کیونکہ منٹل [illegible] کے حوالے سے یہ معقول حد تک واضح تصویر پیش کرتے ہیں۔ برک (Berk) کے مطابق ذہانت کی آزمائشوں کو [illegible] پر دو درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں ایک انفرادی اور دوسری گروہی آزمائشیں شامل ہیں۔

3- ذہانت کی انفرادی آزمائشیں (Individual Intelligence Tests)

سٹین فورڈ، بینے آزمائش (Stanford-Binet Test) اور ویکسلر (Wechsler) بیلو ذہانت کی پیمائش کے لئے سب سے زیادہ عام استعمال ہونے والے آزمائشیں ہیں۔

(i) الفرڈ بینے (Alfred Binet) کی آزمائشیں

الفرڈ بینے (Alfred Binet) نے 1904 میں فرانسیسی حکومت کے مطالبے پر ذہانت کی پیمائش کا یہ طریقہ وضع کیا جس میں اس نے ذہنی عمر (mental age) یا (MA) کا تصور پیش کیا جو دیگر بچوں کے مقابلے



44 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

میں کسی بچے کی ذہنی نشوونما کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ آزمائش ذہنی عمل اور رویے کو جانچنے کے لئے 30 نکات پر مشتمل ہے۔ بعد ازاں 1912 میں ولیم سٹرن نے ذہانت کا حاصل قسمت (IQ) Intelligence Quotient متعارف کرایا جو کسی شخص کی ذہنی عمر کو شمار کی عمر تقسیم کر کے (100 سے ضرب دینے سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

Mental Age÷Physical Age×100=IQ

بینے کی آزمائش کو کئی مرتبہ نظر ثانی کے بعد اختیار کیا گیا۔ 916 ... ذہانت آزماس" رکھا گیا۔ بولنے والے بچوں کیلئے یہ آزمائش متعارف کرائی گئی اور اس کا نام "... ڈیونیور ... میں انگریزی آزمائش کے جدید ترین ورژن میں عام ذہانت کے علاوہ ... ذہنی عوامل مثلاً سیال ذہانت، علم، مقدار ... اور یادداشت کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہ آزمائش دو سال سے لے کر بالغ افراد پر کامیابی ... ہے۔

اس آزمائش کا ایک خصوصی ورژن دو سال سے لے کر سوا سات سال کی عمر کے بچوں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

(ii) پکسلر سکیل:

ذہانت کی پیمائش کے لئے ایک اور عام استعمال ہونے والی آزمائش "پکسلر سکیل" ہے، اس میں چھ سے لے کر سولہ سال تک کے بچوں کو ہدف بنا کر نہ صرف عام ذہانت بلکہ دیگر ذہنی عوامل جیسے لفظی استدلال، اور ادراکی استدلال، توجہ، استعمال یادداشت اور معلومات اخذ کرنے کی رفتار وغیرہ کو بھی جانچا جاتا ہے۔ اس میں ایک آزمائش اڑھائی سال سے لے کر سوا سات سال تک کے بچوں کے لئے بھی دستیاب ہے

(iii) رجحان اور کامیابی کی پیمائش کی آزمائشیں:

علاوہ ازیں کسی فرد کی ذہانت کے اشاریے کے طور پر، رجحان اور کامیابی کی پیمائش میں کوئی کام کرنے کی صلاحیت استعمال کی جاتی ہیں۔ رجحان (Aptitude) کی آزمائش میں کسی شخص کی مستقبل میں کوئی ... جبکہ کامیابی achievement کی آزمائش میں متحقق علم اور مہارت کو جانچا جاتا ہے۔ ان آزمائشوں کے علاوہ شیر خوار بچوں کی ذہانت ناپنے کے لئے خصوصی آزمائشیں وضع کی گئی ہیں جو ایک ماہ سے لے کر ساڑھے تین سال تک کی عمر کے بچوں کیلئے موزوں ہیں۔

(iv) ذہانت کی گروہی آزمائشیں (Group Intelligence Tests)

فوری اور پیمانے کی پیمائش کے ساتھ طلبہ کی ذہانت اپنے کا ایک طریقہ گروہی آزمائش ہے۔ اس طریقے میں نہ صرف اخراجات کم ہوتے ہیں بلکہ وقت کی بھی بچت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لئے لورج تھورن ڈائیک آزمائش (Lorge-Thorndike Test) اور اوٹس۔لینن آزمائش (Otis-Lennon Test) وضع کی گئی

45 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

ہیں۔ گروہی آزمائشوں کو احتیاط سے استعمال کرنا چاہئے کیونکہ اس کی بچوں اپنی حدود ہیں۔ گروہی آزمائشوں سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار کے ساتھ دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات کو بھی شامل کر لینا چاہئے۔

☆☆☆☆☆

سوال 4۔ شیر خوارگی سے بچپن تک ذہنی نشوونما کیسے ہوتی ہے؟ پیاجے کے نظریہ ادراکی نشوونما اور ویگوتسکی کے سماجی وثقافتی نظریے کی وضاحت کریں۔

Elmas Ali

شیر خوارگی سے بچپن تک ذہنی نشوونما

(Intellectual Development from Infancy to Childhood)

بچے سیکھنے کے ساتھ ساتھ اور اکی بلوغت حاصل کرتے ہیں، وقت اور تجربے کے ساتھ وہ اپنی سوچنے کی ... ارتوں میں بہتری لاتے ہیں اور سادہ سے پیچیدہ اور اکی مراحل میں داخل ہو جاتے ہیں جس سے انکی ذہانت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ شیر خوارگی سے بچپن تک ذہنی نشوونما کے حوالے سے مختلف نظریات کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

1- پیاجے کا ... نشوونما

(Piaget's theory of Cognitive Development)

پیاجے (Piaget) کے مطابق ... کی وقوفی ... اور اکی نشوونما چار مراحل میں آگے بڑھتی ہے، یہ مراحل مستقل اور کائناتی ہیں اور ان کی عمومی ترتیب اور اکی ... تمام اقسام میں قابل مشاہدہ ہے۔ پیاجے کا خیال ہے کہ بچوں کی سوچ اور تجربات سے سیکھنے کے طریقے عمر کے ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ شیر خوارگی کے دور میں بچہ اپنے اردگرد ... پر غور کر کے تجربات حاصل کرتا ہے، یہ ... وہ ذہنی ... بنانا شروع کرتا ہے یہ عمل اس کی سوچ اور تجربات کو ... قابل انتظام اور یاد رکھنے کے قابل ... بناتا ہے۔ ... میں اس تبدیلی کو دو اہم مراحل تطبیق (adaptation) اور تنظیم (organization) ... حاصل ہوتی ہے۔ بچوں کی وقوفی یا ادراکی نشوونما کے چار مراحل درج ذیل ہیں:

i- حسی، حرکی مرحلہ (The Sensori-Motor Stage)

حسی، حرکی مرحلہ شیر خوارگی کی پہلی دو سالہ زندگی سے متعلق ہے جس کے دوران بچہ اپنے پانچ حواس کے ذریعے محسوس کرتا ہے۔ اس مرحلے کے آغاز میں حواس سے حاصل ہونے والی معلومات اس کی ذہانت کی تعمیر میں مدد کرتی ہیں۔ بچہ بار بار کے ردعمل کے نتیجے میں اپنے اردگرد کے ماحول سے مطابقت اختیار کرتا ہے۔ بعد میں یہ مختلف تجربات کو بروئے کار لاتے ہوئے سادہ مسائل حل کرتا ہے اور اس ضمن میں اہداف کے حامل رویے اختیار



سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 47

زبان، ماحولیاتی اثرات کو انتہائی کم اہمیت دی گئی ہے۔

2-ویگوٹسکی کا سماجی وثقافتی نظریہ (Vygotsky's Socio-Cultural Theory)

لیو ویگوٹسکی کا سماجی وثقافتی نظریے میں زبان اور ثقافتی ذرائع کے کردار کو انسانی ادراک کی تشکیل اور نشوونما میں اہم خیال کیا جاتا ہے۔ ویگوٹسکی کا کہنا ہے کہ ثقافتی اثرات جیسے زبان، تعلیم، باہم سماجی روابط وغیرہ بچے کی وقوفی یا ادراکی نشوونما پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ ویگوٹسکی نے (zone of proximal development) اتصالی نشوونما کے زون یا ZPD اور مچان بندی scaffolding کا تصور متعارف کرایا۔ جس تحت بچے ادراکی عمل میں ایک سطح سے دوسری سطح تک آگے بڑھتے ہیں۔ ZPD سے مراد ایسی ادراکی صلاحیتیں ... نشوونما کے مرحلے میں ظاہر ہوتی ہیں اور جو کسے بڑے یا ہم پلہ شخص کے تعاون سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مچان بندی بچے کی ضرورت اور کارکردگی کے مطابق مدد کی سطح متعین کرتی ہے۔ یہ بچے اور ادراکی نشوونما میں مختلف مراحل پر زور دیتے ہوئے انفرادی طلبہ پر توجہ مرکوز کرتا ہے جبکہ ویگوٹسکی کا خیال ہے کہ سماجی روابط، ثقافتی ذرائع اور ان... کی تعاون اجتماعی سطح کے ادراکی عمل کے لئے سٹیج تیار کرتے ہیں۔

3-معلومات اخذ کرنے کا طریقہ (Information Processing Approach)

ادراکی نشوونما کو سمجھنے کیلئے معلومات اخذ کرنے کا طریقہ ایک اور بڑا اہم نظریہ فراہم کرتا ہے۔ یہ طریقہ بتاتا ہے کہ انسانی دماغ کمپیوٹر کی طرح معلومات کو ... کرنے کا ایک سرگرم نظام رکھتا ہے اور اس امر کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ کیسے معلومات انسانی ذہن میں آتی ہیں، کیسے جمع اور منسلک ہوتی ہیں اور ضرورت کے وقت کیسے دوبارہ حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ طریقہ دو اہم ادراکی ... memory اور سوچنے thinking پر زور دیتا ہے۔ اس کے مطابق بچے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پیچیدہ ہوتی ... اور مہارتوں کے ساتھ کام کرنے کیلئے اپنے میکنزم کو بہتر بناتے جاتے ہیں، یہ بہتر صلاحیت آگے چل کر بہتر ... اور مسائل حل کرنے کی مہارتوں سے جڑی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 5۔ ذہنی نشوونما کے لئے سکول جانے سے پہلے ... سکول میں کون کون سی سرگرمیاں اہم ڈال کی جاتی ہیں؟

جواب: کنڈرگارٹن اور ایلیمنٹری یا ابتدائی سکول کی سطح میں مختلف نوعیت کے تجربات اور سرگرمیاں بچوں کی ادراکی نشوونما میں مدد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔

1-پری سکول اور کنڈرگارٹن کی سرگرمیاں

پری سکول یا کنڈرگارٹن کے بچوں میں زیادہ تر چلدار حرکت کے انداز پائے جاتے ہیں۔ اس عمر میں کھیل

Elmas Ali

کرتا ہے۔ اس مرحلے کے اختتام تک بچے میں یہ سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ اشیاء نظر نہ بھی آئیں تو اس کے تصور میں وہ موجود ہوتی ہیں۔

ii-ماقبل عملیاتی مرحلہ (The Preoperational Stage)

دو سال کے بعد بچے ماقبل عملیاتی مرحلے میں داخل ہوتے ہیں جو سات سال ... عمر تک جاری رہتا ہے۔ اس عمر میں بچوں کے کھیل میں تصنع شامل ہو جاتا ہے۔ دو سال سے بڑے بچے میں اس وقت ... وہ کوئی شے مثلاً کپ کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح اس عمر میں بچہ ... کے ساتھ ساتھ اسے پینی وغیرہ ڈالنے کے طور پر بھی استعمال کرتا ہے۔

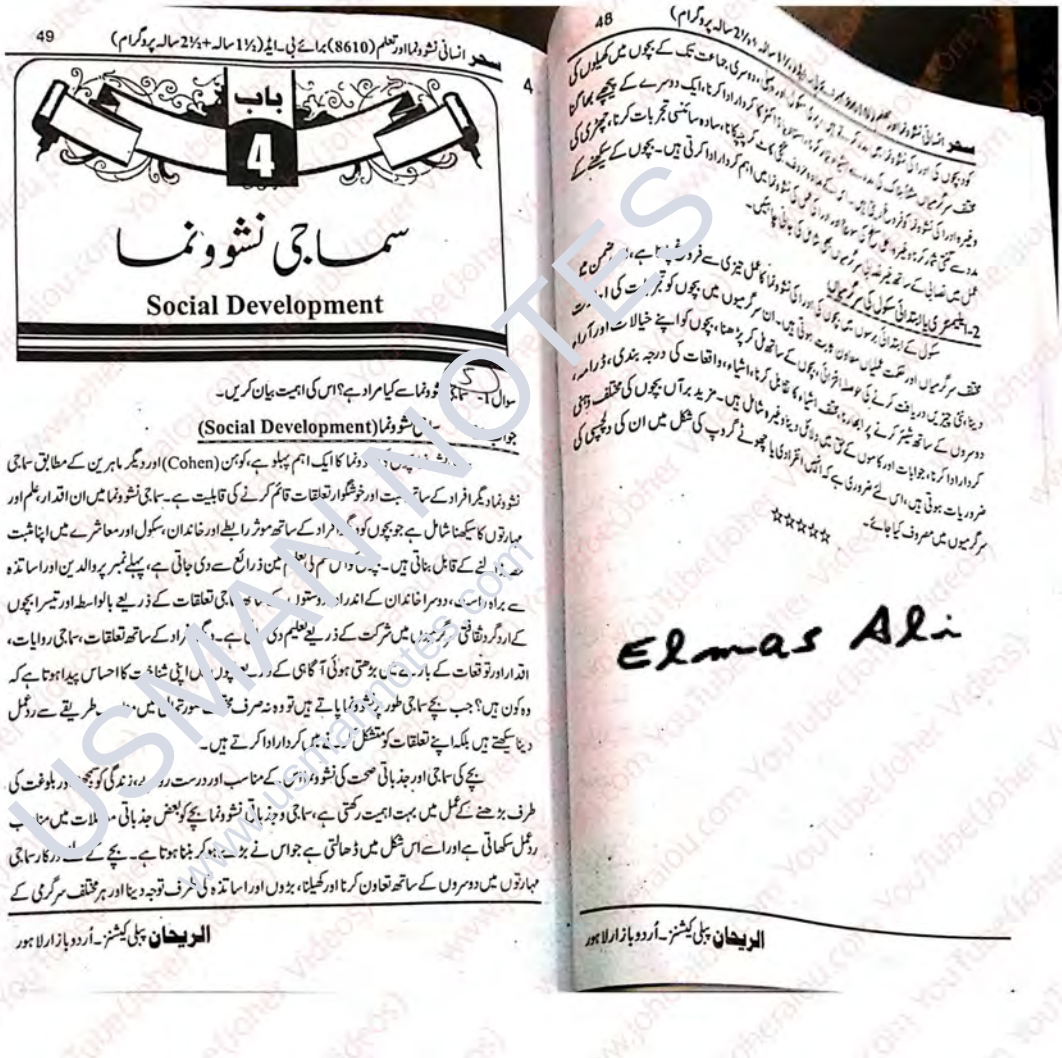
iii-خصوص عملیاتی مرحلہ (The Concrete Operational Stage)

خصوص عملیاتی مرحلہ سات سے گیارہ سال کی عمر تک ہوتا ہے۔ بچے جب دسویں بچپن میں داخل ہوتے ہیں تو ان میں ادراکی سطح پر کافی پیش قدمی دیکھنے میں آتی ہے۔ مثال کے طور پر اس مرحلے میں بچے منطقی اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے ذہنی افعال سرانجام دیتے ہیں۔ وہ ایک سے زیادہ سمتوں میں سوچنے اور مختلف زاویوں سے کسی مسئلے کو دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اس عمر میں بچے پہلے کے مقابلے میں زیادہ منطقی، لچکدار اور منظم تجربات کرتے ہیں اور اردگرد کے ماحول کے بارے میں ان کی سمجھ بوجھ زیادہ بہتر ہو جاتی ہے۔

iv-روایتی عملیاتی مرحلہ (The Formal Operational Stage)

بچے گیارہ سال کی عمر میں مجرد اور منظم سوچ کی صلاحیت پیدا کر لیتے ہیں، یہ جائے اس مرحلے کو روایتی عملیاتی قرار دیتا ہے۔ اس مرحلے کی نمایاں خصوصیات میں قیاسی، استخراجی استدلال اور سوالیہ سوچ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس عمر میں بچے میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اس کا نوٹس لیا جائے جسے بالغانہ خود مرکزیت (adolescnts egocentrism) کہتے ہیں۔ خود شعوری میں اضافہ ہوتا ہے اور بچے سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی اسی طرح ان میں دلچسپی لیتے ہیں جیسے وہ ان میں لیتے ہیں۔ اس صورتحال کی وجہ سے بعض اوقات غیر ذمہ دارانہ اور بے قابو رویے جنم لیتے ہیں جن کا نتیجہ اقدام خودکشی، منفی خیالات اور منشیات کا استعمال وغیرہ ہوتا ہے۔

ناقدین پیاجے کے نظریہ پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں بچوں کی ادراکی نشوونما کے عمل میں ثقافت،



49 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام)

باب 4

سماجی نشوونما

Social Development

سوال 1۔ سماجی نشوونما سے کیا مراد ہے؟ اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سماجی نشوونما (Social Development)

سماجی نشوونما کا ایک اہم پہلو ہے، کوہن (Cohen) اور دیگر ماہرین کے مطابق سماجی نشوونما دیگر افراد کے ساتھ مثبت اور خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی قابلیت ہے۔ سماجی نشوونما میں ان اقدار، علم اور مہارتوں کا سیکھنا شامل ہے جو بچوں کو دیگر افراد کے ساتھ موثر رابطے اور خاندان، سکول اور معاشرے میں اپنا مثبت حصہ ڈالنے کے قابل بناتی ہیں۔ یہ [illegible] من ذرائع سے دی جاتی ہے، پہلے نمبر پر والدین اور اساتذہ سے براہ راست، دوسرا خاندان کے اندر اور دوستوں کے ساتھ سماجی تعلقات کے ذریعے بالواسطہ اور تیسرا بچوں کے اردگرد ثقافتی گروپوں میں شرکت کے ذریعے تعلیم دی جاتی ہے۔ دیگر افراد کے ساتھ تعلقات، سماجی روایات، اقدار اور توقعات کے بارے میں بڑھتی ہوئی آگاہی کے ذریعے بچوں میں اپنی شناخت کا احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون ہیں؟ جب بچے سماجی طور پر نشوونما پاتے ہیں تو وہ نہ صرف مختلف صورتحال میں مناسب طریقے سے ردعمل دینا سیکھتے ہیں بلکہ اپنے تعلقات کو متشکل کرنے میں کردار ادا کرتے ہیں۔

بچے کی سماجی اور جذباتی صحت کی نشوونما اس کے مناسب اور درست رویے، زندگی کو سمجھنے اور بلوغت کی طرف بڑھنے کے عمل میں بہت اہمیت رکھتی ہے، سماجی و جذباتی نشوونما بچے کو بعض جذباتی حالات میں مناسب ردعمل سکھاتی ہے اور اسے اس شکل میں ڈھالتی ہے جو اس نے بڑے ہو کر بننا ہوتا ہے۔ بچے کے لئے درکار سماجی مہارتوں میں دوسروں کے ساتھ تعاون کرنا اور کھیلنا، بڑوں اور اساتذہ کی طرف توجہ دینا اور ہر مختلف سرگرمی کے

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

48 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام)

کو بچوں کی [illegible] کرداروں کا کردار ادا کرنا، ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنا، چھڑی کی وغیرہ اور ان کی نشوونما کو فروغ دینے کے [illegible] ہدف تعین کرنا ہے۔ ان سرگرمیوں میں بچوں کو تجربات کی [illegible] عمل میں تضاد پیدا کرنے کی [illegible] سکول کی سرگرمیاں

2۔ پیشہ ورانہ یا ابتدائی سکول کی سرگرمیاں

سکول کے ابتدائی برسوں میں بچوں کی نشوونما کا عمل چیزی سے فروغ پاتا ہے، [illegible] مختلف سرگرمیاں اور مختلف کھیلیں سماجی [illegible] بچوں کے ساتھ کھیل کر پڑھنا، بچوں کو اپنے خیالات اور آرا دینا، بچوں کو اپنی چیزیں دوسروں کے ساتھ شیئر کرنے پر ابھارنا، مختلف اشیاء کا تبادلہ کرنا، اشیاء، واقعات کی درجہ بندی، ڈرامہ، دوسروں کے ساتھ شیئر کرنے کی عادت ڈالنا، مختلف اشیاء کا تبادلہ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ مزید برآں بچوں کی مختلف ذہنی کردار ادا کرنا، جو ابات اور کاموں کے لیے [illegible] ضروریات ہوتی ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ انہیں انفرادی یا چھوٹے گروپ کی شکل میں ان کی دلچسپی کی سرگرمیوں میں مصروف کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

Elmas Ali

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

(Importance of Social Development) سماجی نشوونما کی اہمیت -2

انسان پیدائشی طور پر سماجی ہوتا ہے۔ سماجی مہارتوں میں مختلف صلاحیتیں شامل ہیں۔ یہ مہارتیں دوسروں کے ساتھ [illegible] میں کامیابی کے لئے بچے کی صلاحیت بڑھاتی ہے۔ سماجی مہارتوں کی نشوونما ذہنی صحت، [illegible] کارآمد شیئرنگ لینے کی قابلیت بڑھاتی ہے۔ سماجی مہارتوں میں مختلف صلاحیتیں شامل ہیں۔ یہ مہارتیں دوسروں کے ساتھ [illegible] فیصلہ سازی خود تھی اور ہم جولیوں کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے کے قابل بناتی ہیں۔ یہ مہارتیں ہم اپنے افراد، اساتذہ کی طرف سے قبولیت موجود [illegible] تعلقات بنانے اور انہیں قائم رکھنے کے قابل بناتی ہیں۔ سماجی مہارتیں ہمیں [illegible] کمزوریات کی بہتر میں مدد کرتی ہیں۔ سماجی مہارتیں ہمیں [illegible] اور مستقل (سکول دور کے بعد) کی کامیابیاں نہ کریں تو دوسرے بچے اسے پسند نہیں کرتے اور نہ ہی [illegible] دوست بناتے ہیں۔ بعض اوقات بچے اور بزرگ رویے دکھانے کے لئے سخت محنت کرتے ہیں لیکن پھر بھی [illegible] انہیں دوستی کے دائرے سے باہر رکھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ان کے [illegible] کے رویے نظر انداز ہونے کی وجہ سے بہتر نہیں کر پاتے۔ بعض اوقات طبی اس وجہ سے ناکام رہتے ہیں کہ [illegible] غیر موثر رویے کی صورت میں انہیں اپنے رویے درست کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اساتذہ ایسے سماجی [illegible] سماجی سے نمٹنے اور ہر عمر کے بچوں کی نشوونما میں ان کا سماجی ماحول جس [illegible] میں وہ رہتے ہیں اہم اثرات ڈالتا ہے۔ بچوں کی نشوونما میں ان کا سماجی ماحول جس [illegible] وقت، حوالہ کے قریب اجتماعات، ہم جولیوں (ہم عمر افراد) کے ساتھ [illegible] ہوتے ہیں۔

سوال 2۔ سماجی نشوونما کے نظریات کون سے ہیں؟ ایک کا تفصیل سے وضاحت کریں۔

جواب: سماجی نشوونما کے نظریات

(Theories Related to Social Development)

مختلف ماہرین نے بچپن کی سماجی جذباتی نشوونما کے حوالے سے مختلف نظریات پیش کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- باؤل بائی کا نظریہ وابستگی (Bowlby's Attachment Theory)

ایڈورڈ جان ماسٹن باؤل بائی (Edward John Mostyn Bowlby) برطانوی نفسیات دان اور ماہر تحلیل نفسی تھا، بچوں کی نشوونما کے حوالے سے اس نے وابستگی کا نظریہ (Attachment Theory) متعارف کرایا جس نے بڑی مقبولیت حاصل کی۔ اس نظریے کے مطابق وابستگی انسانوں کے درمیان ایک نفسیاتی بندھن ہوتا ہے جو طویل وقت تک برقرار رہتا ہے۔ باؤل بائی کے مطابق اس وابستگی کی وجہ سے بچہ اپنی ماں کے ساتھ جڑا رہتا ہے۔ ایک شیر خوار بچے کی اپنی نگہداشت کرنے والے کے ساتھ وابستگی مستقبل میں اس کی تمام سماجی [illegible] میں بنیاد کا کام کرتی ہے۔



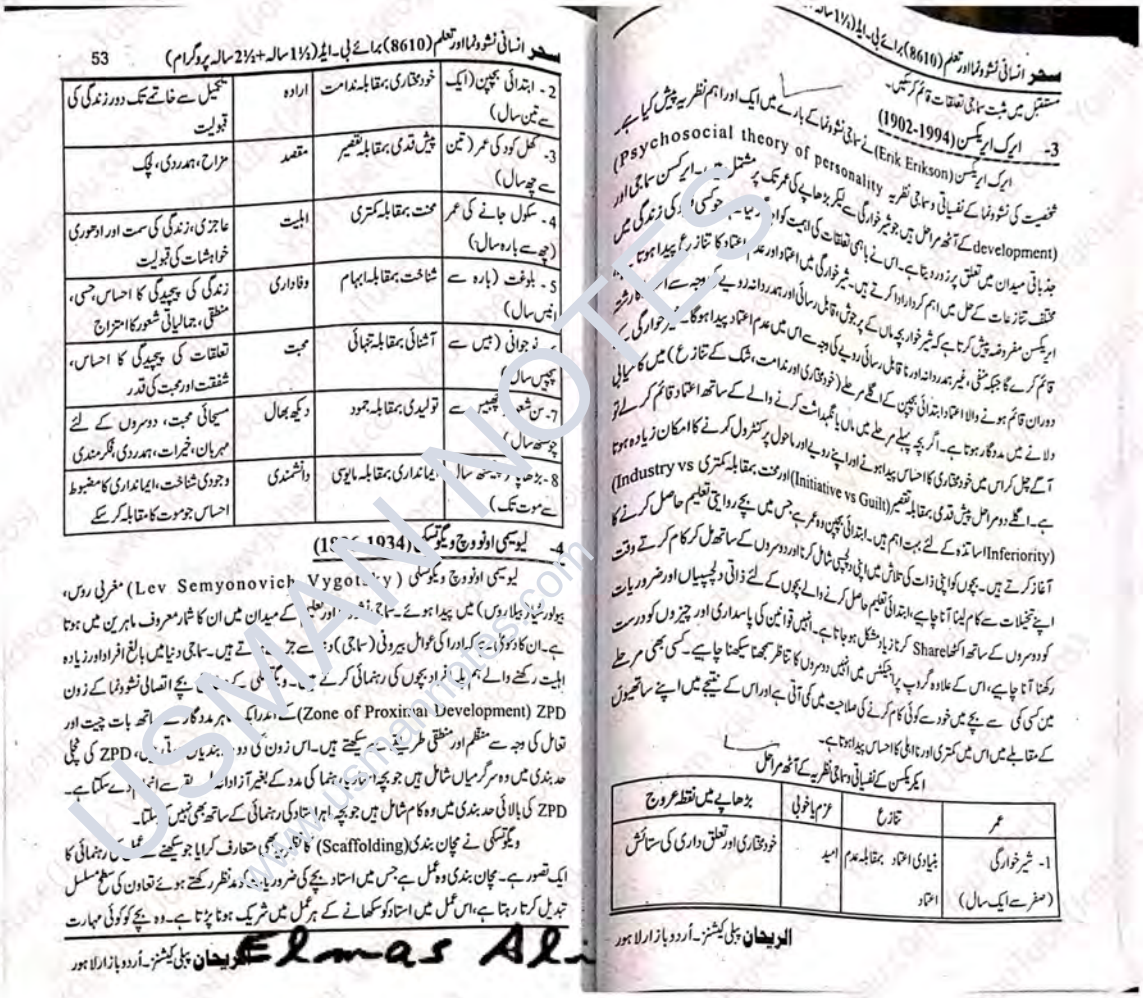
Source: http://quotesgram.c... Characteristics of Attachment

میری ایینزورتھ (1913-1999)

میری ڈنسورتھ سالٹر ایینزورتھ (Mary Dinsmore Salter Ainsworth) امریکی نفسیات دان اور بچوں کی نشوونما کی ماہر تھیں۔ وہ شیر خوار بچوں کی ماں کے ساتھ جذباتی وابستگی پر اپنے کام کی وجہ سے جانی جاتی ہیں۔ انہوں نے جان باؤل بائی کے ساتھ مل کر نظریہ جذباتی وابستگی پر [illegible] میری ایینزورتھ نے بچوں کی نشوونما میں جذباتی وابستگی کی پر [illegible] ان کی ہیر [illegible] وابستگی (Avoidant-insecurely Attached)، اجتنابی غیر محفوظ وابستگی (Securely Attached)، اضطرابی، مبہم وابستگی (Anxious-ambivalently Attached) اور غیر منظم/ بے سمت وابستگی (Disorganized-Dioriented Attached) شامل ہیں۔

ایینزورتھ کے مطابق وابستگی کا جو انداز بچے شیر خوارگی اور اجتماعی بچپن میں اختیار کرتے ہیں زندگی بھر قائم رہتا ہے، اس لئے والدین اور اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ وابستگی کے پہلو پر توجہ مرکوز کریں تاکہ بچے

Elmas Ali



2- ابتدائی بچپن (ایک سے تین سال)	خودمختاری بمقابلہ ندامت	ارادہ	تخیل سے خاتمے تک دور زندگی کی قبولیت
3- کھل کود کی عمر (تین سے چھ سال)	پیش قدمی بمقابلہ تقصیر	مقصد	مزاح، ہمدردی، لچک
4- سکول جانے کی عمر (چھ سے بارہ سال)	محنت بمقابلہ کمتری	اہلیت	عاجزی، زندگی کی سمت اور ادھوری خواہشات کی قبولیت
5- بلوغت (بارہ سے انیس سال)	شناخت بمقابلہ ابہام	وفاداری	زندگی کی پیچیدگی کا احساس، حسی، منطقی، جمالیاتی شعور کا امتزاج
[illegible] جوانی (بیس سے پچیس سال)	آشنائی بمقابلہ تنہائی	محبت	تعلقات کی پیچیدگی کا احساس، شفقت اور محبت کی قدر
7- سن شعور (پچیس سے چونسٹھ سال)	تولیدی بمقابلہ جمود	دیکھ بھال	مسیحائی محبت، دوسروں کے لئے مہربان، خیرات، ہمدردی، فکرمندی
8- بڑھاپہ (چونسٹھ سال سے موت تک)	ایمانداری بمقابلہ مایوسی	دانشمندی	وجودی شناخت، ایمانداری کا مضبوط احساس جو موت کا مقابلہ کر سکے

4- لیو سیمی اونووچ ویگوتسکی (1896-1934)

لیو سیمی اونووچ ویگوتسکی (Lev Semyonovich Vygotsky) مغربی روس، بیلورشیا (بیلاروس) میں پیدا ہوئے۔ سماج [illegible] اور تعلیم کے میدان میں ان کا شمار معروف ماہرین میں ہوتا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ادراک کی عوامل بیرونی (سماجی) دنیا سے جڑے ہوتے ہیں۔ سماجی دنیا میں بالغ افراد اور زیادہ اہلیت رکھنے والے ہم پلہ افراد بچوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ وہ [illegible] بچے اتصالی نشوونما کے زون (Zone of Proximal Development) ZPD کے اندر ایک [illegible] مددگار سے ساتھ بات چیت اور تعامل کی وجہ سے منظم اور منطقی طریقے سے سیکھتے ہیں۔ اس زون کی دو [illegible] ZPD کی نچلی حد بندی میں وہ سرگرمیاں شامل ہیں جو بچہ آزادانہ، بنا کسی مدد کے بغیر آزادانہ طور سے انجام دے سکتا ہے۔ ZPD کی بالائی حد بندی میں وہ کام شامل ہیں جو بچہ استاد کی رہنمائی کے ساتھ بھی نہیں کر سکتا۔

ویگوتسکی نے مچان بندی (Scaffolding) کا نظریہ بھی متعارف کرایا جو سیکھنے کے عمل کی رہنمائی کا ایک تصور ہے۔ مچان بندی وہ عمل ہے جس میں استاد بچے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تعاون کی سطح مسلسل تبدیل کرتا رہتا ہے، اس عمل میں استاد کو سکھانے کے ہر عمل میں شریک ہونا پڑتا ہے۔ وہ بچے کو کوئی مہارت

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

مستقبل میں مثبت سماجی تعلقات قائم کر سکیں۔

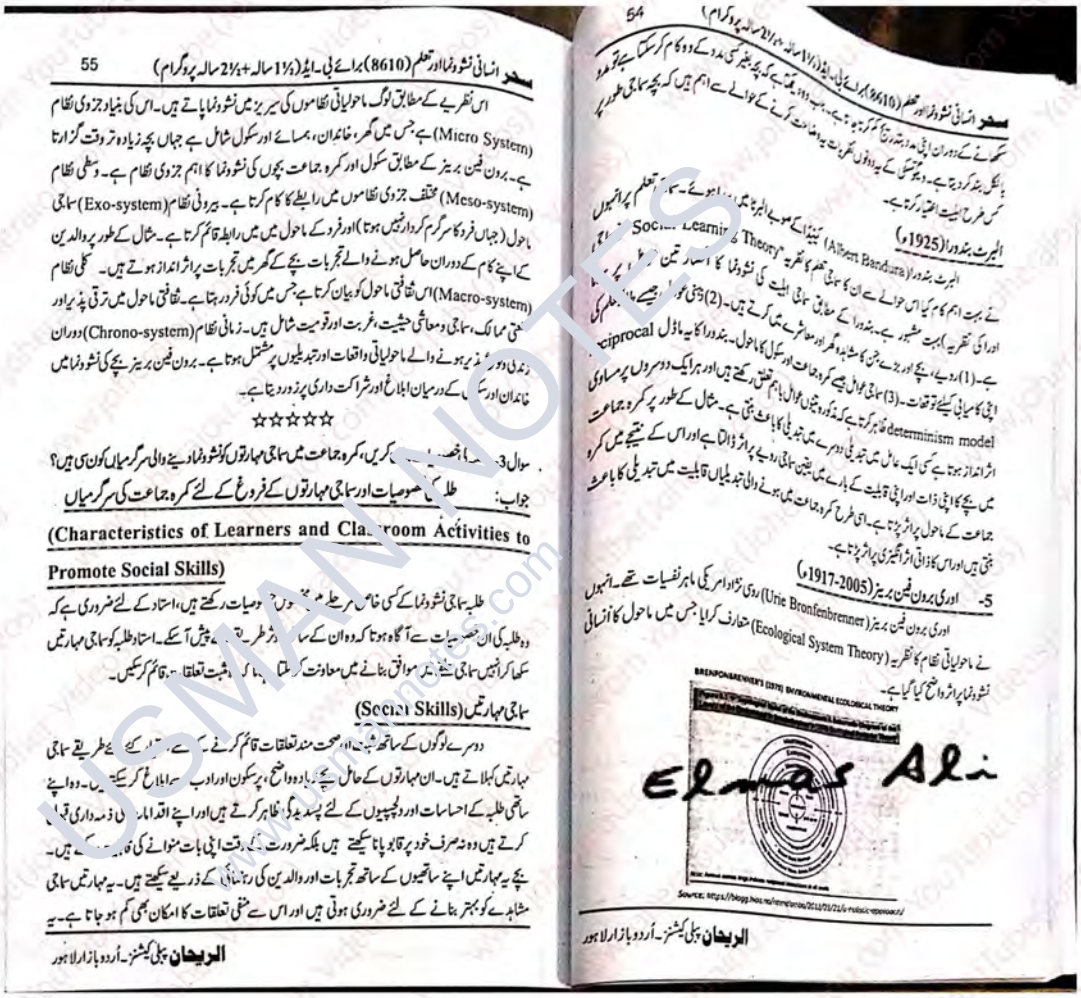
3- ایرک ایریکسن (1902-1994)

ایرک ایریکسن (Erik Erikson) نے سماجی نشوونما کے بارے میں ایک اور اہم نظریہ پیش کیا ہے۔ (Psychosocial theory of personality) ایریکسن سماجی اور شخصیت کی نشوونما کے نفسیاتی و سماجی نظریہ (development) کے آٹھ مراحل میں جو شیر خوارگی سے لیکر بڑھاپے کی عمر تک پر مشتمل ہے۔ ایریکسن کا کہنا ہے کہ کسی [illegible] کی زندگی میں جذباتی میدان میں تعلق پر زور دیتا ہے۔ اس نے باہمی تعلقات کی اہمیت کو [illegible] دیا۔ [illegible] اعتماد کا تنازع پیدا ہوتا ہے۔ مختلف تنازعات کے حل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ شیر خوارگی میں اعتماد اور عدم اعتماد [illegible] رشتہ ایریکسن مفروضہ پیش کرتا ہے کہ شیر خوار بچہ ماں کے پرجوش، قابل رسائی اور ہمدردانہ رویے کی وجہ سے [illegible] رحوارگی کے قائم کرے گا جبکہ منفی، غیر ہمدردانہ اور ناقابل رسائی رویے کی وجہ سے اس میں عدم اعتماد پیدا ہوگا۔ [illegible] دوران قائم ہونے والا اعتماد ابتدائی بچپن کے اگلے مرحلے (خودمختاری اور ندامت، شک کے تنازع) میں کامیابی دلانے میں مددگار ہوتا ہے۔ اگر بچہ پہلے مرحلے میں ماں یا مجددات کرنے والے کے ساتھ اعتماد قائم کر لے تو آگے چل کر اس میں خودمختاری کا احساس پیدا ہونے اور اپنے رویے اور ماحول پر کنٹرول کرنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اگلے دو مراحل پیش قدمی بمقابلہ تقصیر (Initiative vs Guilt) اور محنت بمقابلہ کمتری (Industry vs Inferiority) استعداد کے لئے بہت اہم ہیں۔ ابتدائی بچپن دو عمر ہے جس میں بچے روایتی تعلیم حاصل کرنے کا آغاز کرتے ہیں۔ بچوں کو اپنی ذات کی تلاش میں اپنی دلچسپی شامل کرنا اور دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرتے وقت اپنے تخیلات سے کام لینا آنا چاہیے، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کے لئے ذاتی دلچسپیاں اور ضروریات کو دوسروں کے ساتھ اکٹھا Share کرنا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ انہیں قوانین کی پاسداری اور چیزوں کو درست رکھنا آنا چاہیے، اس کے علاوہ گروپ پراجیکٹس میں انہیں دوسروں کا تناظر سمجھنا سیکھنا چاہیے۔ کسی بھی مرحلے میں کسی کمی سے بچے میں خود سے کوئی کام کرنے کی صلاحیت میں کمی آتی ہے اور اس کے نتیجے میں اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں اس میں کمتری اور نااہلی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

ایریکسن کے نفسیاتی و سماجی نظریہ کے آٹھ مراحل

عمر	تنازع	عزم یا خوبی	بڑھاپے میں نقطہ عروج
1- شیر خوارگی (صفر سے ایک سال)	بنیادی اعتماد بمقابلہ عدم اعتماد	امید	خودمختاری اور تعلق داری کی ستائش

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور



54 سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (۱½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

بلکل بند کر دیتا ہے۔ ویگوٹسکی کے یہ دونوں نظریات یہ اضافت کرنے کے حوالے سے اہم ہیں کہ بچہ سماجی طور پر سیکھنے کے دوران اپنی ہمدرد ترقی کو کس طرح سے بہتر بناتا ہے۔

البرٹ بندورا (1925ء)

البرٹ بندورا (Albert Bandura) نے اپنا "Social Learning Theory" نظریہ پیش کیا جو سوشل تعلم پر انہوں نے بہت اہم کام کیا اس حوالے سے ان کا سماجی تعلم کا نظریہ نشوونما کا اساسی تین [illegible] اور اسی نظریہ بہت مشہور ہے۔ بندورا کے مطابق سماجی تعلم میں تین عوامل جیسے ماڈل، علم کی ہے۔(1) روبے، بچے اور بڑے، جن کا مشاہدہ گھر اور معاشرے میں کرتے ہیں۔(2) ذہنی عوامل جیسے علم کی اپنی کامیابی کیلئے توقعات۔(3) سماجی عوامل جیسے کردار جات جن سے ہر ایک دوسروں پر مساوی اثر انداز ہوتا ہے کسی ایک عامل میں تبدیلی دوسرے میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔ مثال کے طور پر کمرہ جماعت میں بچے کا اپنی ذات اور اپنی قابلیت کے بارے میں یقین سماجی رویے پر اثر ڈالتا ہے اور اس کے نتیجے میں کمرہ جماعت کے ماحول پر اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح کردار جات میں ہونے والی تبدیلیاں قابلیت میں تبدیلی کا باعث بنتی ہیں اور اس کا ذاتی اثر انگیزی پر اثر پڑتا ہے۔

5- اوری برون فین بریز (Urie Bronfenbrenner) (1917-2005ء)

اوری برون فین بریز روسی نژاد امریکی ماہر نفسیات تھے۔ انہوں نے ماحولیاتی نظام کا نظریہ (Ecological System Theory) متعارف کرایا جس میں ماحول کا انسانی نشوونما پر اثر واضح کیا گیا ہے۔

Source: https://blogg.hac.se/emelieroos/2011/01/21/urie-bronfenbrenner/

اس نظریے کے مطابق لوگ ماحولیاتی نظاموں کی سیریز میں نشوونما پاتے ہیں۔ اس کی بنیاد جزوی نظام (Micro System) ہے جس میں گھر، خاندان، ہمسائے اور سکول شامل ہے جہاں بچہ زیادہ تر وقت گزارتا ہے۔ برون فین بریز کے مطابق سکول اور کمرہ جماعت بچوں کی نشوونما کا اہم جزوی نظام ہے۔ وسطی نظام (Meso-system) مختلف جزوی نظاموں میں رابطے کا کام کرتا ہے۔ بیرونی نظام (Exo-system) سماجی ماحول (جہاں فرد کا سرگرم کردار نہیں ہوتا) اور فرد کے ماحول میں رابطہ قائم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر والدین کے اپنے کام کے دوران حاصل ہونے والے تجربات بچے کے گھر میں تجربات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کلی نظام (Macro-system) اس ثقافتی ماحول کو بیان کرتا ہے جس میں کوئی فرد رہتا ہے۔ ثقافتی ماحول میں ترقی پذیر اور [illegible] ممالک، سماجی و معاشی حیثیت، غربت اور قومیت شامل ہیں۔ زمانی نظام (Chrono-system) دوران زندگی دوسرے نظام پر ہونے والے ماحولیاتی واقعات اور تبدیلیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ برون فین بریز بچے کی نشوونما میں خاندان اور [illegible] کے درمیان ابلاغ اور شراکت داری پر زور دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 3: [illegible] کریں، کمرہ جماعت میں سماجی مہارتوں کو نشوونما دینے والی سرگرمیاں کون سی ہیں؟

جواب: طلبہ کی خصوصیات اور سماجی مہارتوں کے فروغ کے لئے کمرہ جماعت کی سرگرمیاں

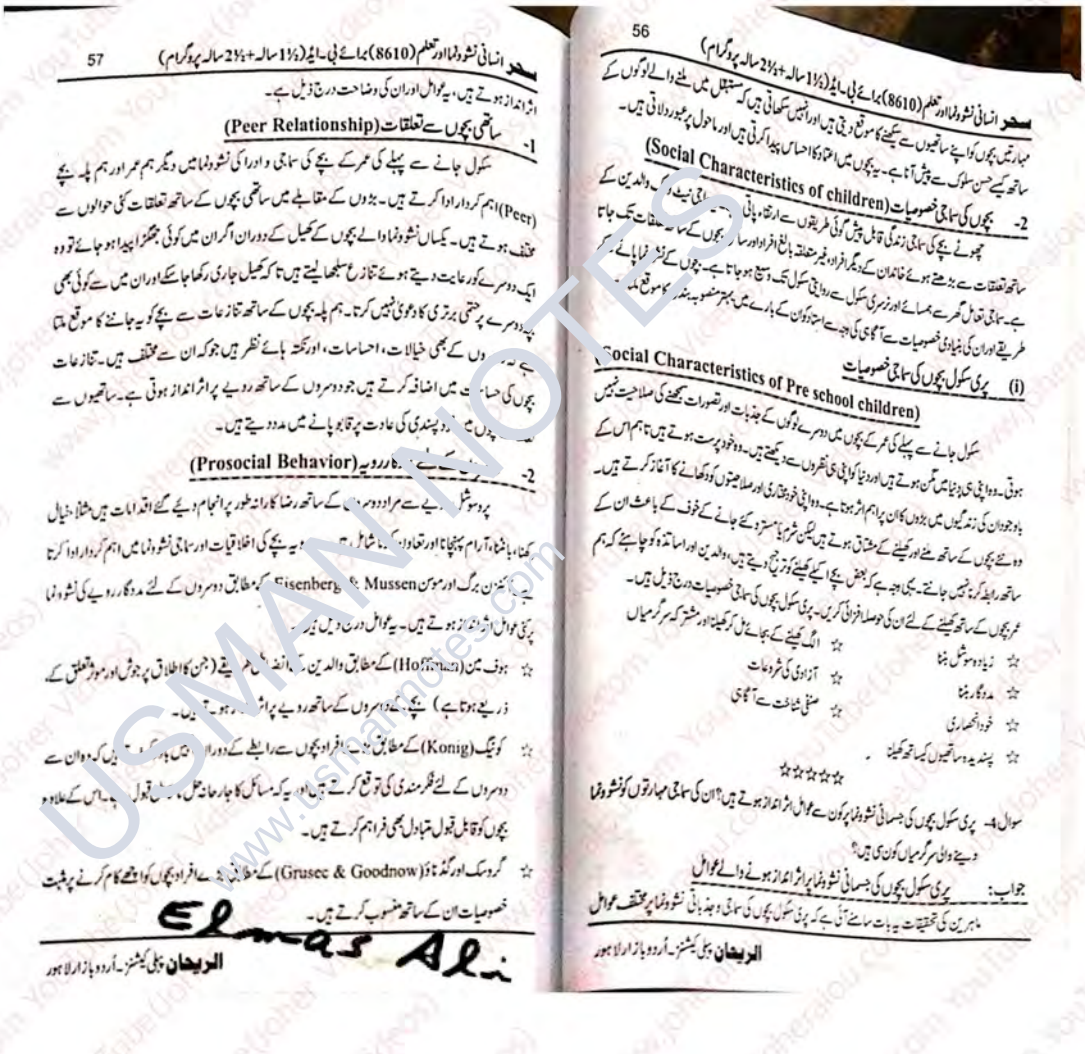
(Characteristics of Learners and Classroom Activities to Promote Social Skills)

طلبہ سماجی نشوونما کے کسی خاص مرحلے [illegible] خصوصیات رکھتے ہیں، استاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ طلبہ کی ان خصوصیات سے آگاہ ہو تاکہ وہ ان کے سا[illegible] طرز تدریس پیش آسکے۔ استاد طلبہ کو سماجی مہارتیں سکھا کر انہیں سماجی نشوونما موافق بنانے میں معاونت کر سکتا ہے [illegible] مثبت تعلقات قائم کر سکیں۔

سماجی مہارتیں (Social Skills)

دوسرے لوگوں کے ساتھ مثبت اور صحت مند تعلقات قائم کرنے کے لئے [illegible] کے طریقے سماجی مہارتیں کہلاتے ہیں۔ ان مہارتوں کے حامل بچے زیادہ واضح، پرسکون اور ادب سے ابلاغ کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھی طلبہ کے احساسات اور دلچسپیوں کے لئے پسندیدگی ظاہر کرتے ہیں اور اپنے اقدامات کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں وہ نہ صرف خود پر قابو پانا سیکھتے ہیں بلکہ ضرورت کے وقت اپنی بات منوانے کی [illegible] بھی سیکھتے ہیں۔ بچے یہ مہارتیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تجربات اور والدین کی رہنمائی کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ یہ مہارتیں سماجی مشاہدے کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہوتی ہیں اور اس سے منفی تعلقات کا امکان بھی کم ہو جاتا ہے۔ یہ

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



مہارتیں بچوں کو اپنے ساتھیوں سے سیکھنے کا موقع دیتی ہیں اور انہیں سکھاتی ہیں کہ ہسپتال میں ملنے والے لوگوں کے ساتھ کیسے حسن سلوک سے پیش آنا ہے۔ یہ بچوں میں اعتماد کا احساس پیدا کرتی ہیں اور ماحول پر عبور دلاتی ہیں۔

2- بچوں کی سماجی خصوصیات (Social Characteristics of children)

چھوٹے بچے کی سماجی زندگی قابل پیش گوئی طریقوں سے ارتقاء پاتی ہے۔ سماجی نیٹ ورک والدین کے ساتھ تعلقات سے بڑھتے ہوئے خاندان کے دیگر افراد غیر متعلقہ بالغ افراد اور سا[illegible] بچوں کے ساتھ تعلقات تک جاتا ہے۔ بچوں کے نیٹ ورک بڑھتے ہوئے سماجی تعامل گھر سے نرسری سکول سے روایتی سکول تک وسیع ہو

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

3- کھیل کود (Play)

پری سکول بچوں کا اپنے ساتھیوں سے زیادہ تر رابطہ کھیل کود کے دوران ہوتا ہے، وقت کے ساتھ ساتھ کھیل میں بچوں کی شمولیت بڑھتی جاتی ہے۔ ملڈرڈ پارٹن Mildred Parten نے کھیل کی چار اقسام Solitary pla کی نشاندہی کی ہے جو سماجی تعامل اور نفاست کی بڑھتی ہوئی سطح کو ظاہر کرتی ہ تنہا کھیل دوسرے سے غرض نہیں ہوتی یا کر رہے ہیں۔ سے مراد اکیلے یا کھلونوں سے کھیلنا ہے اس عمل میں اس سے اور اس متوازی کھیل Parallel Play میں بچے ایک ہی سرگرمی میں مگر الگ الگ مصروف ہوتے ہیں اور ان میں باہمی تعلق بہت کم ہوتا ہے۔ تلازمی کھیل Associative Play متوازی کھیل کی طرح ہے لیکن اس میں زیادہ تعامل ہوتا ہے، شیئرنگ، باری لینے اور یہ دلچسپی لینے کی شکل میں کہ دوسرے کیا کر رہے ہیں۔ باہمی کھیل Cooperative play اس وقت ہوتا ہے جب بچے کسی مشترکہ ہدف کے حصول کیلئے مل کر کھیلتے ہیں، جیسے کہ بڑے قلعہ کا ماڈل قلعہ تیار کرنے کے دوران ہر بچہ اس کا کوئی نہ کوئی حصہ بنانے میں مشغول ہوتا ہے۔ بچے جوں جوں بڑے ہوتے ہیں زیادہ مشکل کھیل کھیلنے میں مصروف ہو جاتے ہیں جن میں بچے منصوبہ بندی اور عملہ باہم میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔

کھیل اس حوالے سے بھی بچوں کے لئے اہم ہیں کہ یہ ان کی لسانی، ادراکی اور سماجی مہارتوں کی مشق کراتے ہیں اور ان کی شخصیت کی نشوونما میں حصہ ڈالتے ہیں۔ بچے کھیل کے دوران اپنا ذہن استعمال کرتے ہیں اور یہ اداکاری کرتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے شخص کی طرح ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے وہ مجرد سوچ کی جانب ایک قدم آگے بڑھاتے ہیں اور ٹھوس اشیاء پر توجہ مرکوز کرنے کی بجائے اپنے خیالات کو آزاد کرتے ہیں۔ تخلیقی سرگرمیوں کے لئے بھی کھیل نہایت اہم ہیں کیونکہ یہ بچے کو زیادہ لچکدار بناتے ہیں۔ ویگوٹسکی کے نظریات میں بھی کھیل اہم کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ یہ بچوں کو آزادانہ طریقے سے سوچ کے راستے تلاش کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ ویگوٹسکی کے مطابق کھیل کے دوران بچہ ہمیشہ اپنی اوسط عمر سے بڑا اور اپنے روزانہ کے رویے سے آگے ہوتا ہے۔

پری سکول بچوں کے کھیل پر مختلف عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیگر بچوں کے ساتھ باہم تعلق اس بات پر منحصر ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ کس طرح تعامل کرتے ہیں۔ تین سالہ بچہ جس کے والدین کے ساتھ گرم جوش تعلقات ہوں، کم محفوظ تعلقات رکھنے والے بچوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے سماجی

کھیل میں حصہ لے سکتا ہے اور ساتھیوں کے ساتھ تنازعات حل کر سکتا ہے۔ بچے اپنے جیسے اور ہم جنس بچوں کے ساتھ زیادہ بہتر کھیلتے ہیں۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق کھلونے اور کھیل کے مواقع فراہم کر کے ان کی سماجی مہارتوں کی بہتر نشوونما کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 5- پری سکول بچوں میں سماجی مہارتوں کو نشوونما دینے والی سرگرمیاں کون سی ہیں؟ سماجی تعلم کے فروغ کے آلات کی وضاحت کریں۔

جواب: پری سکول بچوں میں سماجی مہارتوں کو نشوونما دینے والی سرگرمیاں

پری سکول بچوں کا اپنے ساتھیوں سے زیادہ تر رابطہ کھیل کود کے دوران ہوتا ہے، وقت کے ساتھ ساتھ پری سکول بچوں میں سماجی مہارتوں کو فروغ دینے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں مذاکرات، سمجھوتہ اور ایک دوسرے سے تعاون کرنا سکھایا جائے۔ بچے جنہیں کھیل کے دوران مسلسل سماجی مسائل کا سامنا رہتا ہے کو تنازع کا حل سکھانے والا مددگار ہوتا ہے۔ پری سکول بچوں میں میل جول اور دوستی پروان چڑھانے کے لئے کمرہ جماعت میں کئی قسم کی سرگرمیاں کی جا سکتی ہیں ان میں کچھ درج ذیل ہیں۔

1- کھیل (Games)

☆ ایسے کھیل منتخب کریں جن میں بچوں کو جوڑوں یا چھوٹے گروپوں کی شکل میں حصہ لینا پڑے۔ بچوں کو اپنے ساتھی کے انتخاب کی اجازت دیں۔ کامیابی کا کام کرنے اور نئی دوستیوں کو فروغ دینے کے لئے بچوں کا انتخاب کیا جائے۔

☆ مثبت سماجی تعامل کو فروغ دیا جائے، اک بچہ اپنے ساتھی کی کمر پر انگلی سے سانپ کی تصویر بنائے اور اس سے پوچھے کہ اس نے کون سی انگلی استعمال کی ہے، پھر دوسرا بچہ اس کا جواب دینے کی کوشش کرے۔

2- ناموں کا گیت (Name Song)

اس کھیل میں بچے تفریحی انداز میں دوسرے بچوں کے نام سیکھتے ہیں۔ کسی بھی دھن پر گائے گئے گیت پر بچے باری باری ہاتھ ہلا کر اپنا نام پکارتے ہیں۔

3- کتابیں

بعض اوقات بچے کے لئے دوست بنانا کافی مشکل کام ہو سکتا ہے، بچوں کی بہت سی کتابیں دوستی اور

Elmas Ali

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

تعلقات کے فرق کو واضح کرتی ہیں، کہ کہیں پڑھتے وقت بچوں پر یہ فرق واضح کرنا چاہئے، اس ضمن میں اساتذہ رول ماڈل کا کردار ادا کر سکتے ہیں اور بچوں کو مختلف مثالوں سے سمجھا سکتے ہیں۔

سماجی تعلم کے فروغ کے آلات (Tools for Promoting Social Learning)

ہائی سکوپ اپروچ (High Scope Approach) متحرک اور شراکتی تعلم پر زور دیتی ہے۔ یہ طریقہ بڑوں کو وہ آلات فراہم کرتا ہے جن کی مدد سے وہ بچوں کو بڑوں اور ساتھیوں سے مضبوط مثبت تعلقات قائم کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ اساتذہ، کمرہ جماعت میں مثبت ماحول تخلیق کرنا سکھاتے ہیں جو سماجی تعلم کی بنیاد ہے۔ اس اپروچ کے ذریعے حاصل ہونے والی سماجی مہارتیں نہ صرف سکول میں بچوں کی مدد کرتی ہیں بلکہ ان کی آنے والی زندگی میں درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کی قابلیت بھی پیدا کرتی ہیں۔

1- مشفقانہ سماجی ماحول (Nurturing Social Environment)

پری سکول عمر میں گرمجوش اور مشفقانہ ماحول قائم کرنے سے نہ صرف بچوں کو پراعتماد تعلقات قائم کرنے میں مدد ملتی ہے بلکہ تمام شعبوں میں تعلم کو فروغ ملتا ہے۔ کمرہ جماعت کی مثبت اور معاون فضا میں بچے محفوظ اور سیکھنے پر مائل رہتے ہیں۔ سماجی تعلم کے شعبے میں بچوں میں مایوسی یا فرسٹریشن سے نمٹنے اور سماجی تنازعات حل کرنے میں بھی استاد کا اہم کردار ہوتا ہے۔

2- تنازعات حل کرنے کے اقدامات (Conflict Resolution Steps)

☆ بچوں کو پرسکون انداز میں نقصان پہنچانے والے اقدامات سے روکیں، جھگڑے کے دوران بچوں کے درمیان آجائیں، نرم آواز اور مشفقانہ لہجہ استعمال کریں، کسی کی حمایت کے بجائے غیر جانبدار رہیں۔

☆ سادہ الفاظ میں بچوں کے احساسات کا اعتراف کریں اور انہیں یہ بتائیں کہ آپ وجہ تنازع بننے والی شے کو اپنے قبضے میں لے لیں گے۔

☆ معلومات اکٹھی کریں اور پوچھیں مسئلہ کیا ہے؟ کیوں کا سوال نہ کریں کیونکہ بچے مسئلے پر توجہ مرکوز کئے ہوتے ہیں اس کے پیچھے وجہ کو وہ نہیں سمجھتے۔

☆ مسئلے کو دوبارہ بیان کریں، اس ضمن میں بچوں کے ذخیرہ الفاظ کو استعمال کریں اور اگر ضرورت ہو تو سخت اور فیصلہ کن الفاظ جیسے "بے وقوف" کہنے کی بجائے متبادل اور نرم الفاظ استعمال کریں۔

☆ بچوں سے ہی مسئلے کا حل پوچھیں اور ان میں سے کسی ایک حل کا انتخاب کریں، حل تلاش کرنے کے لئے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں اگر وہ ناکام رہیں تو خود کوئی حل پیش کریں۔

☆ مسئلے کے حل کے بعد بھی تعاون جاری رکھیں اور اس ضمن میں بچوں کی کامیابی کا اعتراف کریں، قریب ٹھہرے رہیں تاکہ اگر کوئی بچہ مسئلے کے حل سے خوش نہیں تو یہ عمل دہرایا جا سکے۔

☆ مسائل کے حل میں بچوں کے خیالات کا احترام کیا جانا چاہئے خواہ بڑوں کو وہ حل مناسب نہ لگے۔ اہم بات یہ ہے کہ بچے کسی حل پر متفق ہوئے ہیں اور انہوں نے خود کو مسئلہ حل کرنے والے کے طور پر منوایا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال: کنڈرگارٹن، پرائمری اور ایلیمنٹری سکول کے بچوں کی سماجی خصوصیات کون سی ہیں؟ ان کی سماجی نشوونما فروغ دینے والی سرگرمیاں بیان کریں۔

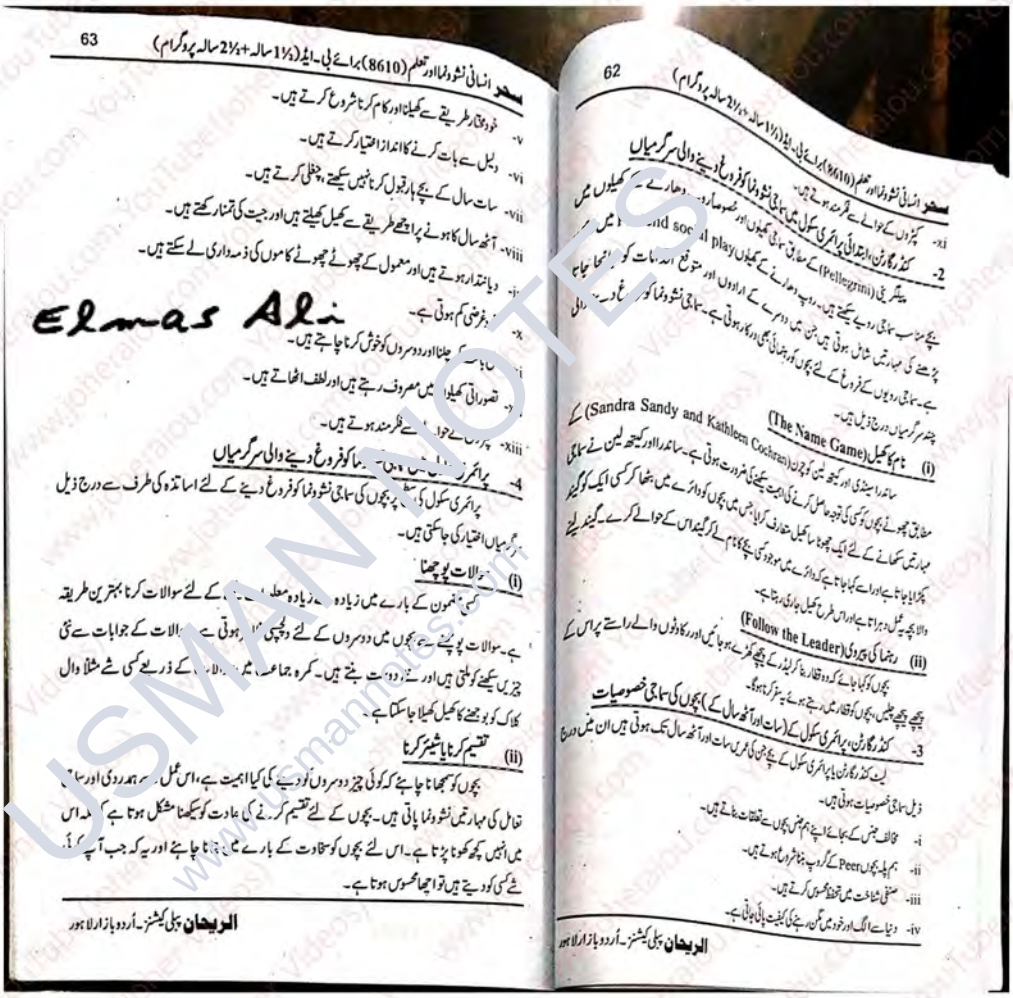
جواب: 1- کنڈرگارٹن، ابتدائی پرائمری سکول کے (پانچ اور چھ سال کے) بچوں کی سماجی خصوصیات

کنڈرگارٹن ابتدائی پرائمری سکول کے بچے جن کی عمریں پانچ اور چھ سال تک ہوتی ہیں کی سماجی خصوصیات درج ذیل بیان کی گئیں ہیں۔

Elmas Ali

i- بہت زیادہ گھلنے ملنے والے ہوتے ہیں۔
ii- خود پر زیادہ انحصار کرتے ہیں۔
iii- اہداف کے حصول میں ثابت قدم رہتے ہیں منصوبہ بندی اس پر عملدرآمد کر سکتے ہیں۔
iv- اکثر دو، تین دوستوں کے ساتھ کھیلتے ہیں خواہ وقت کے ساتھ ہر پلے گروپ تبدیل کرتے ہیں۔
v- دوسروں کے ساتھ مقابلہ اختیار کرنا شروع کرتے ہیں۔
vi- چھ سال کا ہونے پر اپنی بات زور سے کر منواتے ہیں، اکثر صورتحال میں غالب ہوتے ہیں
vii- اول رہنے کی خواہش ہوتی ہے اور ناکامی مشکل سے برداشت کرتے ہیں۔
viii- چیزیں اپنے قابو میں رکھنا چاہتے ہیں اور شیخی بگھارتے ہیں۔
ix- محبت کی خواہش رکھتے ہیں، والدین کے ساتھ اکثر کا رشتہ قربت اور پیار کا ہوتا ہے۔
x- صنفی کردار زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



62 سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام)

انسانی نشوونما کو فروغ دینے والی سرگرمیاں

-xi کھیلوں کے حوالے سے گفتگو ہوتے ہیں۔

-2 کنڈرگارٹن اور پرائمری سکول میں سماجی نشوونما کھیلوں اور خصوصاً رو... دھارے سے کھیلوں میں ... nd social play (Pellegrini) کے مطابق سماجی کھیلوں میں ... میں ... بچے مناسب سماجی رویے سیکھتے ہیں۔ روپ دھارنے کے ارادوں اور متوقع اقدامات کو ... سمجھا جاتا ہے۔ پڑھنے کی مہارتیں شامل ہوتی ہیں جن میں دوسرے کے ... ہے۔ سماجی رویوں کے فروغ کے لئے بچوں کو ... بھی ضرورت ہوتی ہے۔ سماجی نشوونما کو ... فروغ دینے والی چند سرگرمیاں درج ذیل ہیں۔

(i) نام کا کھیل (The Name Game)

ساندرا سینڈی اور کیتھ لین کوچران (Sandra Sandy and Kathleen Cochran) کے مطابق چھوٹے بچوں کو کسی کی توجہ حاصل کرنے کی اہمیت سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ساندرا اور کیتھ لین نے سماجی مہارتیں سکھانے کے لئے ایک چھوٹا سا کھیل متعارف کرایا جس میں بچوں کو دائرے میں بٹھا کر کسی ایک کو گیند پکڑایا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ دائرے میں موجود کسی بچے کا نام لے کر گیند اس کے حوالے کرے۔ گیند لینے والا بچہ یہ عمل دہراتا ہے اور اس طرح کھیل جاری رہتا ہے۔

(ii) رہنما کی پیروی (Follow the Leader)

بچوں کو کہا جائے کہ وہ قطار بنا کر لیڈر کے پیچھے کھڑے ہو جائیں اور کاغذوں والے راستے پر اس کے پیچھے پیچھے چلیں۔ بچوں کو قطار میں رہتے ہوئے یہ سیکھنا ہوگا۔

بچوں کی سماجی خصوصیات

-3 کنڈرگارٹن، پرائمری سکول کے (سات اور آٹھ سال کے) بچوں کی عمریں سات اور آٹھ سال تک ہوتی ہیں ان میں درج ذیل سماجی خصوصیات ہوتی ہیں۔

-i مخالف جنس کے بجائے اپنے ہم جنس بچوں سے تعلقات بناتے ہیں۔

-ii ہم پلہ بچوں Peer کے گروپ بنانا شروع ہوتے ہیں۔

-iii صنفی شناخت میں تحفظ محسوس کرتے ہیں۔

-iv دنیا سے الگ اور خود میں گم رہنے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

63 سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام)

-v خود مختار طریقے سے کھیلنا اور کام کرنا شروع کرتے ہیں۔

-vi دلیل سے بات کرنے کا انداز اختیار کرتے ہیں۔

-vii سات سال کے بچے ہار قبول کرنا نہیں سیکھتے، جذباتی کرتے ہیں۔

-viii آٹھ سال کا ہونے پر اچھے طریقے سے کھیل کھیلتے ہیں اور جیت کی تمنا رکھتے ہیں۔

-ix ذمہ دار ہوتے ہیں اور معمول کے چھوٹے چھوٹے کاموں کی ذمہ داری لے سکتے ہیں۔

Elmas Ali

-x ... غرض کم ہوتی ہے۔

-i ... چاہتے اور دوسروں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔

-ii ... تصوراتی کھیلوں میں مصروف رہتے ہیں اور لطف اٹھاتے ہیں۔

-xiii ... سے فکرمند ہوتے ہیں۔

-4 پرائمری سکول کے بچوں کو سماجی نشوونما کو فروغ دینے والی سرگرمیاں

پرائمری سکول کے بچوں کی سماجی نشوونما کو فروغ دینے کے لئے اساتذہ کی طرف سے درج ذیل سرگرمیاں اختیار کی جا سکتی ہیں۔

(i) سوالات پوچھنا

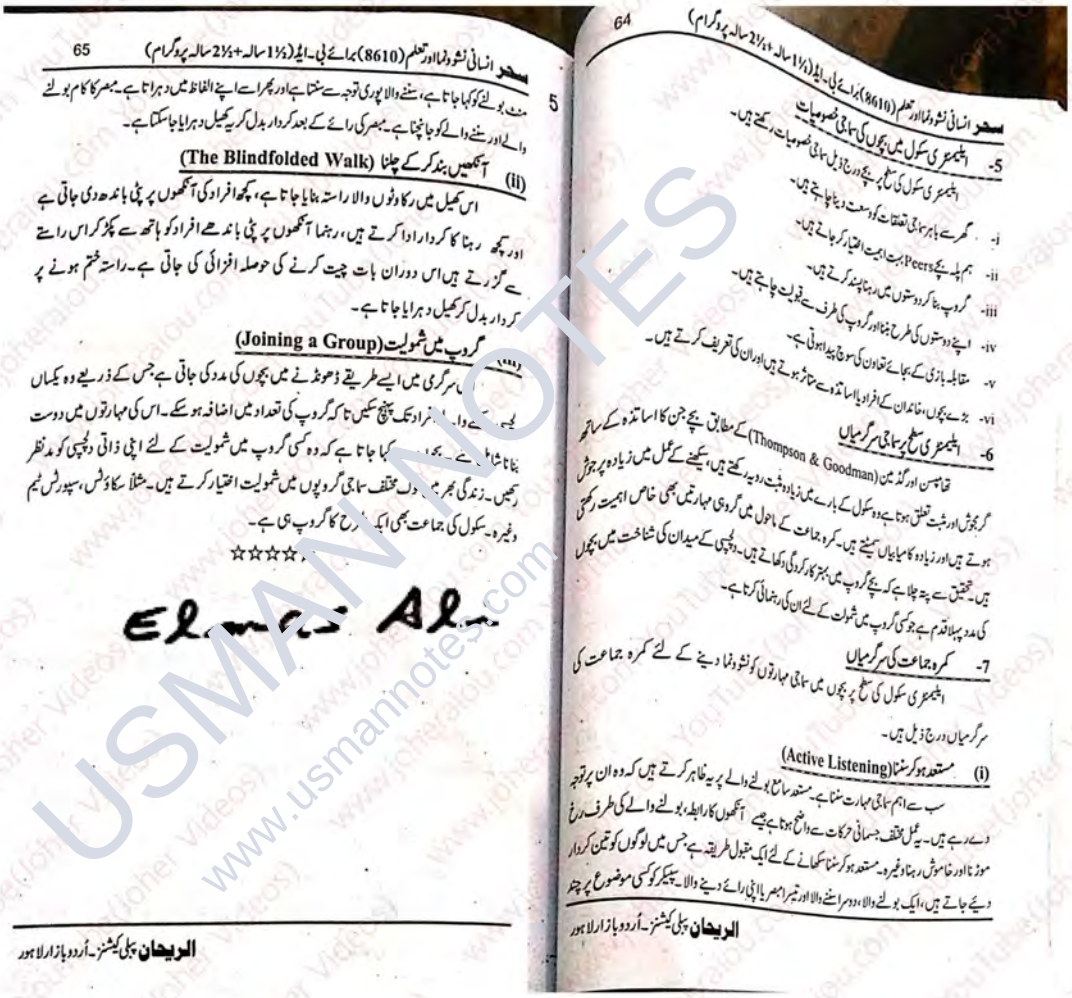
کسی مضمون کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات کے لئے سوالات کرنا بہترین طریقہ ہے۔ سوالات پوچھنے سے بچوں میں دوسروں کے لئے دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ سوالات کے جوابات سے نئی چیزیں سیکھنے کو ملتی ہیں اور نئے دوست بنتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں ... کے ذریعے کسی شے مثلاً دال کاک کو بوجھنے کا کھیل کھیلا جا سکتا ہے۔

(ii) تقسیم کرنا یا شیئر کرنا

بچوں کو سمجھانا چاہئے کہ کوئی چیز دوسروں کو دینے کی کیا اہمیت ہے، اس عمل سے ہمدردی اور سماجی تعامل کی مہارتیں نشوونما پاتی ہیں۔ بچوں کے لئے تقسیم کرنے کی عادت کو سیکھنا مشکل ہوتا ہے کہ اس میں انہیں کچھ کھونا پڑتا ہے۔ اس لئے بچوں کو سخاوت کے بارے میں بتانا چاہئے اور یہ کہ جب آپ کسی شے کسی کو دیتے ہیں تو اچھا محسوس ہوتا ہے۔

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES www.usmannotes.com



5- ایلیمنٹری سکول میں بچوں کی سماجی خصوصیات

ایلیمنٹری سکول کی سطح پر بچے درج ذیل سماجی خصوصیات رکھتے ہیں۔

i- گھر سے باہر سماجی تعلقات کو وسعت دینا چاہتے ہیں۔

ii- ہم جولی بچے Peers بہت اہمیت اختیار کر جاتے ہیں۔

iii- گروپ بنا کر دوستوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔

iv- اپنے دوستوں کی طرح بننا اور گروپ کی طرف سے قبول چاہتے ہیں۔

v- مقابلہ بازی کے بجائے تعاون کی سوچ پیدا ہوتی ہے۔

vi- بڑے بچوں، خاندان کے افراد یا اساتذہ سے متاثر ہوتے ہیں اور ان کی تعریف کرتے ہیں۔

6- ایلیمنٹری سطح پر سماجی سرگرمیاں

تھامپسن اور گڈ مین (Thompson & Goodman) کے مطابق بچے جن کا اساتذہ کے ساتھ گرمجوش اور مثبت تعلق ہوتا ہے وہ سکول کے بارے میں زیادہ مثبت رویہ رکھتے ہیں، سیکھنے کے عمل میں زیادہ پرجوش ہوتے ہیں اور زیادہ کامیابیاں سمیٹتے ہیں۔ کمرہ جماعت کے ماحول میں گروہی مہارتیں بھی خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ بچے گروپ میں بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔ دلچسپی کے میدان کی شناخت میں بچوں کی مدد پہلا قدم ہے جو کسی گروپ میں شمولیت کے لئے ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

7- کمرہ جماعت کی سرگرمیاں

ایلیمنٹری سکول کی سطح پر بچوں میں سماجی مہارتوں کو نشوونما دینے کے لئے کمرہ جماعت کی سرگرمیاں درج ذیل ہیں۔

(i) مستعد ہو کر سننا (Active Listening)

سب سے اہم سماجی مہارت سننا ہے۔ مستعد سامع بولنے والے پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ان پر توجہ دے رہے ہیں۔ یہ عمل مختلف جسمانی حرکات سے واضح ہوتا ہے جیسے آنکھوں کا رابطہ، بولنے والے کی طرف رخ موڑنا اور خاموش رہنا وغیرہ۔ مستعد ہو کر سننا سکھانے کے لئے ایک مقبول طریقہ ہے جس میں لوگوں کو تین کردار دیئے جاتے ہیں، ایک بولنے والا، دوسرا سننے والا اور تیسرا مبصر یا اپنی رائے دینے والا۔ سپیکر کو کسی موضوع پر چند

منٹ بولنے کو کہا جاتا ہے، سننے والا پوری توجہ سے سنتا ہے اور پھر اسے اپنے الفاظ میں دہراتا ہے۔ مبصر کا کام بولنے والے اور سننے والے کو جانچنا ہے۔ مبصر کی رائے کے بعد کردار بدل کر یہ کھیل دہرایا جا سکتا ہے۔

(ii) آنکھیں بند کر کے چلنا (The Blindfolded Walk)

اس کھیل میں رکاوٹوں والا راستہ بنایا جاتا ہے، کچھ افراد کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی جاتی ہے اور کچھ رہنما کا کردار ادا کرتے ہیں، رہنما آنکھوں پر پٹی باندھے افراد کو ہاتھ سے پکڑ کر اس راستے سے گزرتے ہیں اس دوران بات چیت کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ راستہ ختم ہونے پر کردار بدل کر کھیل دہرایا جاتا ہے۔

گروپ میں شمولیت (Joining a Group)

سرگرمی میں ایسے طریقے ڈھونڈنے میں بچوں کی مدد کی جاتی ہے جس کے ذریعے وہ یکساں [illegible] افراد تک پہنچ سکیں تا کہ گروپ کی تعداد میں اضافہ ہو سکے۔ اس کی مہارتوں میں دوست بنانا شامل ہے۔ [illegible] کیا جاتا ہے کہ وہ کسی گروپ میں شمولیت کے لئے اپنی ذاتی دلچسپی کو مدنظر رکھیں۔ زندگی بھر [illegible] مختلف سماجی گروپوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً سکاؤٹس، سپورٹس ٹیم وغیرہ۔ سکول کی جماعت بھی ایک [illegible] گروپ ہی ہے۔

☆☆☆☆

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

جذبات کے اظہار اور انہیں قابو میں رکھنے، ماحول کو جاننے اور اس میں کام کرنے کی صلاحیتیں شامل ہیں۔ ایسے بچے جن میں سماجی و جذباتی مہارتیں اچھی طرح نشوونما پائی ہوتی ہیں وہ اپنے خیالات اور جذبات کا بہتر اظہار کر سکتے ہیں، دوسروں کے لئے ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں، مایوسی اور ناپسندیدگی کے احساسات کو قابو کر سکتے ہیں، خود اعتمادی محسوس کرتے ہیں، زیادہ آسانی کے ساتھ دوست بنا سکتے ہیں اور سکول میں کامیابیاں حاصل کرتے ہیں۔

2- جذباتی نشوونما کی اہمیت (Importance of Emotional Development)

سماجی و جذباتی نشوونما اس چیز کے لئے بنیاد فراہم کرتی ہے کہ ہم اپنے اور دوسروں کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں؟ یہ بنیاد بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی پڑ جاتی ہے اور زندگی بھر نشوونما پاتی رہتی ہے۔ بچے کے [illegible] ساتھ تعلقات کی نوعیت، مثبت ابتدائی نگہداشت اور تعلقات اس کی سماجی و جذباتی اور ذہنی نشوونما پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ بچے کی ماں یا نگہداشت کرنے والے کے ساتھ وابستگی ایک خوبصورت رشتہ ہے جو [illegible] کے عرصے میں نشوونما پاتا ہے۔ یہ تعلقات بچے کی ماں کے ساتھ جسمانی اور جذباتی قربت اور ماں کے جوابی ردعمل سے جنم لیتے ہیں۔ یہ تعلقات بچے کے اپنے اور اس دنیا کے بارے میں محسوسات اور توقعات پر دیرپا اثرات مرتب کرتے ہیں۔ روزانہ درپیش مختلف جذبات پر بچوں کا ردعمل ان کی پسندیدگی، رویے اور زندگی سے لطف اندوز ہونے کے عمل پر بہت [illegible] اثر ڈالتا ہے۔

یہ جاننا کہ جذبات [illegible] ہوتے ہیں، اپنے اور دوسروں کے احساسات کی شناخت اور ان جذبات کو قابو کرنے کے لئے موثر طریقے وضع کرنا [illegible] نشوونما کے افعال ہیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بچوں کو مختلف [illegible] واقع اور حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے ان کی جذباتی زندگی زیادہ پیچیدہ ہو جاتی ہے۔ مختلف جذبات کو قابو میں کرنے کے لئے مہارتوں کی [illegible] نشوونما [illegible] جذباتی صحت کے لئے بہت اہم ہوتا ہے۔

والدین اور خاندان کے افراد بچے کی جذباتی نشوونما میں [illegible] کردار ادا کرتے ہیں، وہ بچوں کے جذبات کا موثر طریقے سے جواب دیتے ہیں اور انہیں مناسب وجوہات سمجھاتے ہیں کہ جذبات کو کیسے قابو کریں۔ اسی طرح اساتذہ بچوں کی جذباتی نشوونما کے لئے کافی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 2- جذباتی نشوونما کے کون کون سے پہلو ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: جذباتی نشوونما کے پہلو (Aspects of Emotional Development)

جذباتی نشوونما کے چند بنیادی پہلو ہیں۔ ان میں مشتقات، ماحول، جذبات کا علم اور قواعد، سماجی فہم،

باب 5

جذباتی نشوونما
Emotional Development

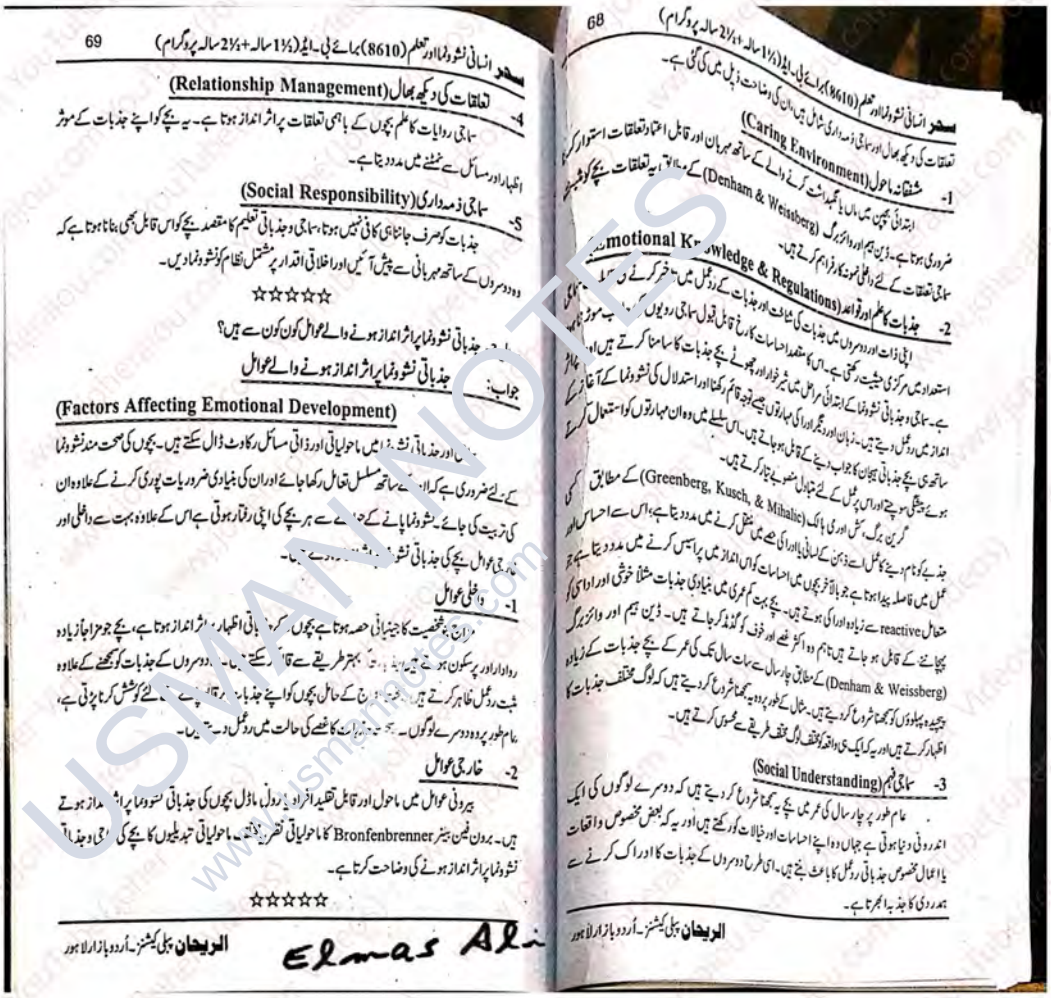
سوال 1- جذباتی نشوونما سے کیا مراد ہے؟ اس کی اہمیت بیان کریں۔
(Emotional Development)

جواب: 1- جذباتی نشوونما

جذباتی نشوونما چونکہ سماجی ماحول میں جنم لیتی ہے اس لئے جذباتی اور سماجی نشوونما کو الگ الگ نہیں کیا جا سکتا۔ نشوونما کے یہ دونوں پہلو نشوونما کے دیگر افعال پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ صحت مند سماجی و جذباتی نشوونما بچوں کی صحت مند ادراکی نشوونما سے قریبی تعلق رکھتی ہے اور مستقبل میں تعلیمی، سماجی اور جذباتی کامیابیوں کے لئے بنیاد فراہم کرتی ہے۔

جذباتی نشوونما بچے کے تجربات، سمجھ بوجھ، اظہار اور جذبات کے نظام کی شروعات ہے۔ اس میں یہ امر بھی شامل ہے کہ جذبات سے متعلق افعال کیسے نشوونما پاتے ہیں اور اس میں کیسے تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟ بچے یہ کیسے جاننا شروع کرتے ہیں کہ وہ کون ہیں، وہ کیا محسوس کرتے ہیں اور وہ دوسروں سے کیا کچھ حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہیں؟ یہ تصورات سماجی و جذباتی نشوونما کی اساس ہیں اور بچے کی خود اعتمادی، ہمدردی، طویل المدت دوستی بنانے اور اپنے اردگرد افراد کی قدر اور ضرورت جاننے کے عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سماجی و جذباتی نشوونما، نشوونما کے دیگر تمام پہلوؤں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے، مثلاً ادراکی، حرکی اور لسانی نشوونما اس امر سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے کہ بچہ اپنے بارے میں کیا محسوس کرتا ہے اور اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کیسے کرتا ہے۔

ماہرین ابتدائی بچپن میں صحت مند سماجی و جذباتی نشوونما کو ذہنی صحت کیلئے ضروری بھی قرار دیتے ہیں۔ صحت مند سماجی و جذباتی نشوونما میں پائیدار اور مثبت تعلقات بنانے اور قائم رکھنے، تجربات کرنے،



سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 68

تعلقات کی دیکھ بھال اور سماجی ذمہ داری شامل ہیں ان کی وضاحت ذیل میں کی گئی ہے۔

1- مشفقانہ ماحول (Caring Environment)

ابتدائی بچپن میں ماں یا نگہداشت کرنے والے کے ساتھ مہربان اور قابل اعتماد تعلقات استوار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ڈینہم اور وائزبرگ (Denham & Weissberg) کے مطابق یہ تعلقات بچے کو سماجی تعلقات کے لئے داخلی نمونہ کار فراہم کرتے ہیں۔

2- جذبات کا علم اور قواعد (Emotional Knowledge & Regulations)

اپنی ذات اور دوسروں میں جذبات کی شناخت اور جذبات کے ردعمل میں [illegible] سماجی رویوں [illegible] موثر ہونا استعداد میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا متعدد احساسات کا رخ قابل قبول سماجی رویوں [illegible] بہت موثر ہوتا ہے۔ سماجی و جذباتی نشوونما کے ابتدائی مراحل میں شیر خوار اور چھوٹے بچے جذبات کا سامنا کرتے ہیں اور [illegible] انداز میں ردعمل دیتے ہیں۔ زبان اور لینگویج اور اکی مہارتوں جیسے توجہ قائم رکھنا اور استدلال کی نشوونما کے آغاز کے ساتھ ہی بچے جذباتی ہیجان کا جواب دینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ ان مہارتوں کو استعمال کرنے ہوئے مشکل ہوتے اور اس پر عمل کے لئے متبادل منصوبے تیار کرتے ہیں۔

گرین برگ، کشن اور ہالک (Greenberg, Kusch, & Mihalic) کے مطابق کسی جذبے کو ہم ہونے کا عمل اسے ذہن کے لسانی یا اور اکی لیے میں منتقل کرنے میں مدد دیتا ہے، اس سے احساس اور عمل میں فاصلہ پیدا ہوتا ہے جو بالآخر بچوں میں احساسات کو اس انداز میں پراسیس کرنے میں مدد دیتا ہے جو متعامل reactive سے زیادہ اور اکی ہوتے ہیں۔ بچے بہت کم عمری میں بنیادی جذبات مثلاً خوشی اور اداسی کو پہچاننے کے قابل ہو جاتے ہیں تاہم وہ اکثر غصے اور خوف کو گڈمڈ کر جاتے ہیں۔ ڈینہم اور وائزبرگ (Denham & Weissberg) کے مطابق چار سال سے سات سال تک کی عمر کے بچے جذبات کے زیادہ پیچیدہ پہلوؤں کو سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ یہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں کہ لوگ مختلف جذبات کا اظہار کرتے ہیں اور یہ کہ ایک ہی واقعہ کو مختلف لوگ مختلف طریقے سے محسوس کرتے ہیں۔

3- سماجی فہم (Social Understanding)

عام طور پر چار سال کی عمر میں بچے یہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کی ایک اندرونی دنیا ہوتی ہے جہاں وہ اپنے احساسات اور خیالات کو رکھتے ہیں اور یہ کہ بعض مخصوص واقعات یا اعمال مخصوص جذباتی ردعمل کا باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح دوسروں کے جذبات کا ادراک کرنے سے [illegible] بھی جذبہ ابھرتا ہے۔

سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 69

تعلقات کی دیکھ بھال (Relationship Management)-4

سماجی روایات کا علم بچوں کے باہمی تعلقات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ بچے کو اپنے جذبات کے موثر اظہار اور مسائل سے نمٹنے میں مدد دیتا ہے۔

سماجی ذمہ داری (Social Responsibility)-5

جذبات کو صرف جاننا ہی کافی نہیں ہوتا، سماجی و جذباتی تعلیم کا مقصد بچے کو اس قابل بھی بنانا ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں اور اخلاقی اقدار پر مشتمل نظام کو نشوونما دیں۔

☆☆☆☆☆

جذباتی نشوونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل کون کون سے ہیں؟

جذباتی نشوونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل

جواب:

(Factors Affecting Emotional Development)

[illegible] اور جذباتی [illegible] میں ماحولیاتی اور ذاتی مسائل رکاوٹ ڈال سکتے ہیں۔ بچوں کی صحت مند نشوونما کے لیے ضروری ہے کہ ان کے ساتھ مسلسل تعامل رکھا جائے اور ان کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ ان کی تربیت کی جائے۔ نشوونما پانے کے حوالے سے ہر بچے کی اپنی رفتار ہوتی ہے اس کے علاوہ بہت سے داخلی اور [illegible] عوامل بچے کی جذباتی نشو[illegible]

1- داخلی عوامل

[illegible] بچے کی شخصیت کا جینیاتی حصہ ہوتا ہے بچوں [illegible] جذباتی اظہار پر اثر انداز ہوتا ہے، بچے جو مزاجاً زیادہ روادار اور پرسکون ہوتے ہیں [illegible] بہتر طریقے سے تعامل کر سکتے ہیں۔ دوسروں کے جذبات کو سمجھنے کے علاوہ مثبت ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ [illegible] کے حامل بچوں کو اپنے جذبات پر [illegible] کے لئے کوشش کرنا پڑتی ہے، عام طور پر وہ دوسرے لوگوں [illegible] جذبات کا غصے کی حالت میں ردعمل دیتے ہیں۔

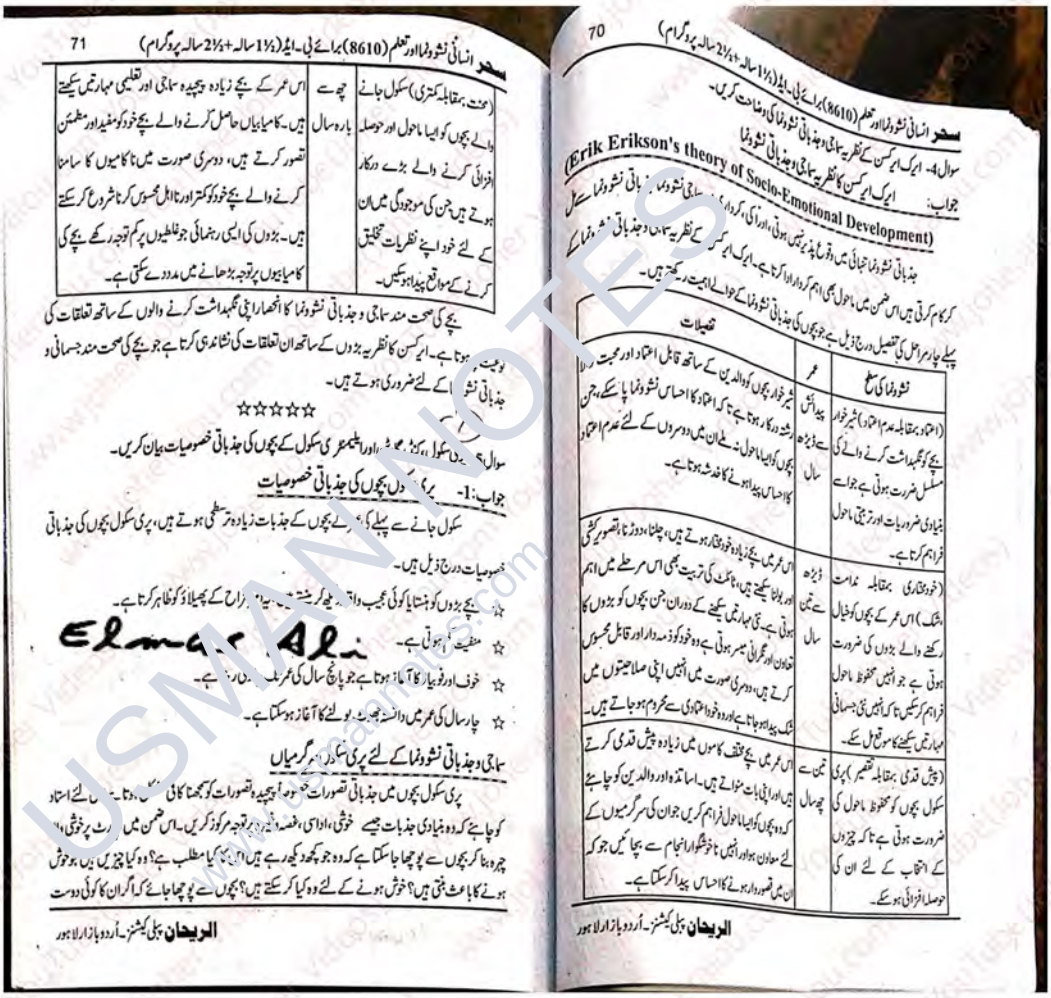
2- خارجی عوامل

بیرونی عوامل میں ماحول اور قابل تقلید افراد کا رول ماڈل بچوں کی جذباتی نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ برون فین برینر Bronfenbrenner کا ماحولیاتی نظریہ [illegible] ماحولیاتی تبدیلیوں کا بچے کی سماجی و جذباتی نشوونما پر اثر انداز ہونے کی وضاحت کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Elmas Ali

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



70 سنجر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

سوال 4۔ ایرک ایرکسن کے نظریہ سماجی و جذباتی نشوونما کی وضاحت کریں۔

جواب: ایرک ایرکسن کا نظریہ سماجی و جذباتی نشوونما
(Erik Erikson's theory of Socio-Emotional Development)

جذباتی نشوونما تنہائی میں وقوع پذیر نہیں ہوتی، اور اکی، کردار، ... سماجی نشوونما سے کل کر ہم کرتی ہیں اس ضمن میں ماحول بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایرک ایرکسن کے نظریہ سماجی و جذباتی نشوونما پہلے چار مراحل کی تفصیل درج ذیل ہے جو بچوں کی جذباتی نشوونما کے حوالے اہمیت رکھتے ہیں۔

نشوونما کی سطح	عمر	تفصیلات
(اعتماد بمقابلہ عدم اعتماد) شیر خوار بچے کو نگہداشت کرنے والے کی مسلسل ضرورت ہوتی ہے جو اسے بنیادی ضروریات اور تربیتی ماحول فراہم کرتا ہے۔	پیدائش سے ڈیڑھ سال	شیر خوار بچوں کو والدین کے ساتھ قابل اعتماد اور محبت رشتہ درکار ہوتا ہے تاکہ اعتماد کا احساس نشوونما پا سکے، جن بچوں کو ایسا ماحول نہ ملے ان میں دوسروں کے لئے عدم اعتماد کا احساس پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔
(خودمختاری بمقابلہ ندامت (شک) اس عمر کے بچوں کو خیال رکھنے والے بڑوں کی ضرورت ہوتی ہے جو انہیں محفوظ ماحول فراہم کر سکیں تاکہ انہیں بنی جسمانی مہارتیں سیکھنے کا موقع مل سکے۔	ڈیڑھ سے تین سال	اس عمر میں بچے زیادہ خودمختار ہوتے ہیں، چلنا، دوڑنا، تصویر کشی اور بولنا سیکھتے ہیں، ہاتھ کی تربیت بھی اس مرحلے میں اہم ہوتی ہے۔ نئی مہارتیں سیکھنے کے دوران جن بچوں کو بڑوں کا تعاون اور نگرانی میسر ہوتی ہے وہ خود کو ذمہ دار اور قابل محسوس کرتے ہیں، دوسری صورت میں انہیں اپنی صلاحیتوں میں شک پیدا ہو جاتا ہے اور وہ خود اعتمادی سے محروم ہو جاتے ہیں۔
(پیش قدمی بمقابلہ تقصیر) پری سکول بچوں کو محفوظ ماحول کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ چیزوں کے انتخاب کے لئے ان کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔	تین سے چھ سال	اس عمر میں بچے مختلف کاموں میں زیادہ پیش قدمی کرتے ہیں اور اپنی بات منواتے ہیں۔ اساتذہ اور والدین کو چاہئے کہ وہ بچوں کو ایسا ماحول فراہم کریں جو ان کی سرگرمیوں کے لئے معاون ہو اور انہیں ناخوشگوار انجام سے بچائیں جو کہ ان میں قصوروار ہونے کا احساس پیدا کر سکتا ہے۔

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

71 سنجر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

(محنت بمقابلہ کمتری) سکول جانے والے بچوں کو ایسا ماحول اور حوصلہ افزائی کرنے والے بڑے درکار ہوتے ہیں جن کی موجودگی میں ان کے لئے خود اپنے نظریات تخلیق کرنے کے مواقع پیدا ہو سکیں۔	چھ سے بارہ سال	اس عمر کے بچے زیادہ پیچیدہ سماجی اور تعلیمی مہارتیں سیکھتے ہیں۔ کامیابیاں حاصل کرنے والے بچے خود کو مفید اور مطمئن تصور کرتے ہیں، دوسری صورت میں ناکامیوں کا سامنا کرنے والے بچے خود کو کمتر اور نااہل محسوس کرنا شروع کر سکتے ہیں۔ بڑوں کی ایسی رہنمائی جو غلطیوں پر کم توجہ رکھے بچے کی کامیابیوں پر توجہ بڑھانے میں مدد دے سکتی ہے۔

بچے کی صحت مند سماجی و جذباتی نشوونما کا انحصار اپنی نگہداشت کرنے والوں کے ساتھ تعلقات کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ ایرکسن کا نظریہ بڑوں کے ساتھ ان تعلقات کی نشاندہی کرتا ہے جو بچے کی صحت مند جسمانی و جذباتی نشو ... کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 5: ... سکول، ... اور ایلیمنٹری سکول کے بچوں کی جذباتی خصوصیات بیان کریں۔

جواب: 1- ... دں بچوں کی جذباتی خصوصیات

سکول جانے سے پہلے کے بچوں کے جذبات زیادہ تر سطحی ہوتے ہیں، پری سکول بچوں کی جذباتی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

☆ بچے بڑوں کو ہنسانے کیلئے کوئی عجیب و غریب حرکت ... راح کے پھیلاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔

☆ منفیت کم ہوتی ہے۔

☆ خوف اور فوبیا کا آغاز ہوتا ہے جو پانچ سال کی عمر تک ... ہے۔

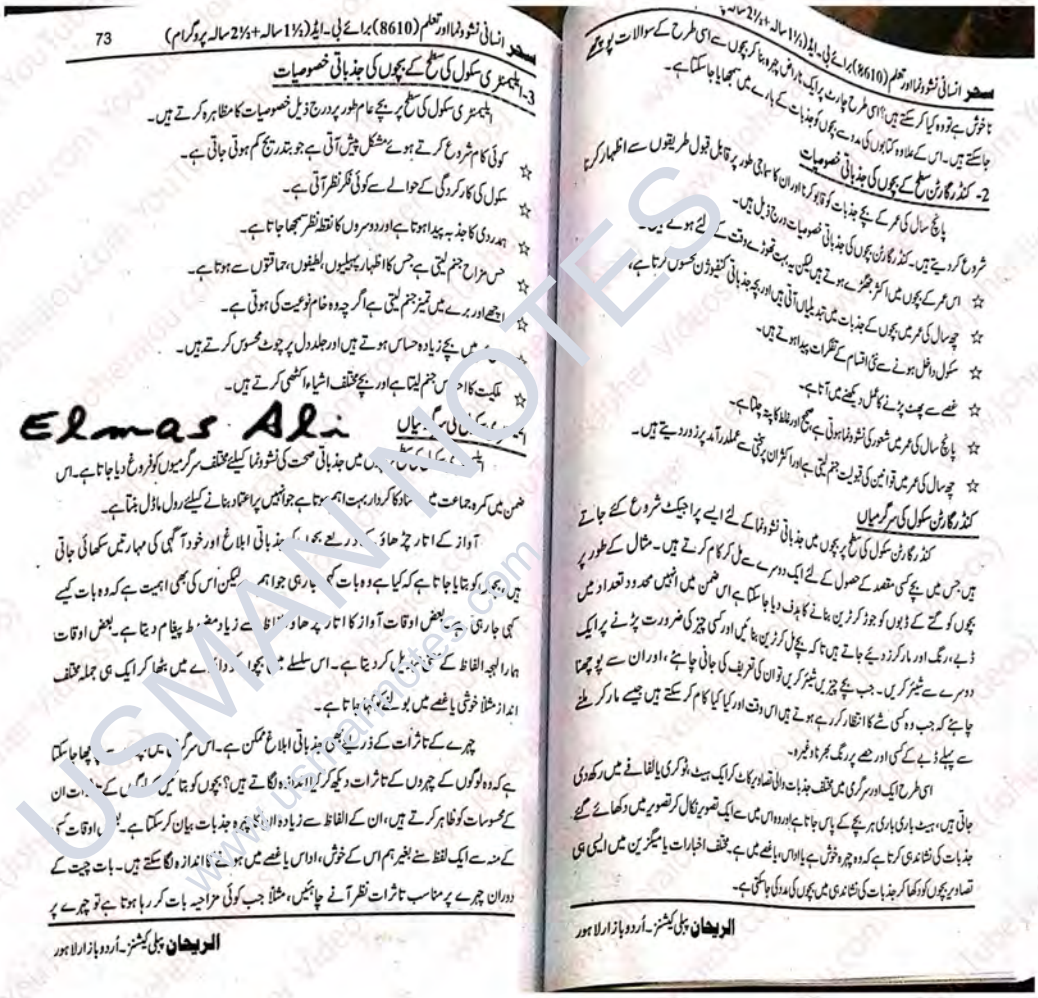
☆ چار سال کی عمر میں دانستہ جھوٹ بولنے کا آغاز ہو سکتا ہے۔

سماجی و جذباتی نشوونما کے لئے پری سکول ... گرمیاں

پری سکول بچوں میں جذباتی تصورات خصوصاً پیچیدہ تصورات کو سمجھنا کافی ... ہوتا۔ ... لئے استاد کو چاہئے کہ وہ بنیادی جذبات جیسے خوشی، اداسی، غصہ ... پر توجہ مرکوز کریں۔ اس ضمن میں ... رٹ پر خوشی، چہرہ بنا کر بچوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ وہ جو کچھ دیکھ رہے ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ کیا چیزیں ہیں جو خوش ہونے کا باعث بنتی ہیں؟ خوش ہونے کے لئے وہ کیا کر سکتے ہیں؟ بچوں سے پوچھا جائے کہ اگر ان کا کوئی دوست

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ +2½ سالہ پروگرام) 73

3- ایلیمنٹری سکول کی سطح کے بچوں کی جذباتی خصوصیات

ایلیمنٹری سکول کی سطح پر بچے عام طور پر درج ذیل خصوصیات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

☆ کوئی کام شروع کرتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے جو بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔
☆ سکول کی کارکردگی کے حوالے سے کوئی فکر نظر آتی ہے۔
☆ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور دوسروں کا نقطہ نظر سمجھا جاتا ہے۔
☆ حس مزاح جنم لیتی ہے جس کا اظہار پہیلیوں، لطیفوں، حماقتوں سے ہوتا ہے۔
☆ اچھے اور برے میں تمیز جنم لیتی ہے اگرچہ وہ خام نوعیت کی ہوتی ہے۔
☆ [illegible] میں بچے زیادہ حساس ہوتے ہیں اور جلد دل پر چوٹ محسوس کرتے ہیں۔
☆ ملکیت کا احساس جنم لیتا ہے اور بچے مختلف اشیاء اکٹھی کرتے ہیں۔

Elmas Ali

ایلیمنٹری سکول کی سرگرمیاں

ایلیمنٹری سکول میں جذباتی صحت کی نشوونما کیلئے مختلف سرگرمیوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں گروہ جماعت میں [illegible] کا کردار بہت اہم ہوتا ہے جو انہیں پراعتماد بنانے کیلئے رول ماڈل بنتا ہے۔

آواز کے اتار چڑھاؤ [illegible] جذباتی ابلاغ اور خود آگہی کی مہارتیں سکھائی جاتی ہیں۔ بچوں کو بتایا جاتا ہے کہ کیا ہے وہ بات کہہ [illegible] جو اہم ہے لیکن اس کی بھی اہمیت ہے کہ وہ بات کیسے کہی جا رہی ہے۔ بعض اوقات آواز کا اتار چڑھاؤ الفاظ سے زیادہ مضبوط پیغام دیتا ہے۔ بعض اوقات ہمارا لہجہ الفاظ کے معنی تبدیل کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں بچوں کو [illegible] میں بٹھا کر ایک ہی جملہ مختلف انداز مثلاً خوشی یا غصے میں بولنے کو کہا جاتا ہے۔

چہرے کے تاثرات کے ذریعے بھی جذباتی ابلاغ ممکن ہے۔ اس سرگرمی میں [illegible] جا سکتا ہے کہ وہ لوگوں کے چہروں کے تاثرات دیکھ کر کیا اندازہ لگاتے ہیں؟ بچوں کو بتائیں کہ لوگوں کے [illegible] ان کے محسوسات کو ظاہر کرتے ہیں، ان کے الفاظ سے زیادہ الفاظ کا چہرہ جذبات بیان کر سکتا ہے۔ [illegible] اوقات کسی منہ سے ایک لفظ سنے بغیر ہم اس کے خوش، اداس یا غصے میں ہونے کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ بات چیت کے دوران چہرے پر مناسب تاثرات نظر آنے چاہئیں، مثلاً جب کوئی مزاحیہ بات کر رہا ہوتا ہے تو چہرے پر

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ +2½ سالہ پروگرام)

ناخوش ہے تو وہ کیا کر سکتے ہیں؟ اسی طرح چارٹ پر ایک باراتی چہرہ بنا کر بچوں سے اسی طرح کے سوالات پوچھے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کہانیوں کی مدد سے بچوں کو جذبات کے بارے میں سمجھایا جا سکتا ہے۔

2- کنڈرگارٹن سطح کے بچوں کی جذباتی خصوصیات

پانچ سال کی عمر کے بچے جذبات کو قابو کرنا اور ان کا سماجی طور پر قابل قبول طریقوں سے اظہار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کنڈرگارٹن بچوں کی جذباتی خصوصیات درج ذیل ہیں۔ لیکن یہ بہت فوٹو ٹائپ کے لئے ہوئے ہیں۔

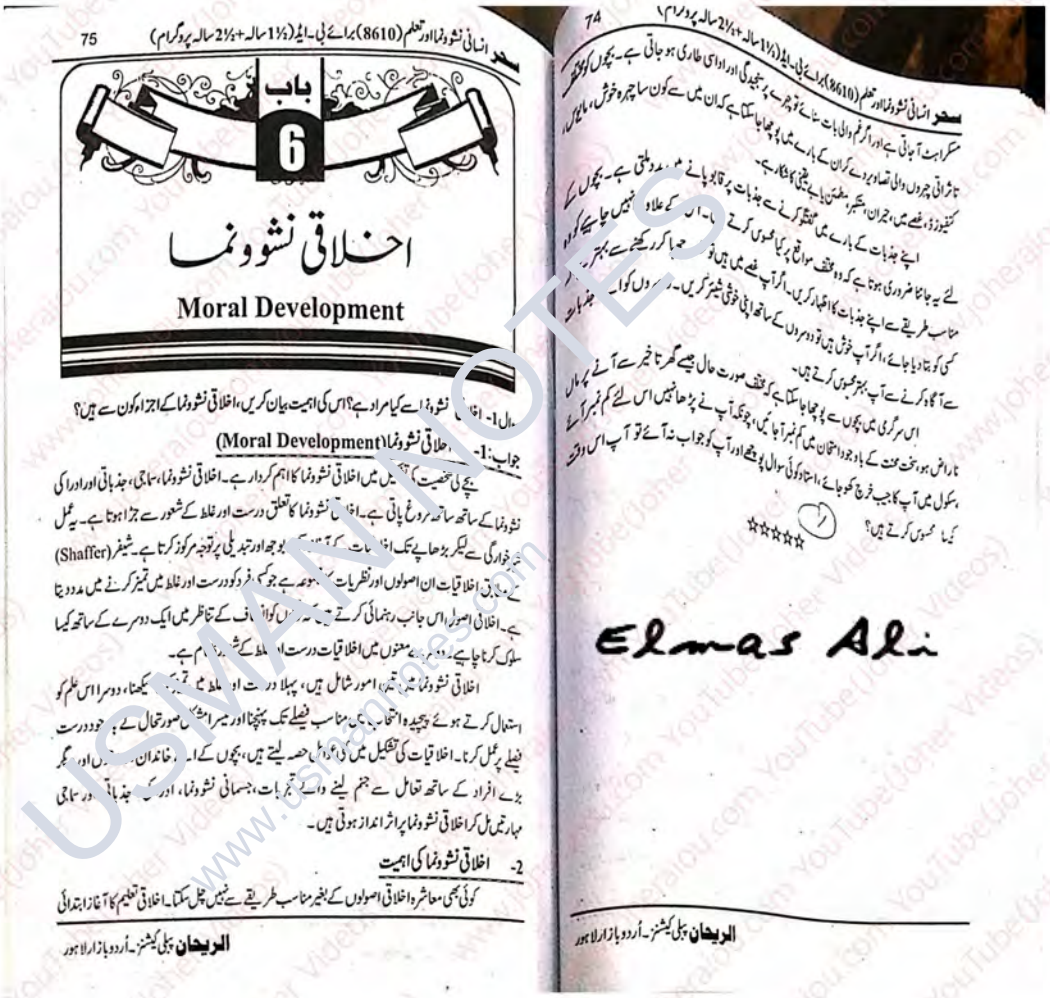
☆ اس عمر کے بچوں میں اکثر جھگڑے ہوتے ہیں لیکن یہ بہت فوٹو ٹائپ کنفیڈنس محسوس کرتا ہے،
☆ چھ سال کی عمر میں بچوں کے جذبات میں تبدیلیاں آتی ہیں اور بچہ جذباتی کنٹرول محسوس کرتا ہے،
☆ سکول داخل ہونے سے نئی اقسام کے تفکرات پیدا ہوتے ہیں۔
☆ غصے سے پھٹ پڑنے کا عمل دیکھنے میں آتا ہے۔
☆ پانچ سال کی عمر میں شعور کی نشوونما ہوتی ہے جس اور غلط کا پتہ چلتا ہے۔
☆ چھ سال کی عمر میں قوانین کی قبولیت جنم لیتی ہے اور اکثر ان پر سختی سے عملدرآمد پر زور دیتے ہیں۔

کنڈرگارٹن سکول کی سرگرمیاں

کنڈرگارٹن سکول کی سطح پر بچوں میں جذباتی نشوونما کے لئے ایسے پراجیکٹ شروع کئے جاتے ہیں جس میں بچے کسی مقصد کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے ٹیل کر کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بچوں کو گتے کے ڈبوں کو جوڑ کر ٹرین بنانے کا ٹاسک دیا جا سکتا ہے اس ضمن میں انہیں محدود تعداد میں ڈبے، رنگ اور مارکر زدیئے جاتے ہیں تاکہ بچے پل کر ٹرین بنائیں اور کسی چیز کی ضرورت پڑنے پر ایک دوسرے سے شیئر کریں۔ جب بچے چیزیں شیئر کریں تو ان کی تعریف کی جانی چاہئے، اور ان سے پوچھنا چاہئے کہ جب وہ کسی شے کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں اس وقت اور کیا کیا کام کر سکتے ہیں جیسے مارکر ملنے سے پہلے ڈبے کے کسی اور حصے پر رنگ بھر لینا وغیرہ۔

اسی طرح ایک اور سرگرمی میں مختلف جذبات والی تصاویر کاٹ کر ایک پیٹ نوٹ کر کے یا لفافے میں رکھ دی جاتی ہیں، پیٹ باری باری ہر بچے کے پاس جاتا ہے اور وہ اس میں سے ایک تصویر نکال کر تصویر میں دکھائے گئے جذبات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ چہرہ خوش ہے یا اداس، یا غصے میں ہے۔ مختلف اخبارات یا میگزین میں ایسی ہی تصاویر بچوں کو دکھا کر جذبات کی نشاندہی میں بچوں کی مدد کی جا سکتی ہے۔

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور



74 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

مسکراہٹ آجاتی ہے اور اگر غم والی بات سنائے تو چہرے پر سنجیدگی اور اداسی طاری ہو جاتی ہے۔ بچوں کو مختلف تاثراتی چہروں والی تصاویر دے کر ان کے بارے میں پوچھا جا سکتا ہے کہ ان میں سے کون سا چہرہ خوش، مایوس، کنفیوژ، غصے میں، حیران، بشعور، مطمئن یا ہے۔ یعنی کا شکار ہے۔

اپنے جذبات کے بارے میں گفتگو کرنے سے جذبات پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے۔ بچوں کے ۔۔۔ اس کے علاوہ نہیں چاہیے کہ وہ لئے یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ وہ مختلف مواقع پر کیا محسوس کرتے ہیں۔ اگر آپ غصے میں ہیں تو ۔۔۔ مناسب طریقے سے اپنے جذبات کا اظہار کریں۔ اگر آپ خوش ہیں تو دوسروں کے ساتھ اپنی خوشی شیئر کریں۔ ۔۔۔ کسی کو بتا دیا جائے، اگر آپ خوش ہیں تو دوسروں کو اس سے آگاہ کرنے سے آپ بہتر محسوس کرتے ہیں۔

اس سرگرمی میں بچوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ مختلف صورت حال جیسے گھر تاخیر سے آنے پر ماں ناراض ہو، سخت محنت کے باوجود امتحان میں کم نمبر آجائیں، چونکہ آپ نے پڑھا نہیں اس لئے کم نمبر آئے ہیں، سکول میں آپ کا جیب خرچ کھو جائے، استاد کوئی سوال پوچھے اور آپ کو جواب نہ آئے تو آپ اس وقت کیسا محسوس کرتے ہیں؟

☆☆☆☆☆

Elmas Ali

75 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

باب 6

اخلاقی نشوونما

Moral Development

سوال 1- اخلاقی نشوونما سے کیا مراد ہے؟ اس کی اہمیت بیان کریں، اخلاقی نشوونما کے اجزا کون سے ہیں؟

جواب 1- اخلاقی نشوونما (Moral Development)

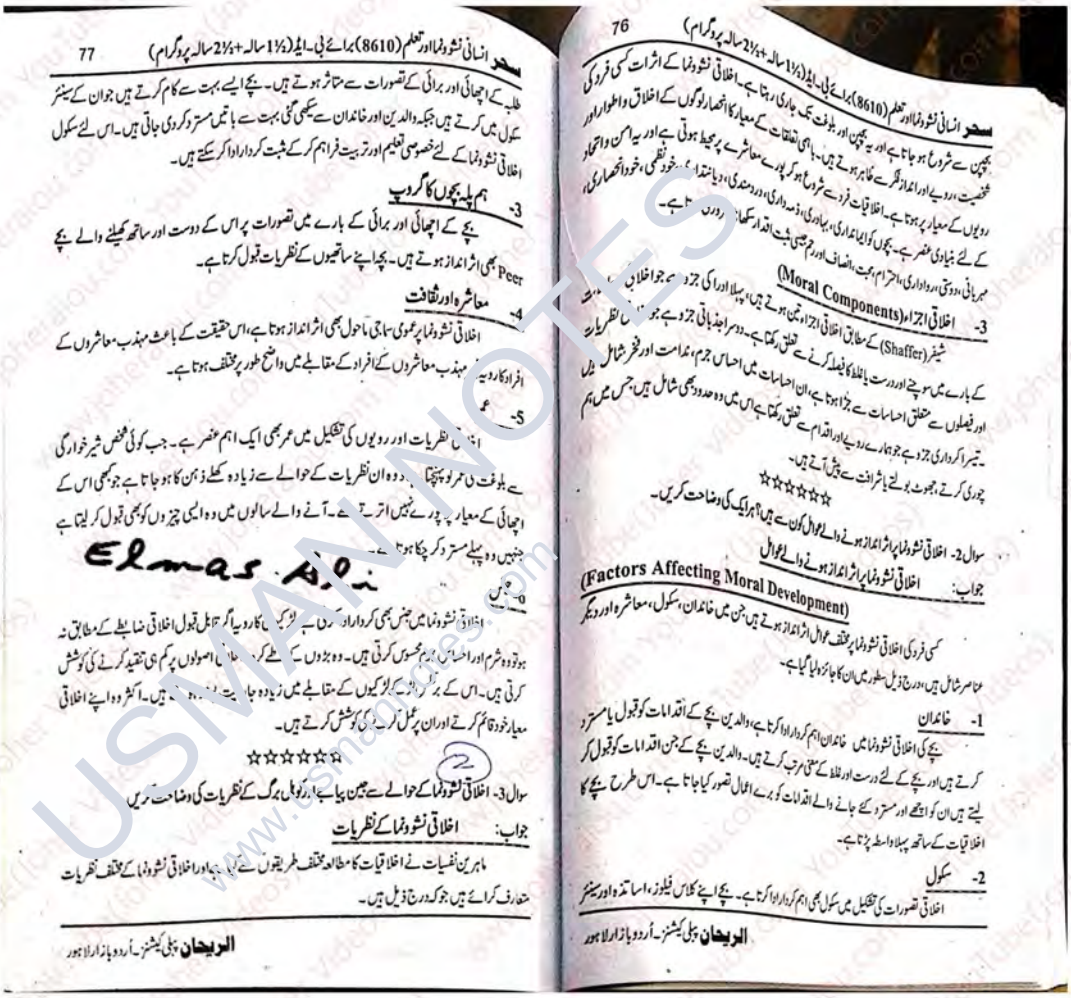
بچے کی شخصیت کی تشکیل میں اخلاقی نشوونما کا اہم کردار ہے۔ اخلاقی نشوونما، سماجی، جذباتی اور ادراکی نشوونما کے ساتھ ساتھ فروغ پاتی ہے۔ اخلاقی نشوونما کا تعلق درست اور غلط کے شعور سے جڑا ہوتا ہے۔ یہ عمل شیر خوارگی سے لیکر بڑھاپے تک اخلاقیات کے بوجھ اور تبدیلی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ شیفر (Shaffer) کے مطابق اخلاقیات ان اصولوں اور نظریات کا مجموعہ ہے جو کہ فرد کو درست اور غلط میں تمیز کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اخلاقی اصول اس جانب رہنمائی کرتے ہیں کہ لوگوں کو انصاف کے تناظر میں ایک دوسرے کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے۔ وسیع معنوں میں اخلاقیات درست اور غلط کے شعور کا نام ہے۔

اخلاقی نشوونما میں تین امور شامل ہیں، پہلا درست اور غلط میں تمیز کرنا سیکھنا، دوسرا اس علم کو استعمال کرتے ہوئے پیچیدہ انتخاب میں مناسب فیصلے تک پہنچنا اور تیسرا مثالی صورتحال کے بارے خود درست فیصلے پر عمل کرنا۔ اخلاقیات کی تشکیل میں کئی عوامل حصہ لیتے ہیں، بچوں کے ارد گرد خاندان، دوست اور مجموعی بڑے افراد کے ساتھ تعامل سے جنم لینے والے تجربات، جسمانی نشوونما، ادراکی نشوونما، جذباتی اور سماجی مہارتیں مل کر اخلاقی نشوونما پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

2- اخلاقی نشوونما کی اہمیت

کوئی بھی معاشرہ اخلاقی اصولوں کے بغیر مناسب طریقے سے نہیں چل سکتا۔ اخلاقی تعلیم کا آغاز ابتدائی

USMAN NOTES www.usmannotes.com



سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 76

بچپن سے شروع ہو جاتا ہے اور یہ بچپن اور بلوغت تک جاری رہتا ہے۔ اخلاقی نشوونما کے اثرات کسی فرد کی شخصیت، رویے اور انداز فکر سے ظاہر ہوتے ہیں۔ باہمی تعلقات کے معیار کا انحصار لوگوں کے اخلاق و اطوار اور رویوں کے معیار پر ہوتا ہے۔ اخلاقیات فرد سے شروع ہو کر پورے معاشرے پر محیط ہوتی ہے اور یہ امن و اتحاد کے لئے بنیادی عنصر ہے۔ بچوں کو ایمانداری، بہادری، ذمہ داری، دوراندیشی، دیانتداری، خود نظمی، خود انحصاری، مہربانی، دوستی، رواداری، احترام، محبت، انصاف اور رحم جیسی مثبت اقدار سکھانا ضروری ہے۔

-3 اخلاقی اجزاء (Moral Components)

شیفر (Shaffer) کے مطابق اخلاقی اجزاء تین ہوتے ہیں، پہلا اور اہم جزو ہے جو [illegible] نظریات کے بارے میں سوچنے اور درست یا غلط کا فیصلہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا جذباتی جزو ہے جو [illegible] اور فیصلوں سے متعلق احساسات سے جڑا ہوتا ہے، ان احساسات میں احساس جرم، ندامت اور فخر شامل ہیں۔ تیسرا کرداری جزو ہے جو ہمارے رویے اور اقدام سے تعلق رکھتا ہے اس میں وہ حدود بھی شامل ہیں جس میں ہم چوری کرتے، جھوٹ بولنے یا شرافت سے پیش آتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

سوال 2- اخلاقی نشوونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل کون سے ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں۔

جواب: اخلاقی نشوونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل

(Factors Affecting Moral Development)

کسی فرد کی اخلاقی نشوونما پر مختلف عوامل اثر انداز ہوتے ہیں جن میں خاندان، سکول، معاشرہ اور دیگر عناصر شامل ہیں، درج ذیل سطور میں ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔

-1 خاندان

بچے کی اخلاقی نشوونما میں خاندان اہم کردار ادا کرتا ہے، والدین بچے کے اقدامات کو قبول یا مسترد کرتے ہیں اور بچے کے لئے درست اور غلط کے معنی مرتب کرتے ہیں۔ والدین بچے کے جن اقدامات کو قبول کر لیتے ہیں ان کو اچھے اور مسترد کئے جانے والے اقدامات کو برے اعمال تصور کیا جاتا ہے۔ اس طرح بچے کا اخلاقیات کے ساتھ پہلا واسطہ پڑتا ہے۔

-2 سکول

اخلاقی تصورات کی تشکیل میں سکول بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بچے اپنے کلاس فیلوز، اساتذہ اور سینئر

طلبہ کے اچھائی اور برائی کے تصورات سے متاثر ہوتے ہیں۔ بچے ایسے بہت سے کام کرتے ہیں جو ان کے سینئر سکول میں کرتے ہیں جبکہ والدین اور خاندان سے سیکھی گئی بہت سے باتیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ اس لئے سکول اخلاقی نشوونما کے لئے خصوصی تعلیم اور تربیت فراہم کر کے مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔

-3 ہم پلہ بچوں کا گروپ

بچے کے اچھائی اور برائی کے بارے میں تصورات پر اس کے دوست اور ساتھ کھیلنے والے بچے Peer بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ بچہ اپنے ساتھیوں کے نظریات قبول کرتا ہے۔

-4 معاشرہ اور ثقافت

اخلاقی نشوونما پر عمومی سماجی ماحول بھی اثر انداز ہوتا ہے، اس حقیقت کے باعث مہذب معاشروں کے افراد کا رویہ [illegible] مہذب معاشروں کے افراد کے مقابلے میں واضح طور پر مختلف ہوتا ہے۔

-5 [illegible]

[illegible] نظریات اور رویوں کی تشکیل میں عمر بھی ایک اہم عنصر ہے۔ جب کوئی شخص شیر خوارگی سے بلوغت کی عمر تو پہنچتا [illegible] وہ ان نظریات کے حوالے سے زیادہ کھلے ذہن کا ہو جاتا ہے جو کبھی اس کے اچھائی کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ آنے والے سالوں میں وہ ایسی چیزوں کو بھی قبول کر لیتا ہے جنہیں وہ پہلے مسترد کر چکا ہوتا [illegible]

-6 [illegible]

اخلاقی نشوونما میں جنس بھی کردار ادا کرتی ہے۔ لڑکیوں کا رویہ اگر حاصل قبول اخلاقی ضابطے کے مطابق نہ ہو تو وہ شرم اور احساس جرم محسوس کرتی ہیں۔ وہ بڑوں کے [illegible] اصولوں پر کم ہی تنقید کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کے برعکس لڑکیوں کے مقابلے میں زیادہ جارحیت [illegible] ہیں۔ اکثر وہ اپنے اخلاقی معیار خود قائم کرتے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

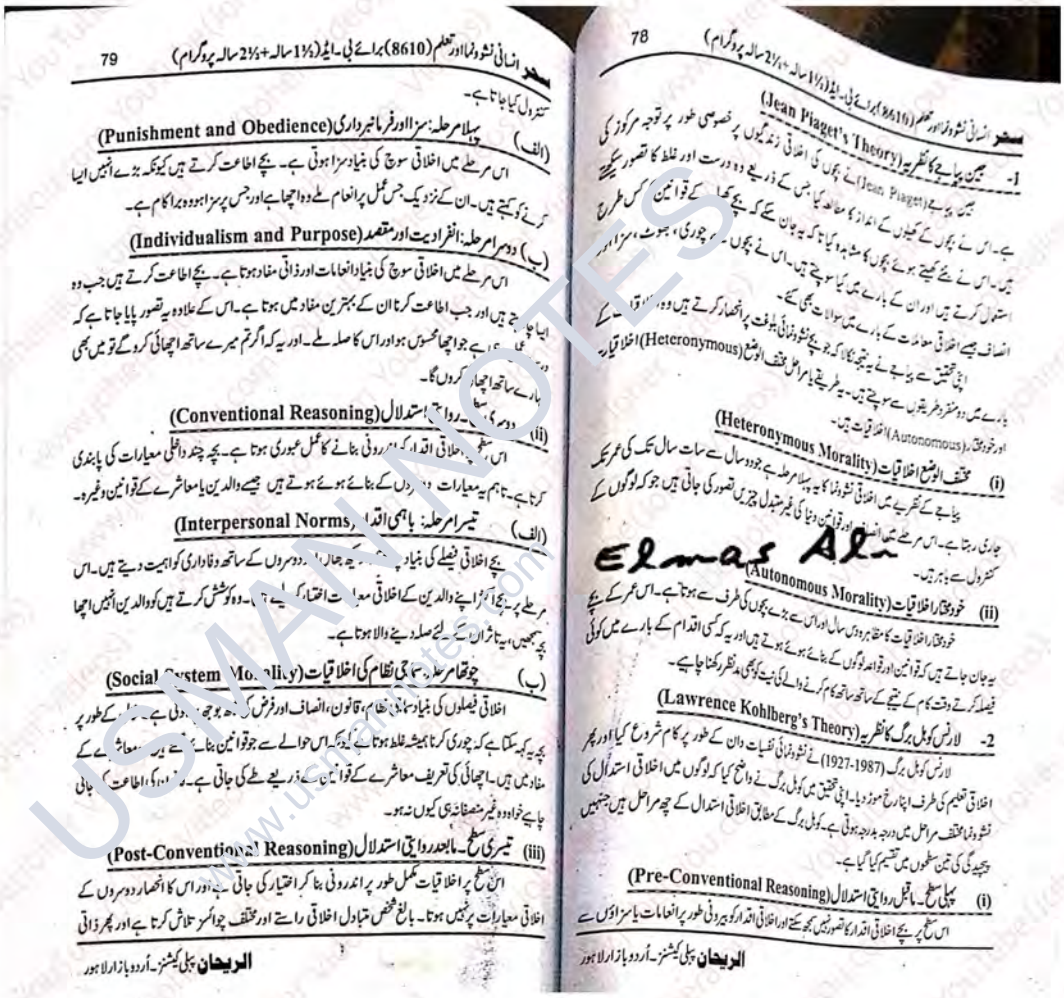
☆☆☆☆☆☆

سوال 3- اخلاقی نشوونما کے حوالے سے جین پیاجے اور کولبرگ کے نظریات کی وضاحت کریں

جواب: اخلاقی نشوونما کے نظریات

ماہرین نفسیات نے اخلاقیات کا مطالعہ مختلف طریقوں سے کیا ہے اور اخلاقی نشوونما کے مختلف نظریات متعارف کرائے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



78 سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

1- جین پیاجے کا نظریہ (Jean Piaget's Theory)

جین پیاجے (Jean Piaget) نے بچوں کی اخلاقی زندگیوں پر خصوصی طور پر توجہ مرکوز کی ہے۔ اس نے بچوں کے کھیلوں کے انداز کا مطالعہ کیا جس کے ذریعے وہ درست اور غلط کا تصور سیکھتے ہیں۔ اس نے بچے کھیتے ہوئے بچوں کا مشاہدہ کیا تاکہ یہ جان سکے کہ بچے کھیل کے قوانین کس طرح استعمال کرتے ہیں اور ان کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ اس نے بچوں سے چوری، جھوٹ، سزا اور انصاف جیسے اخلاقی معاملات کے بارے میں سوالات بھی کیے۔

اپنی تحقیق سے پیاجے نے یہ نتیجہ نکالا کہ جیسے جیسے نشوونمائی پوزیشن پر انحصار کرتے ہیں وہ اخلاقی استدلال کے بارے میں دو متفرد طریقوں سے سوچتے ہیں۔ یہ طریقے یا مراحل مختلف الوضع (Heteronymous) اخلاقیات اور خودمختار (Autonomous) اخلاقیات ہیں۔

(i) مختلف الوضع اخلاقیات (Heteronymous Morality)

پیاجے کے نظریہ میں اخلاقی نشوونما کا یہ پہلا مرحلہ ہے جو دو سال سے سات سال تک کی عمر تک جاری رہتا ہے۔ اس مرحلے میں انصاف اور قوانین دنیا کی غیر متبدل چیزیں تصور کی جاتی ہیں جو کہ لوگوں کے کنٹرول سے باہر ہیں۔

Elmas Ali

(ii) خودمختار اخلاقیات (Autonomous Morality)

خودمختار اخلاقیات کا مقابر دس سال اور اس سے بڑے بچوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس عمر کے بچے یہ جان جاتے ہیں کہ قوانین اور قواعد لوگوں کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ کہ کسی اقدام کے بارے میں کوئی فیصلہ کرتے وقت کام کے نتیجے کے ساتھ ساتھ کام کرنے والے کی نیت کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔

2- لارنس کوہل برگ کا نظریہ (Lawrence Kohlberg's Theory)

لارنس کوہل برگ (1927-1987) نے نشوونمائی نفسیات دان کے طور پر کام شروع کیا اور پھر اخلاقی تعلیم کی طرف اپنا رجحان موڑ دیا۔ اپنی تحقیق میں کوہل برگ نے واضح کیا کہ لوگوں میں اخلاقی استدلال کی نشوونما مختلف مراحل میں درجہ بدرجہ ہوتی ہے۔ کوہل برگ کے مطابق اخلاقی استدلال کے چھ مراحل ہیں جنہیں پیچیدگی کی تین سطحوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) پہلی سطح۔ ماقبل روایتی استدلال (Pre-Conventional Reasoning)

اس سطح پر بچے اخلاقی اقدار کو تصور نہیں کر سکتے اور اخلاقی اقدار کو بیرونی طور پر انعامات یا سزاؤں سے

79 سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

کنٹرول کیا جاتا ہے۔

(الف) پہلا مرحلہ: سزا اور فرمانبرداری (Punishment and Obedience)

اس مرحلے میں اخلاقی سوچ کی بنیاد سزا ہوتی ہے۔ بچے اطاعت کرتے ہیں کیونکہ بڑے انہیں ایسا کرنے کو کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک جس عمل پر انعام ملے وہ اچھا ہے اور جس پر سزا ہو وہ برا کام ہے۔

(ب) دوسرا مرحلہ: انفرادیت اور مقصد (Individualism and Purpose)

اس مرحلے میں اخلاقی سوچ کی بنیاد انعامات اور ذاتی مفاد ہوتا ہے۔ بچے اطاعت کرتے ہیں جب وہ ایسا چاہتے ہیں اور جب اطاعت کرنا ان کے بہترین مفاد میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ تصور پایا جاتا ہے کہ دوسرے بھی وہی کچھ کریں جو اچھا محسوس ہو اور اس کا صلہ ملے۔ اور یہ کہ اگر تم میرے ساتھ اچھائی کرو گے تو میں بھی تمہارے ساتھ اچھا کروں گا۔

(ii) دوسرا سطح۔ روایتی استدلال (Conventional Reasoning)

اس سطح پر اخلاقی اقدار کو بیرونی بنانے کا عمل عبوری ہوتا ہے۔ بچہ چند داخلی معیارات کی پابندی کرتا ہے۔ تاہم یہ معیارات دوسروں کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں جیسے والدین یا معاشرے کے قوانین وغیرہ۔

(الف) تیسرا مرحلہ: باہمی اقدار (Interpersonal Norms)

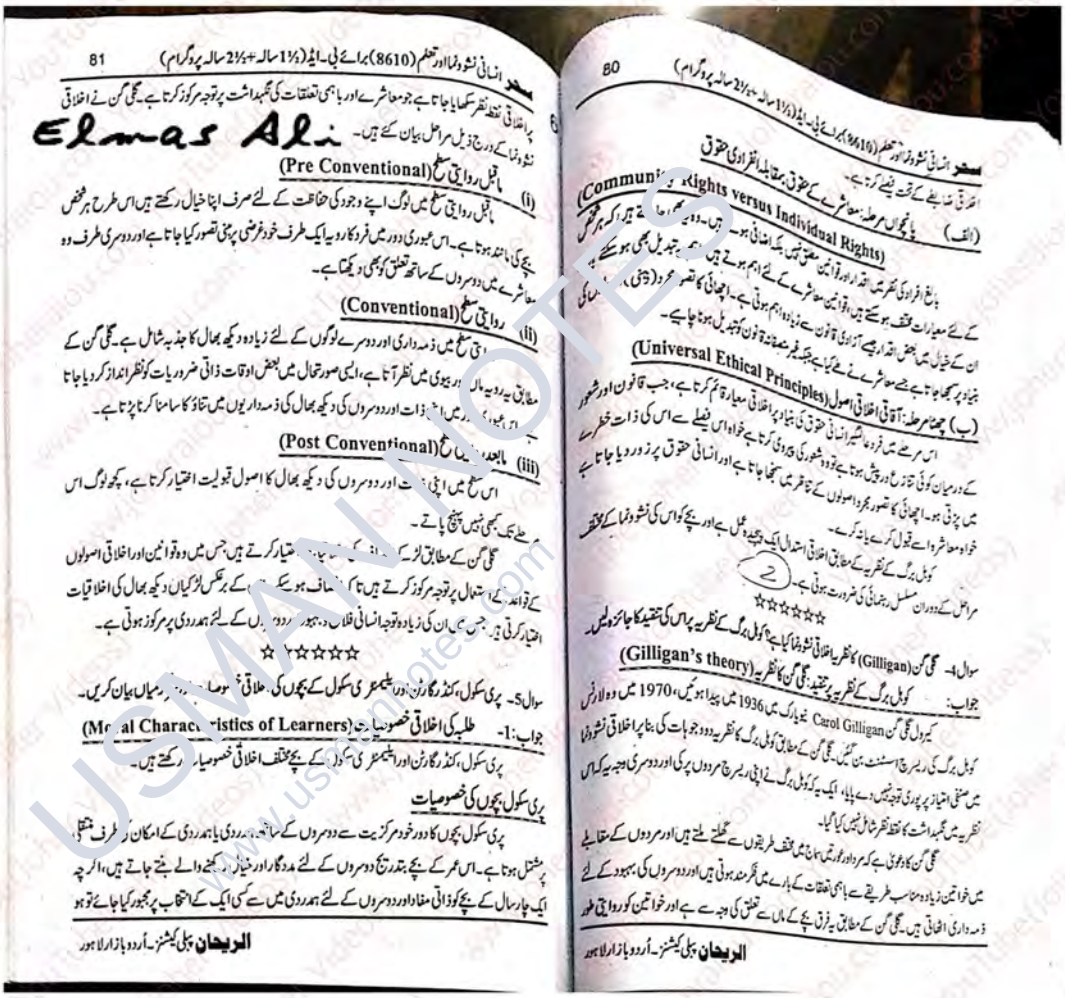
بچے اخلاقی فیصلے کی بنیاد [illegible] دوسروں کے ساتھ وفاداری کو اہمیت دیتے ہیں۔ اس مرحلے پر بچے اکثر اپنے والدین کے اخلاقی معیارات اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ کوشش کرتے ہیں کو والدین انہیں اچھا بچہ سمجھیں، یہ تاثر ان کے لیے صلہ دینے والا ہوتا ہے۔

(ب) چوتھا مرحلہ: سماجی نظام کی اخلاقیات (Social System Morality)

اخلاقی فیصلوں کی بنیاد سماجی نظام، قانون، انصاف اور فرض کی سمجھ بوجھ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر یہ کہہ سکتا ہے کہ چوری کرنا ہمیشہ غلط ہوتا ہے کیونکہ اس حوالے سے جو قوانین بنائے گئے ہیں معاشرے کے مفاد میں ہیں۔ اچھائی کی تعریف معاشرے کے قوانین کے ذریعے طے کی جاتی ہے۔ [illegible] اطاعت کی جانی چاہیے خواہ وہ غیر منصفانہ ہی کیوں نہ ہو۔

(iii) تیسری سطح۔ مابعد روایتی استدلال (Post-Conventional Reasoning)

اس سطح پر اخلاقیات مکمل طور پر اندرونی بنا کر اختیار کی جاتی ہے اور اس کا انحصار دوسروں کے اخلاقی معیارات پر نہیں ہوتا۔ بالغ شخص متبادل اخلاقی راستے اور مختلف نقطہ نظر تلاش کرتا ہے اور پھر ذاتی



سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 80

سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 81

Elmas Ali

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 82

سکتا ہے وہ اخلاقی مقدار کا انتخاب کرے۔ یہ بچے درست اور غلط کا تصور سفید اور سیاہ کی شکل میں رکھتے ہیں، یعنی ان کے نزدیک کوئی عمل ہمیشہ درست یا ہمیشہ غلط ہوگا۔ ان کے پاس گرے ایریا یا مذاکرات کی قطعاً گنجائش نہیں ہوتی۔ لوگ یا تو اچھے ہوتے ہیں یا برے اور اچھے لوگ ہمیشہ اچھے اور برے لوگ ہمیشہ برے ہوتے ہیں۔ اس عمر کے بچوں کی دیگر خصوصیات میں منفی کے ساتھ برابری، دوطرفہ عمل، میرٹ اور استحقاق شامل ہیں۔

2- کنڈرگارٹن سکول کے بچوں کی خصوصیات

کنڈرگارٹن سکول کے بچے درست اور غلط کے بارے میں مختلف انداز میں سوچتے ہیں، مطلقہ نقطہ نظر کے تحت وہ دیکھتے ہیں کہ کوئی عمل ہمیشہ اچھا یا ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ یہ بات ان کے لئے اہم نہیں ہوتی وہ کام دانستہ کیا ہے یا غیر دانستہ طور پر ہو گیا ہے۔ کسی کام سے جسمانی نقصان جتنا زیادہ ہوگا وہ کام اتنا ہی غلط ہوگا، اگر کسی کام پر سزا دی جائے تو وہ لازمی طور پر غلط ہوتا ہے۔ قوانین کبھی نہیں ٹوٹنے چاہئیں، قوانین توڑنا غلط اقدام تصور ہوتا ہے۔ اس عمر کے بچے اپنا نقطہ نظر ہی سامنے رکھتے ہیں، ان کے لئے کسی مسئلہ پر کسی دوسرے شخص کا نقطہ نظر سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔

اخلاقیات کی نشوونما کے لئے کردار سازی کا آغاز پری سکول عمر سے ہی ہو جاتا ہے۔

اس عمر میں بچوں کو ماہرین تعلیم کے مطابق بچوں کی کردار سازی کا آغاز پری سکول عمر سے ہی ہو جاتا ہے۔ اس عمر میں بچوں کو درست اور غلط کی تمیز آسانی سے سکھائی جا سکتی ہے۔ وہ اپنے اردگرد اور بڑوں سے جو سنتے اور دیکھتے ہیں آسانی سے جذب کر لیتے ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ بڑے بچوں کے مقابلے میں چھوٹے بچوں کو مثبت اقدار جیسے ایمانداری، بہادری، ذمہ داری، ہمدردی، دیانتداری، خوشی، خوشگواری، غمخواری، رحم دلی، دوستی، رواداری، احترام، محبت اور انصاف کی تعلیم دینا زیادہ موثر ہوتا ہے۔ بچوں کی اخلاقی نشوونما کے لئے کردار سازی میں درج ذیل سرگرمیاں اختیار کی جا سکتی ہیں۔

1- کہانیاں پڑھنا اور سنانا

تمام بچے کہانیاں سننے اور پڑھنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں، ان میں لوک کہانیاں، جنوں اور پریوں کی داستانیں اور ایسی کہانیاں شامل ہیں جن میں اہم کردار جانور ہوتے ہیں۔ ان کہانیوں کے ذریعے بچوں کو اخلاقی اقدار کی تعلیم دینا آسان اور دلچسپ ہوتا ہے۔

2- گیت گانا اور سیکھنا

اکثر بچے گانے گانا اور سیکھنا پسند کرتے ہیں، بالغ افراد بھی گانوں اور موسیقی سے رغبت رکھتے ہیں۔ ان نغموں اور گانوں کے ذریعے اخلاقی اقدار متعارف کرائی جا سکتی ہیں۔

3- اداکاری

بچوں کی اکثریت مخصوص لباس پہننا اور مختلف کرداروں کی اداکاری کرنا پسند کرتی ہے، محنت، سچائی،

سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 83

ہمدردی جیسی اقدار کی تعلیم مختلف کرداروں کا روپ دھار کر دی جا سکتی ہے۔

پلیمنٹری سکول کے بچوں کی خصوصیات

پلیمنٹری سکول کے بچے آسانی کے ساتھ خود کو دوسروں کی جگہ رکھ کر ان کا درد محسوس اور ہمدردی ظاہر کر سکتے ہیں۔ اس عمر کے بچے رحم دلی کے لئے ضرورت کو اہم وجہ خیال کرتے ہیں۔ بچے مختلف مسائل کی توجیہہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی اخلاقی سمجھ بوجھ بہتر بناتے ہیں اس وجہ سے وہ اکثر "یہ مناسب نہیں ہے" چلاتے نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ بچے اخلاقی حدود کو بھی جانچتے ہیں اس لئے بڑوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ موجود قوانین کی پیروی کریں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں اخلاقی ابہام جنم لیتا ہے اور پلیمنٹری سکول کے بچے اسے فوری اختیار کرتے ہیں اور اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم جو کہتے ہیں اس کا وہی مطلب نہیں ہوتا اس طرح بچوں کی اخلاقیات کی تشکیل پر منفی اثر پڑتا ہے۔

پلیمنٹری سکول کی سرگرمیاں

اخلاقی نشوونما کے لئے پلیمنٹری سکول میں مختلف سرگرمیاں اختیار کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً بچوں کو قوانین کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے کہ ان میں سے کچھ غیر لچکدار ہوتے ہیں اور کچھ کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ قوانین پر عملدرآمد کا کیا سبب ہے اور قوانین پر عمل نہ کریں تو کیا ہوتا ہے؟

بچوں کو بتایا جاتا ہے کہ قوانین ہمیں تحفظ فراہم کرنا سکھاتے ہیں، کچھ قوانین کی ہمیشہ پیروی کرنی چاہیے تاکہ کچھ برا نہ ہو اور لوگ خوش رہیں۔ جیسے مت کرو، دھوکہ مت دو، سچ بولو ایسے قوانین ہیں جن پر ہمیشہ عمل کرنا چاہیے۔ دوسروں کو پریشان نہ کرو، بری زبان استعمال نہ کرو اور دوسروں کے ساتھ بے رحمی سے پیش نہ آؤ ایسے قوانین ہیں جن پر عمل کئے بغیر ہمارا معاشرہ [illegible] ہو گا۔

بعض قوانین لچکدار ہوتے ہیں اور انہیں تبدیل کیا جا سکتا ہے، جیسے [illegible] قوانین تبدیل کئے جا سکتے ہیں جن سے کسی کو نقصان نہ ہو، مثلاً اگر سونے کا وقت مقرر ہے [illegible] میں تبدیل کر سکتی ہے اور تھی کبھار زیادہ دیر تک جاگنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ اخلاقی نشوونما کی سرگرمیوں میں بچوں کو محفوظ قوانین کے بارے میں بتا کر پوچھا جا سکتا ہے کہ ان میں کون سے قوانین کو تبدیل کیا جا سکتا ہے اور ان کی وجہ کیا ہے۔ یہ قوانین یہ ہیں: کسی کو غصے میں مت مارو، متوازن غذا کھاؤ، اپنا کمرہ صاف رکھو، چغلی مت کرو۔

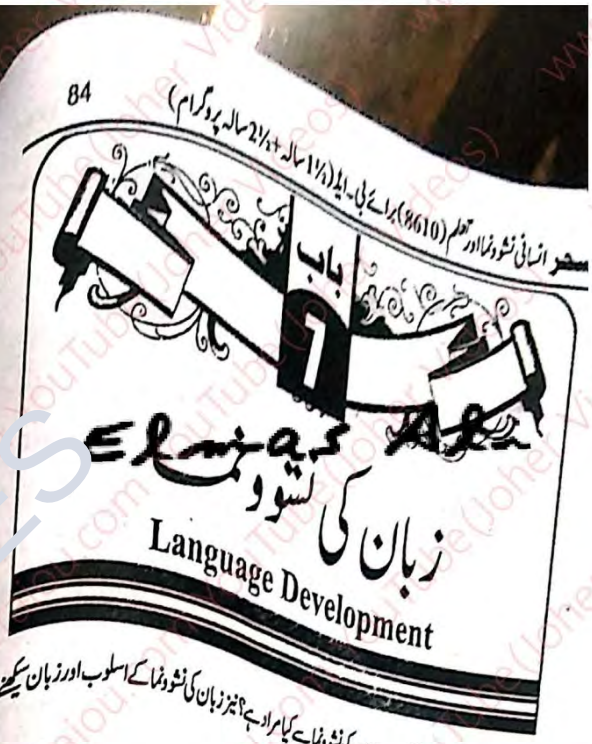
قابل تقلید نمونہ یا رول ماڈلز کے ذریعے بچوں میں اخلاقی سرگرمیوں کی نشوونما کی جا سکتی ہے۔ رول ماڈل ایسی شخصیات ہوتی ہیں جنہیں لوگ پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور طرز زندگی میں ان کی تقلید کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بچوں کے لئے ان کے والدین، استاد اور دوست بھی رول ماڈل ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

Elmas Ali

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



سوال 1- زبان کی تعریف کریں، زبان کی نشوونما سے کیا مراد ہے؟ نیز زبان کی نشوونما کے اسلوب اور زبان سیکھنے کے مختلف ادوار یا مراحل کو بیان کریں۔

جواب:1- زبان کا تعارف

زبان (Language) ابلاغ کا ایک نظام ہے جس کے ذریعے ہم اپنے احساسات، معلومات اور تاثرات دوسروں پر ظاہر کرتے ہیں۔ یہ نظام اشاروں، الفاظ اور جملوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ زبان ہی ہے جو انسانوں کو دیگر جاندار مخلوق سے ممتاز کرتی ہے، وہ عمل جس میں بچے دوسروں کے ساتھ ابلاغ کرتے اور زبان کو سمجھتے ہیں زبان کی نشوونما کہلاتا ہے۔ نشوونما کے دیگر پہلوؤں سے زیادہ زبان کی نشوونما بلوغت اور ذہن کی وسعت کو ظاہر کرتی ہے۔ بچے ابتداء میں ایک ایک لفظ ادا کرتے ہیں اور پھر دو یا تین الفاظ سے جملے بنانا شروع کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں بچے زبان کی نشوونما کا ایک ہی نمونہ اختیار کرتے ہیں یعنی پیدائش کے وقت وہ توجہ اپنی جانب کھینچنے کے لئے مختلف آوازیں نکالتے ہیں، مختلف آوازیں پہچانتے ہیں، پہلے ایک لفظ ادا کرتے ہیں پھر کئی الفاظ اور جملے ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مختلف ماہرین جیسے سکنر (Skinner)، چومسکی (Chomsky) اور ویگوٹسکی (Vygotsky) نے زبان کی نشوونما کے مختلف نظریات پیش کیے ہیں۔

2- زبان کی تعریف

ہم سب ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہیں اس کے علاوہ، معلومات، خیالات، خواہشات، جذبات اور احساسات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ خوشی کا اظہار ہم ہنس کر یا مسکرا کر کر سکتے ہیں اسی طرح چلا کر ہم غصے کا

اظہار کرتے ہیں۔ تیوریاں چڑھا کر ہم ناراضی، مخالفت یا حیرت کا اظہار کرتے ہیں، ان تمام جذبات و احساسات کا ابلاغ زبان کہلاتا ہے۔

ہم زبان کو ابلاغ کے اس نظام کے طور پر استعمال کرتے ہیں جو الفاظ اور مختلف الفاظ کو جوڑ کر بنائے گئے جملوں پر منحصر ہوتا ہے۔ زبان ایسا طریقہ ہے جو ابلاغ میں سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے اسے ہم لسانی ابلاغ کہتے ہیں جبکہ ہنسنا، مسکرانا اور چلانا غیر لسانی ابلاغ کی مثالیں ہیں۔ عام طور پر تمام غیر انسانی جاندار معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں تاہم وہ زبان جیسے پیچیدہ ابلاغی نظام سے آشنا نہیں ہوتے البتہ وہ ہمارے غیر لسانی اشاروں جیسے دانت نکالنے، چلانے، مٹھیاں بھینچنے اور تیوری چڑھانے کا جواب دیتے ہیں۔

زبان ہی انسانوں کو غیر انسانی جانداروں سے ممتاز کرتی ہے، انسان یہ صلاحیت خیالات کو قابو میں کرنے، جذبات کے تبادلے امور دنیا پر تبصرے اور ایک دوسرے کی شخصیات کے مشاہدے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ زبان پڑھنے، لکھنے، سننے اور بولنے میں استعمال ہوتی ہے، سکول اور معاشرے کا فعال رکن بننے کے لئے لسانی نظام کے قواعد، اصولوں، ڈھانچے اور روایات کا سیکھنا ضروری ہوتا ہے۔

3- زبان کی نشوونما

زبان کی نشوونما وہ عمل ہے جس میں بچے زبان کو سمجھنا اور اس کے ذریعے بات چیت کرنا شروع کرتے ہیں۔ پیدائش سے لے کر پانچ سال تک کی عمر تک زبان کی نشوونما کا عمل بڑی تیزی سے ہوتا ہے۔ عمر کے مطابق زبان کی نشوونما کی رفتار حلقہ بچوں میں مختلف ہوتی ہے اس لئے اس عمل کا دیگر بچوں کے ساتھ مقابلہ نہیں کرنا چاہئے۔ عام طور پر لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں میں زبان سیکھنے کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ نشوونما کے دیگر پہلوؤں کے مقابلے میں زبان ذہن کی بڑھوتری کا آئینہ دار ہوتی ہے۔ پانچ سال کی عمر کے بعد بچوں کے لئے زبان کا سیکھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

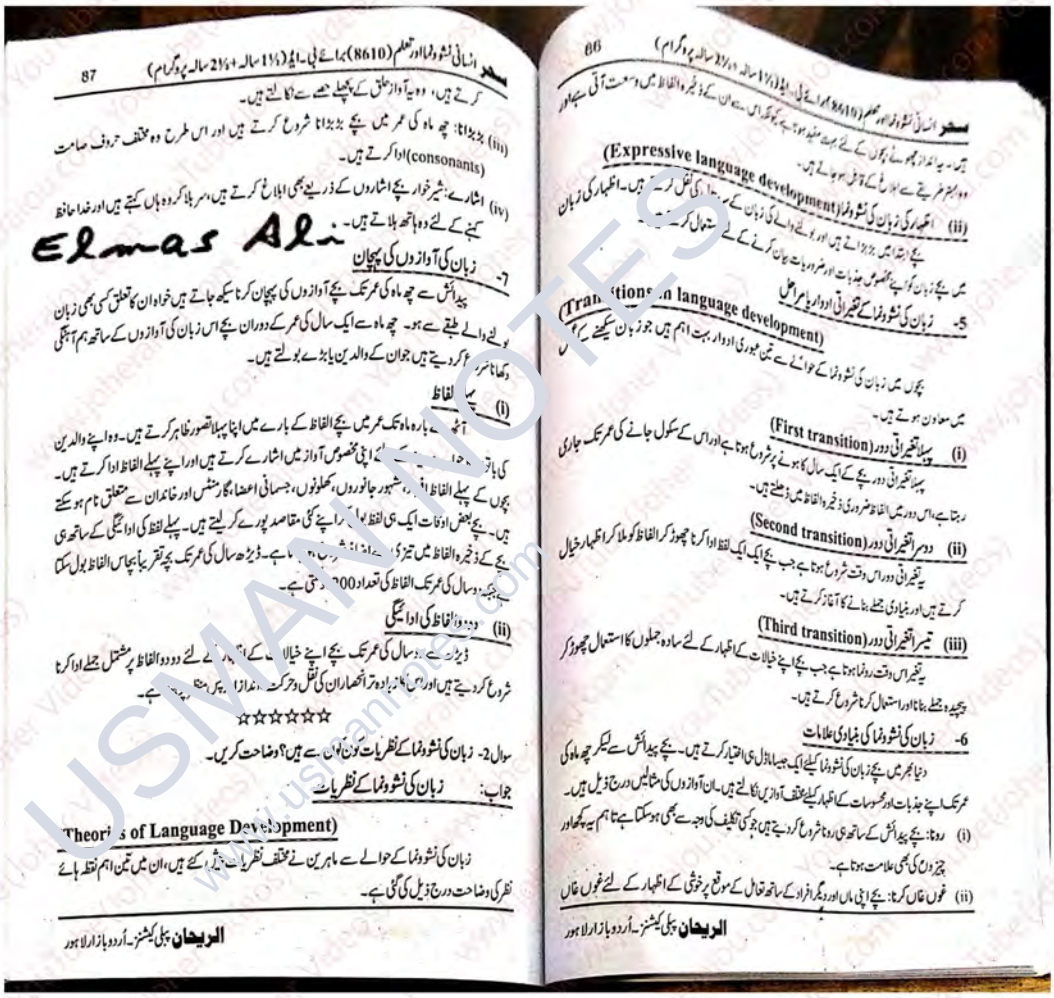
4- زبان کی نشوونما کے اسلوب

ادراک پذیر زبان Receptive Language یعنی معلومات کو سمجھنے کی صلاحیت، اظہار کی زبان Expressive Language کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے نشوونما پاتی ہے۔ زبان کی نشوونما یا زبان کو سیکھنے کے دو منفرد اسلوب یا انداز درج ذیل ہیں۔

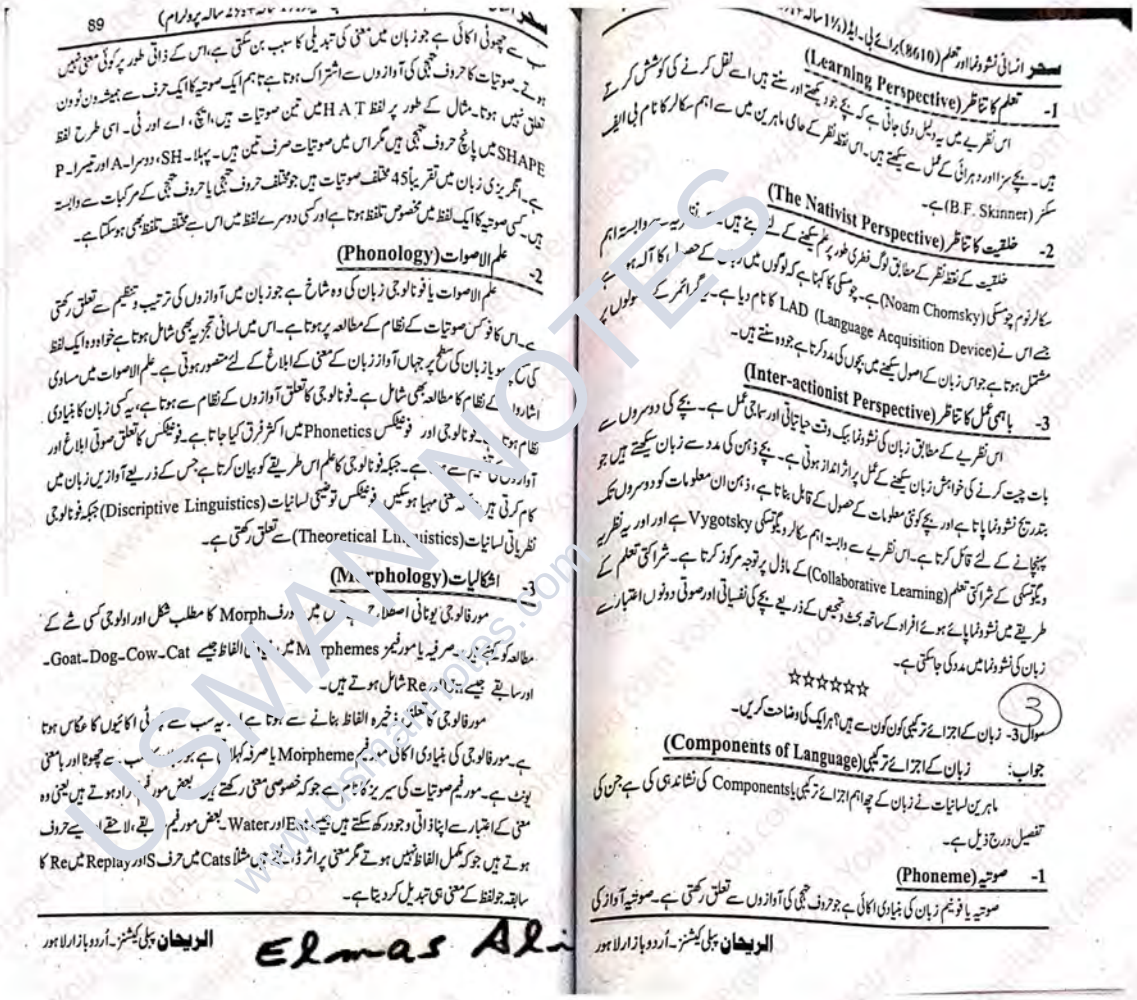
(i) حوالہ جاتی زبان کی نشوونما (Referential language development)

بچے بول چال کے آغاز میں صرف الفاظ ادا کرتے ہیں اور پھر دو یا تین الفاظ کو ملا کر جملے بنانا سیکھتے ہیں۔ یہ زبان کو بروقت سیکھنے کا اسلوب ہے جس میں بچے زبان کا زیادہ تر استعمال اشیاء کو نام دینے کے لئے کرتے

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



USMAN NOTES
www.usmannotes.com



89

سب سے چھوٹی اکائی ہے جو زبان میں معنی کی تبدیلی کا سبب بن سکتی ہے، اس کے ذاتی طور پر کوئی معنی نہیں ہوتے۔ صوتیات کا حروف تہجی کی آوازوں سے اشتراک ہوتا ہے تاہم ایک صوتیہ کا ایک حرف سے ہمیشہ ون ٹو ون تعلق نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر لفظ HAT میں تین صوتیات ہیں، ایچ، اے اور ٹی۔ اسی طرح لفظ SHAPE میں پانچ حروف تہجی ہیں مگر اس میں صوتیات صرف تین ہیں۔ پہلا۔ SH، دوسرا۔ A اور تیسرا۔ P ہے۔ انگریزی زبان میں تقریباً 45 مختلف صوتیات ہیں جو مختلف حروف تہجی یا حروف تہجی کے مرکبات سے وابستہ ہیں۔ کسی صوتیہ کا ایک لفظ میں مخصوص تلفظ ہوتا ہے اور کسی دوسرے لفظ میں اس سے مختلف تلفظ بھی ہو سکتا ہے۔

2- علم الاصوات (Phonology)

علم الاصوات یا فونالوجی زبان کی وہ شاخ ہے جو زبان میں آوازوں کی ترتیب و تنظیم سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا فوکس صوتیات کے نظام کے مطالعہ پر ہوتا ہے۔ اس میں لسانی تجزیہ بھی شامل ہوتا ہے خواہ وہ ایک لفظ کی سطح پر ہو یا زبان کی سطح پر جہاں آواز زبان کے معنی کے ابلاغ کے لئے متصور ہوتی ہے۔ علم الاصوات میں مساوی اشاروں کے نظام کا مطالعہ بھی شامل ہے۔ فونالوجی کا تعلق آوازوں کے نظام سے ہوتا ہے، یہ کسی زبان کا بنیادی نظام ہوتا ہے۔ فونالوجی اور فونیٹکس Phonetics میں اکثر فرق کیا جاتا ہے۔ فونیٹکس کا تعلق صوتی ابلاغ اور آوازوں کی تفہیم سے ہے۔ جبکہ فونالوجی کا علم اس طریقے کو بیان کرتا ہے جس کے ذریعے آوازیں زبان میں کام کرتی ہیں تاکہ معنی مہیا ہو سکیں۔ فونیٹکس توضیحی لسانیات (Descriptive Linguistics) جبکہ فونالوجی نظریاتی لسانیات (Theoretical Linguistics) سے تعلق رکھتی ہے۔

3- اشکالیات (Morphology)

مورفالوجی یونانی اصطلاح میں مورف Morph کا مطلب شکل اور اولوجی کسی شے کے مطالعہ کو کہتے ہیں۔ صرفیہ یا مورفیم Morphemes میں ایسے الفاظ جیسے Goat-Dog-Cow-Cat اور سابقے جیسے Re شامل ہوتے ہیں۔

مورفالوجی کا تعلق ذخیرہ الفاظ بنانے سے ہوتا ہے۔ یہ سب سے چھوٹی اکائیوں کا مکمل ہوتا ہے۔ مورفالوجی کی بنیادی اکائی مورفیم Morpheme یا صرفہ کہلاتا ہے جو سب سے چھوٹا اور بامعنی یونٹ ہے۔ مورفیم صوتیات کی سیریز کا نام ہے جو کہ خصوصی معنی رکھتے ہیں۔ بعض مورفیم آزاد ہوتے ہیں یعنی وہ معنی کے اعتبار سے اپنا ذاتی وجود رکھ سکتے ہیں جیسے Eat اور Water۔ بعض مورفیم ایسے ہوتے ہیں جو حروف الحاقی ہوتے ہیں جو کہ مکمل الفاظ نہیں ہوتے مگر معنی پر اثر ڈالتے ہیں مثلاً Cats میں حرف S اور Replay میں Re کا سابقہ جو لفظ کے معنی ہی تبدیل کر دیتا ہے۔

Elmas Ali

سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ ایڈ (1½ سالہ)

1- تعلم کا تناظر (Learning Perspective)

اس نظریے میں یہ دلیل دی جاتی ہے کہ بچے جو دیکھتے اور سنتے ہیں اسے نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بچے سزا اور جزا کے عمل سے سیکھتے ہیں۔ اس نقطہ نظر کے حامی ماہرین میں سے اہم سکالر کا نام بی ایف سکنر (B.F. Skinner) ہے۔

2- خلقیت کا تناظر (The Nativist Perspective)

خلقیت کے نقطہ نظر کے مطابق لوگ فطری طور پر علم سیکھنے کے لئے بنے ہیں۔ یہ نظریہ سرد بستہ اہم سکالر نوم چومسکی (Noam Chomsky) ہے۔ چومسکی کا کہنا ہے کہ لوگوں میں زبان کے حصول کا آلہ ہوتا ہے جسے اس نے LAD (Language Acquisition Device) کا نام دیا ہے۔ یہ گرائمر کے اصولوں پر مشتمل ہوتا ہے جو اس زبان کے اصول سیکھنے میں بچوں کی مدد کرتا ہے جو وہ سنتے ہیں۔

3- باہمی عمل کا تناظر (Inter-actionist Perspective)

اس نظریے کے مطابق زبان کی نشوونما بیک وقت حیاتیاتی اور سماجی عمل ہے۔ بچے کی دوسروں سے بات چیت کرنے کی خواہش زبان سیکھنے کے عمل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بچے ذہن کی مدد سے زبان سیکھتے ہیں جو بتدریج نشوونما پاتا ہے اور بچے کو نئی معلومات کے حصول کے قابل بناتا ہے، ذہن ان معلومات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے قابل کرتا ہے۔ اس نظریے سے وابستہ اہم سکالر ویگوٹسکی Vygotsky ہے اور اور یہ نظریہ ویگوٹسکی کے اشراکتی تعلم (Collaborative Learning) کے ماڈل پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اشراکتی تعلم کے طریقے میں نشوونما پائے ہوئے افراد کے ساتھ بحث و تمحیص کے ذریعے بچے کی نفسیاتی اور صوتی دونوں اعتبار سے زبان کی نشوونما میں مدد کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سوال 3- زبان کے اجزائے ترکیبی کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں۔ (3)

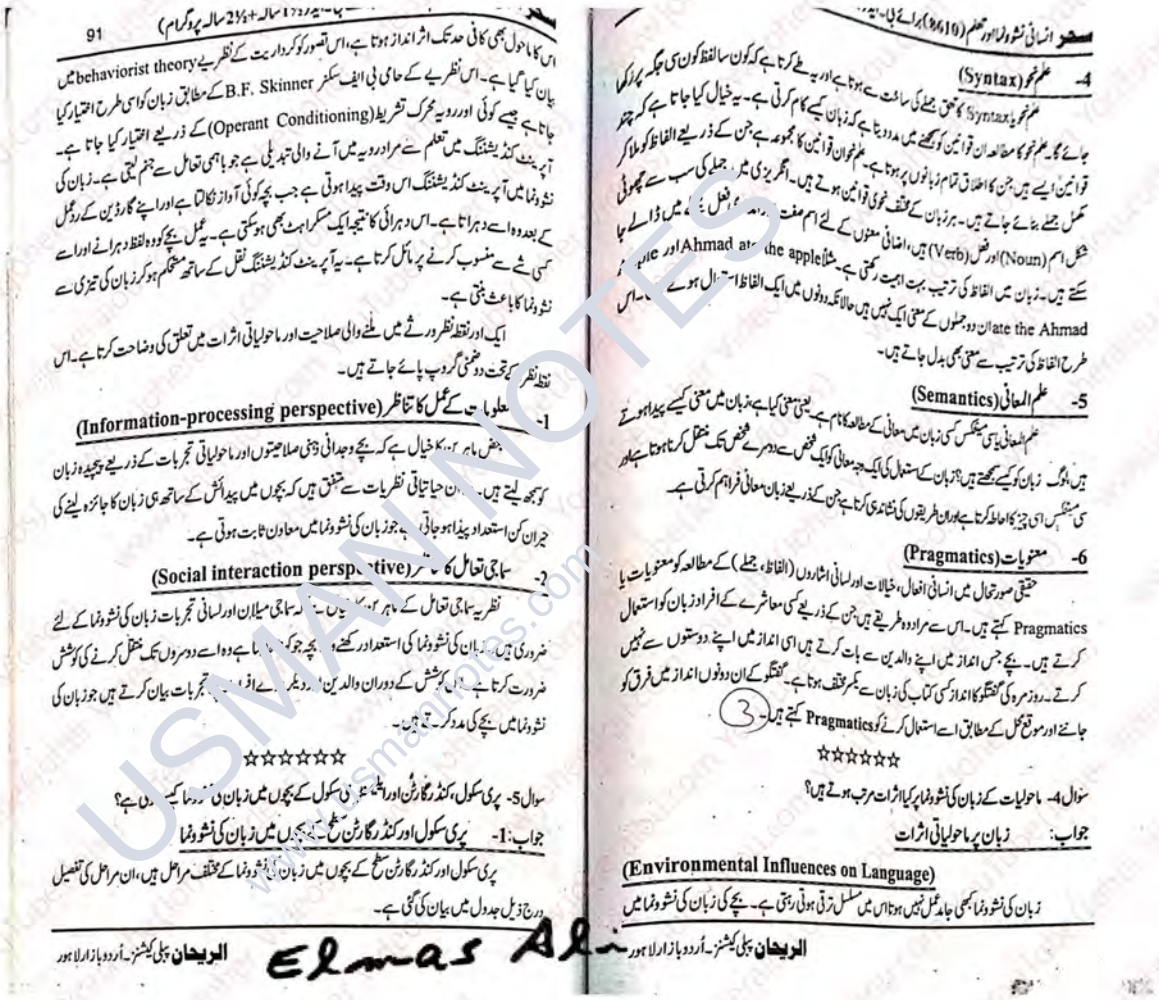
جواب: زبان کے اجزائے ترکیبی (Components of Language)

ماہرین لسانیات نے زبان کے چھ اہم اجزائے ترکیبی یا Components کی نشاندہی کی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- صوتیہ (Phoneme)

صوتیہ یا فونیم زبان کی بنیادی اکائی ہے جو حروف تہجی کی آوازوں سے تعلق رکھتی ہے۔ صوتیہ آواز کی

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



سوال 4- ماحولیات کے زبان کی نشوونما پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: زبان پر ماحولیاتی اثرات

(Environmental Influences on Language)

زبان کی نشوونما کبھی جامد عمل نہیں ہوتا اس میں مسلسل ترقی ہوتی رہتی ہے۔ بچے کی زبان کی نشوونما میں

اس کا ماحول بھی کافی حد تک اثر انداز ہوتا ہے، اس تصور کو کردار یت کے نظریہ behaviorist theory میں بیان کیا گیا ہے۔ اس نظریے کے حامی بی ایف سکنر B.F. Skinner کے مطابق زبان کو اسی طرح اختیار کیا جاتا ہے جیسے کوئی اور رویہ محرک تشریط (Operant Conditioning) کے ذریعے اختیار کیا جاتا ہے۔ آپریٹ کنڈیشننگ میں تعلم سے مراد رویہ میں آنے والی تبدیلی ہے جو باہمی تعامل سے جنم لیتی ہے۔ زبان کی نشوونما میں آپریٹ کنڈیشننگ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب بچہ کوئی آواز نکالتا ہے اور اپنے گارڈین کے ردعمل کے بعد وہ اسے دہراتا ہے۔ اس دہرائی کا نتیجہ ایک مسکراہٹ بھی ہو سکتی ہے۔ یہ عمل بچے کو وہ لفظ دہرانے اور اسے کسی شے سے منسوب کرنے پر مائل کرتا ہے۔ یہ آپریٹ کنڈیشننگ نقل کے ساتھ مستحکم ہو کر زبان کی تیزی سے نشوونما کا باعث بنتی ہے۔

ایک اور نقطہ نظر ورثے میں ملنے والی صلاحیت اور ماحولیاتی اثرات میں تعلق کی وضاحت کرتا ہے۔ اس نقطہ نظر کے تحت دو ضمنی گروپ پائے جاتے ہیں۔

-1 معلومات کے عمل کا تناظر (Information-processing perspective)

بعض ماہر [illegible] کا خیال ہے کہ بچے وجدانی ذہنی صلاحیتوں اور ماحولیاتی تجربات کے ذریعے پیچیدہ زبان کو سمجھ لیتے ہیں۔ [illegible] ن حیاتیاتی نظریات سے متفق ہیں کہ بچوں میں پیدائش کے ساتھ ہی زبان کا جائزہ لینے کی حیران کن استعداد پیدا ہو جاتی ہے جو زبان کی نشوونما میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

-2 سماجی تعامل کا نظریہ (Social interaction perspective)

نظریہ سماجی تعامل کے ماہر [illegible] سماجی میلان اور لسانی تجربات زبان کی نشوونما کے لئے ضروری ہیں۔ زبان کی نشوونما کی استعداد رکھنے والا بچہ جو کچھ سنتا ہے وہ اسے دوسروں تک منتقل کرنے کی کوشش ضرور کرتا ہے۔ اس کوشش کے دوران والدین اور دیگر [illegible] تجربات بیان کرتے ہیں جو زبان کی نشوونما میں بچے کی مدد کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

سوال 5- پری سکول، کنڈرگارٹن اور ابتدائی سکول کے بچوں میں زبان کی نشوونما کیسے ہوتی ہے؟

جواب 1- پری سکول اور کنڈرگارٹن سطح کے بچوں میں زبان کی نشوونما

پری سکول اور کنڈرگارٹن سطح کے بچوں میں زبان کی نشوونما کے مختلف مراحل ہیں، ان مراحل کی تفصیل درج ذیل جدول میں بیان کی گئی ہے۔

سحر انسانی نشوونما اور تعلم (10%) برائے بی۔ایڈ

-4 علم نحو (Syntax)

علم نحو یا 'Syntax' کا تعلق جملے کی ساخت سے ہوتا ہے اور یہ طے کرتا ہے کہ کون سا لفظ کون سی جگہ پر رکھا جائے گا۔ علم نحو کا مطالعہ ان قوانین کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ زبان کیسے کام کرتی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چھوٹی قوانین ایسے ہیں جن کا اطلاق تمام زبانوں پر ہوتا ہے۔ علم نحو ان قوانین کا مجموعہ ہے جن کے ذریعے الفاظ کو ملا کر مکمل جملے بنائے جاتے ہیں۔ ہر زبان کے مختلف نحوی قوانین ہوتے ہیں۔ انگریزی میں جملے کی سب سے چھوٹی شکل اسم (Noun) اور فعل (Verb) ہیں، اضافی معنوں کے لئے اسم صفت [illegible] فعل [illegible] میں ڈالے جا سکتے ہیں۔ زبان میں الفاظ کی ترتیب بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مثلاً Ahmad ate the apple اور [illegible] ate the Ahmad ان دو جملوں کے معنی ایک نہیں ہیں حالانکہ دونوں میں ایک الفاظ استعمال ہوئے [illegible] اس طرح الفاظ کی ترتیب سے معنی بھی بدل جاتے ہیں۔

-5 علم المعانی (Semantics)

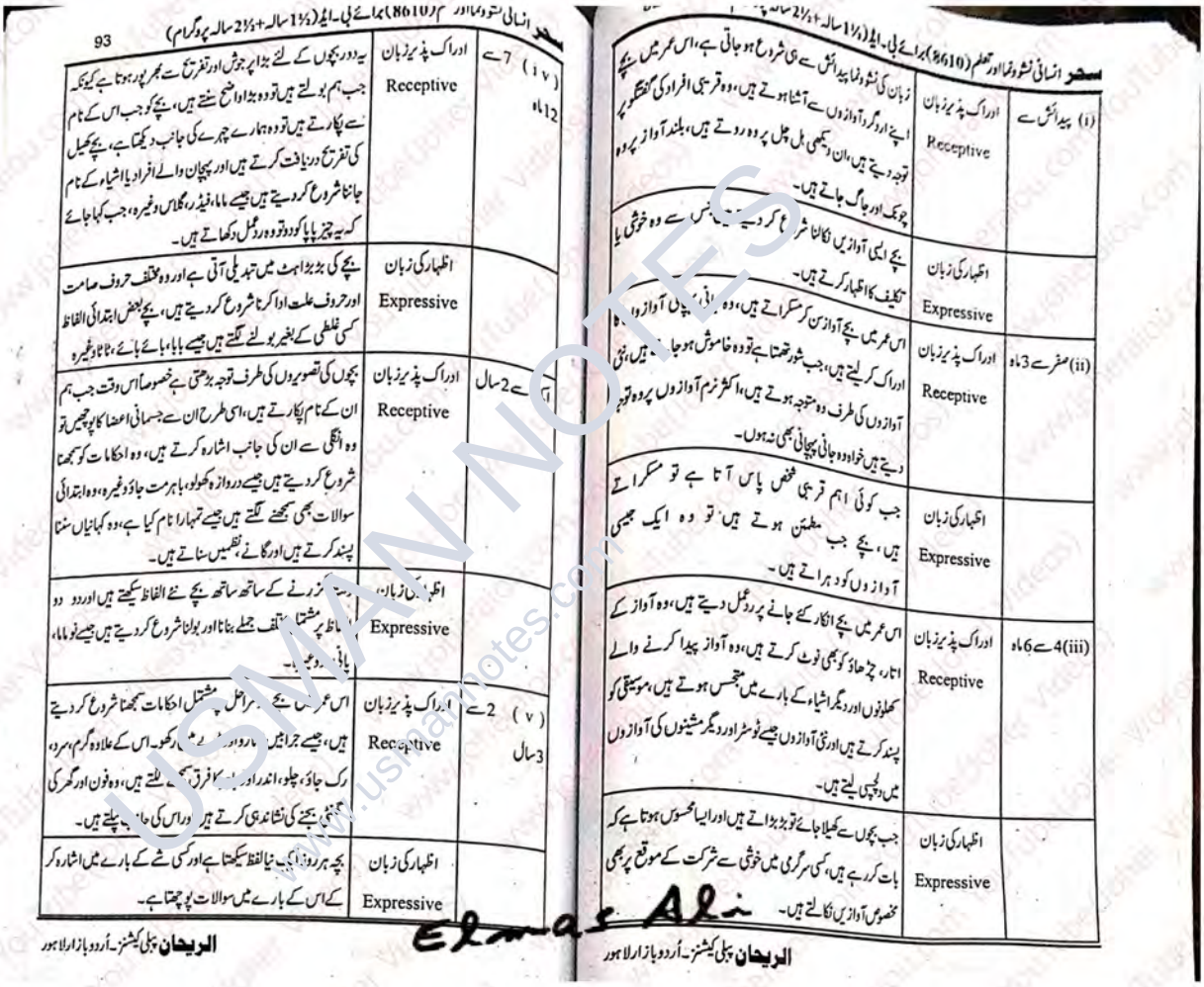
علم المعانی یا سیمنٹکس کسی زبان میں معانی کے مطالعہ کا نام ہے۔ یعنی معنی کیا ہے زبان میں معنی کیسے پیدا ہوتے ہیں لوگ زبان کو کیسے سمجھتے ہیں؟ زبان کے استعمال کی ایک جہ معانی کو ایک شخص سے دوسرے شخص تک منتقل کرنا ہوتا ہے اور سیمنٹکس اسی چیز کا احاطہ کرتا ہے اور ان طریقوں کی نشاندہی کرتا ہے جن کے ذریعے زبان معانی فراہم کرتی ہے۔

-6 معنویات (Pragmatics)

حقیقی صورتحال میں انسانی افعال، خیالات اور لسانی اشاروں (الفاظ، جملے) کے مطالعہ کو معنویات یا Pragmatics کہتے ہیں۔ اس سے مراد وہ طریقے ہیں جن کے ذریعے کسی معاشرے کے افراد زبان کو استعمال کرتے ہیں۔ بچے جس انداز میں اپنے والدین سے بات کرتے ہیں اسی انداز میں اپنے دوستوں سے نہیں کرتے۔ روزمرہ کی گفتگو کا انداز کسی کتاب کی زبان سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ گفتگو کے ان دونوں انداز میں فرق کو جاننے اور موقع محل کے مطابق اسے استعمال کرنے کو Pragmatics کہتے ہیں۔ (3)

☆☆☆☆☆☆

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

(i) پیدائش سے	ادراک پذیر زبان Receptive	زبان کی نشوونما پیدائش سے ہی شروع ہو جاتی ہے، اس عمر میں بچے اپنے اردگرد آوازوں سے آشنا ہوتے ہیں، وہ قریبی افراد کی گفتگو پر توجہ دیتے ہیں، ان دیکھی ہل چل پر وہ روتے ہیں، بلند آواز پر وہ چونک اور جاگ جاتے ہیں۔
	اظہار کی زبان Expressive	بچے ایسی آوازیں نکالنا شروع کر دیتے ہیں جس سے وہ خوشی یا تکلیف کا اظہار کرتے ہیں۔
(ii) صفر سے 3 ماہ	ادراک پذیر زبان Receptive	اس عمر میں بچے آواز سن کر مسکراتے ہیں، وہ [illegible] آوازوں کو ادراک کر لیتے ہیں، جب شور تھمتا ہے تو وہ خاموش ہو جاتے ہیں، نئی آوازوں کی طرف وہ متوجہ ہوتے ہیں، اکثر نرم آوازوں پر وہ توجہ دیتے ہیں خواہ وہ جانی پہچانی بھی نہ ہوں۔
	اظہار کی زبان Expressive	جب کوئی اہم قریبی شخص پاس آتا ہے تو مسکراتے ہیں، بچے جب مطمئن ہوتے ہیں تو وہ ایک جیسی آوازوں کو دہراتے ہیں۔
(iii) 4 سے 6 ماہ	ادراک پذیر زبان Receptive	اس عمر میں بچے انکار کیے جانے پر ردعمل دیتے ہیں، وہ آواز کے اتار، چڑھاؤ کو بھی نوٹ کرتے ہیں، وہ آواز پیدا کرنے والے کھلونوں اور دیگر اشیاء کے بارے میں متجسس ہوتے ہیں، موسیقی کو پسند کرتے ہیں اور نئی آوازوں جیسے ٹوسٹر اور دیگر مشینوں کی آوازوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔
	اظہار کی زبان Expressive	جب بچوں سے کھیلا جائے تو بڑبڑاتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بات کر رہے ہیں، کسی سرگرمی میں خوشی سے شرکت کے موقع پر بھی مخصوص آوازیں نکالتے ہیں۔

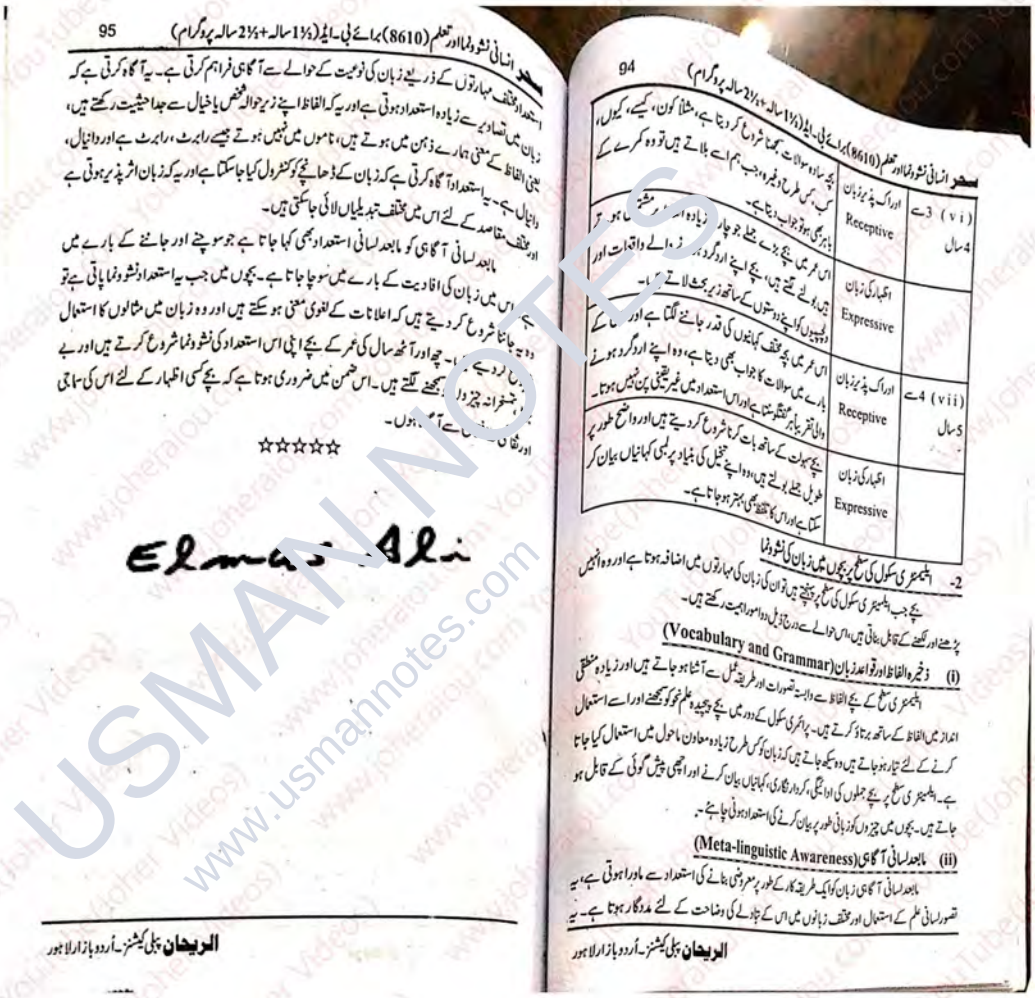
الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

(iv) 7 سے 12 ماہ	ادراک پذیر زبان Receptive	یہ دور بچوں کے لئے بڑا پرجوش اور تفریح سے بھرپور ہوتا ہے کیونکہ جب ہم بولتے ہیں تو وہ بڑا واضح سنتے ہیں، بچے کو جب اس کے نام سے پکارتے ہیں تو وہ ہمارے چہرے کی جانب دیکھتا ہے، بچے کھیل کی تفریح دریافت کرتے ہیں اور پہچان والے افراد یا اشیاء کے نام جاننا شروع کر دیتے ہیں جیسے ماما، فیڈر، گلاس وغیرہ، جب کہا جائے کہ یہ چیز پاپا کو دو تو وہ ردعمل دکھاتے ہیں۔
	اظہار کی زبان Expressive	بچے کی بڑبڑاہٹ میں تبدیلی آتی ہے اور وہ مختلف حروف صامت اور حروف علت ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں، بچے بعض ابتدائی الفاظ کسی غلطی کے بغیر بولنے لگتے ہیں جیسے بابا، بائے بائے، ٹاٹا وغیرہ
(v) 1 سال سے 2 سال	ادراک پذیر زبان Receptive	بچوں کی تصویروں کی طرف توجہ بڑھتی ہے خصوصاً اس وقت جب ہم ان کے نام پکارتے ہیں، اسی طرح ان سے جسمانی اعضا کا پوچھیں تو وہ انگلی سے ان کی جانب اشارہ کرتے ہیں، وہ احکامات کو سمجھنا شروع کر دیتے ہیں جیسے دروازہ کھولو، باہر مت جاؤ وغیرہ، وہ ابتدائی سوالات بھی سمجھنے لگتے ہیں جیسے تمہارا نام کیا ہے، وہ کہانیاں سننا پسند کرتے ہیں اور گانے، نظمیں سناتے ہیں۔
	اظہار کی زبان Expressive	[illegible] کرنے کے ساتھ ساتھ بچے نئے الفاظ سیکھتے ہیں اور دو الفاظ پر مشتمل مختلف جملے بنانا اور بولنا شروع کر دیتے ہیں جیسے نوما، یا [illegible] وغیرہ۔
(v) 2 سے 3 سال	ادراک پذیر زبان Receptive	اس عمر میں بچے [illegible] مراحل پر مشتمل احکامات سمجھنا شروع کر دیتے ہیں، جیسے جرابیں [illegible] رکھو۔ اس کے علاوہ گرم، سرد، رک جاؤ، چلو، اندر اور [illegible] فرق سمجھنے لگتے ہیں، وہ فون اور گھر کی گھنٹی بجنے کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس کا جواب دیتے ہیں۔
	اظہار کی زبان Expressive	بچہ ہر روز ایک نیا لفظ سیکھتا ہے اور کسی شے کے بارے میں اشارہ کر کے اس کے بارے میں سوالات پوچھتا ہے۔

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES
www.usmannotes.com
Elmas Ali



94 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

(vi) 3 سے 4 سال	ادراک پذیر زبان Receptive		
	اظہاری زبان Expressive		
(vii) 4 سے 5 سال	ادراک پذیر زبان Receptive		
	اظہاری زبان Expressive		

2- ایلیمنٹری سکول کی سطح پر بچوں میں زبان کی نشوونما

بچے جب ایلیمنٹری سکول کی سطح پر پہنچتے ہیں تو ان کی زبان کی مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ انہیں پڑھنے اور لکھنے کے قابل بناتی ہیں، اس حوالے سے درج ذیل دو امور اہمیت رکھتے ہیں۔

(i) ذخیرہ الفاظ اور قواعد زبان (Vocabulary and Grammar)

ایلیمنٹری سطح کے بچے الفاظ سے وابستہ تصورات اور طریقہ عمل سے آشنا ہو جاتے ہیں اور زیادہ منطقی انداز میں الفاظ کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں۔ پرائمری سکول کے دور میں بچے پیچیدہ علم نحو کو سمجھنے اور اسے استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ دیکھ جاتے ہیں کہ زبان کو کس طرح زیادہ معاون ماحول میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ایلیمنٹری سطح پر بچے جملوں کی ادائیگی، کردار نگاری، کہانیاں بیان کرنے اور اچھی پیش گوئی کے قابل ہو جاتے ہیں۔ بچوں میں چیزوں کو زبانی طور پر بیان کرنے کی استعداد ہونی چاہئے۔

(ii) مابعد لسانی آگاہی (Meta-linguistic Awareness)

مابعد لسانی آگاہی زبان کو ایک طریقہ کار کے طور پر معرفتی بنانے کی استعداد سے ماورا ہوتی ہے، یہ تصور لسانی علم کے استعمال اور مختلف زبانوں میں اس کے تبادلے کی وضاحت کے لئے مددگار ہوتا ہے۔ یہ

95 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

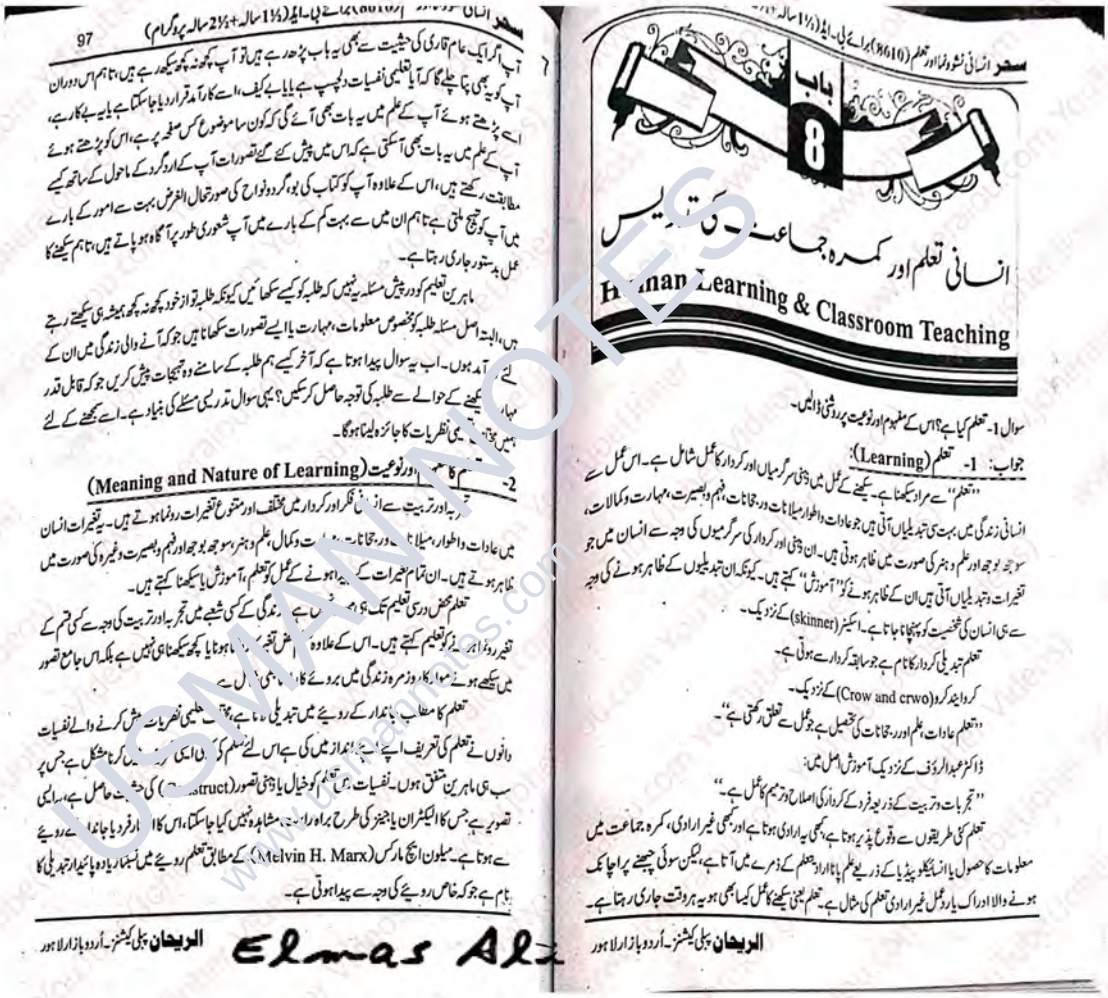
استعداد مختلف مہارتوں کے ذریعے زبان کی نوعیت کے حوالے سے آگاہی فراہم کرتی ہے۔ یہ آگاہ کرتی ہے کہ زبان میں تصاویر سے زیادہ استعداد ہوتی ہے اور یہ کہ الفاظ اپنے زیر حوالہ شخص یا خیال سے جدا حیثیت رکھتے ہیں، یعنی الفاظ کے معنی ہمارے ذہن میں ہوتے ہیں، ناموں میں نہیں ہوتے جیسے رابرٹ، رابرٹ ہے اور دانیال، دانیال ہے۔ یہ استعداد آگاہ کرتی ہے کہ زبان کے ڈھانچے کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ زبان اثر پذیر ہوتی ہے اور مختلف مقاصد کے لئے اس میں مختلف تبدیلیاں لائی جا سکتی ہیں۔

مابعد لسانی آگاہی کو مابعد لسانی استعداد بھی کہا جاتا ہے جو سوچنے اور جاننے کے بارے میں ہے اس میں زبان کی افادیت کے بارے میں سوچا جاتا ہے۔ بچوں میں جب یہ استعداد نشوونما پاتی ہے تو وہ جاننا شروع کر دیتے ہیں کہ اعلانات کے لغوی معنی ہو سکتے ہیں اور وہ زبان میں مثالوں کا استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ چھ اور آٹھ سال کی عمر کے بچے اپنی اس استعداد کی نشوونما شروع کرتے ہیں اور بے [illegible] سمجھنے لگتے ہیں۔ اس ضمن میں ضروری ہوتا ہے کہ بچے کسی اظہار کے لئے اس کی سماجی [illegible] اور ثقافتی [illegible] سے آگاہ ہوں۔

☆☆☆☆☆

Elmas Ali

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



آپ اگر ایک عام قاری کی حیثیت سے بھی یہ باب پڑھ رہے ہیں تو آپ کچھ نہ کچھ سیکھ رہے ہیں، تاہم اس دوران آپ کو یہ بھی پتا چلے گا کہ آیا تعلیمی نفسیات دلچسپ ہے یا بے کیف، اسے کارآمد قرار دیا جاسکتا ہے یا بے کار ہے، اسے پڑھتے ہوئے آپ کے علم میں یہ بات بھی آئے گی کہ کون سا موضوع کس صفحہ پر ہے، اس کو پڑھتے ہوئے آپ کے علم میں یہ بات بھی آسکتی ہے کہ اس میں پیش کئے گئے تصورات آپ کے اردگرد کے ماحول کے ساتھ کیسے مطابقت رکھتے ہیں، اس کے علاوہ آپ کو کتاب کی بو، گرد و نواح کی صورتحال الغرض بہت سے امور کے بارے میں آپ کو تیج ملتی ہے تاہم ان میں سے بہت کم کے بارے میں آپ شعوری طور پر آگاہ ہو پاتے ہیں، تاہم سیکھنے کا عمل بدستور جاری رہتا ہے۔

ماہرین تعلیم کو درپیش مسئلہ یہ نہیں کہ طلبہ کو کیسے سکھائیں کیونکہ طلبہ تو ازخود کچھ نہ کچھ ہمیشہ ہی سیکھتے رہتے ہیں، البتہ اصل مسئلہ طلبہ کو مخصوص معلومات، مہارت یا ایسے تصورات سکھانا ہیں جو کہ آنے والی زندگی میں ان کے لئے ... آمد ہوں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیسے ہم طلبہ کے سامنے وہ تجربات پیش کریں جو کہ قابل قدر مہارت ... سیکھنے کے حوالے سے طلبہ کی توجہ حاصل کر سکیں؟ یہی سوال تدریسی مسئلے کی بنیاد ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے ہمیں مختلف ... نظریات کا جائزہ لینا ہوگا۔

2- ... اور نوعیت (Meaning and Nature of Learning)

... اور تربیت سے انسان فکر اور کردار میں مختلف اور متنوع تغیرات رونما ہوتے ہیں۔ یہ تغیرات انسان میں عادات و اطوار، میلانات و رجحانات، ... کمالات، علم و ہنر، سوجھ بوجھ اور فہم و بصیرت وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ان تمام تغیرات کے ... ہونے کے عمل کو تعلم، آموزش یا سیکھنا کہتے ہیں۔

تعلم محض درسی تعلیم تک ... زندگی کے کسی شعبے میں تجربہ اور تربیت کی وجہ سے کسی قسم کے تغیر رونما ہونے کو تعلیم کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ... تغیر ... ہونا یا کچھ سیکھنا ہی نہیں ہے بلکہ اس جامع تصور میں سیکھے ہوئے مواد کا روزمرہ زندگی میں بروئے کار ... عمل ہے۔

تعلم کا مطلب ... کے رویے میں تبدیلی ... ہے، ... تعلیمی نظریات پیش کرنے والے نفسیات دانوں نے تعلم کی تعریف اپنے ... انداز میں کی ہے اس لئے تعلم کی ... کرنا مشکل ہے، جس پر سب ہی ماہرین متفق ہوں۔ نفسیات جو تعلم کو خیال یا ذہنی تصور (... struct) کی حیثیت حاصل ہے، ایسی تصویر ہے جس کا الیکٹران یا جینز کی طرح براہ راست مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا، اس کا ... فرد یا جاندار کے رویے سے ہوتا ہے۔ میلون ایچ مارکس (Melvin H. Marx) کے مطابق تعلم رویے میں نسبتاً زیادہ پائیدار تبدیلی کا نام ہے جو کہ خاص رویے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

Elmas Ali

باب 8

انسانی تعلم اور کمرہ جماعت کی تدریس
Human Learning & Classroom Teaching

سوال 1۔ تعلم کیا ہے؟ اس کے مفہوم اور نوعیت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: 1- تعلم (Learning):

"تعلم" سے مراد سیکھنا ہے۔ سیکھنے کے عمل میں ذہنی سرگرمیاں اور کردار کا عمل شامل ہے۔ اس عمل سے انسانی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں آتی ہیں جو عادات و اطوار، میلانات و رجحانات، فہم و بصیرت، مہارت و کمالات، سوجھ بوجھ اور علم و ہنر کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان ذہنی اور کردار کی سرگرمیوں کی وجہ سے انسان میں جو تغیرات و تبدیلیاں آتی ہیں ان کے ظاہر ہونے کو "آموزش" کہتے ہیں۔ کیونکہ ان تبدیلیوں کے ظاہر ہونے کی وجہ سے ہی انسان کی شخصیت کو پہچانا جاتا ہے۔ اسکینر (skinner) کے نزدیک۔

تعلم تبدیلی کردار کا نام ہے جو سابقہ کردار سے ہوتی ہے۔

کروا اینڈ کرو (Crow and crwo) کے نزدیک۔

"تعلم عادات، علم اور رجحانات کی تحصیل ہے جو عمل سے تعلق رکھتی ہے"۔

ڈاکٹر عبدالرؤف کے نزدیک آموزش اصل میں:

"تجربات و تربیت کے ذریعہ فرد کے کردار کی اصلاح و ترمیم کا عمل ہے"۔

تعلم کئی طریقوں سے وقوع پذیر ہوتا ہے، کبھی یہ ارادی ہوتا ہے اور کبھی غیر ارادی، کمرہ جماعت میں معلومات کا حصول یا انسائیکلوپیڈیا کے ذریعے علم پانا ارادی تعلم کے ذمرے میں آتا ہے، لیکن سوئی چبھنے پر اچانک ہونے والا ادراک یا ردعمل غیر ارادی تعلم کی مثال ہے۔ تعلم یعنی سیکھنے کا عمل کیسا بھی ہو یہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام) 99

تعلم کی تعریفیں (Learning Defined)

تعلم کی تعریف اور وضاحت کئی انداز میں کی گئی ہے، تعلم کی نوعیت کے حوالے سے چند نقطہ ہائے نظر درج ذیل ہیں:-

(i) من کا نقطہ نظر (Munn's View)

من (Munn) کے مطابق تعلم رویے میں مستقل اور نفع بخش تبدیلی کا عمل ہے جو کہ کسی سرگرمی، تربیت یا مشاہدے کا نتیجہ ہوتی ہے۔

(ii) سکنر کا نقطہ نظر (Skinner's View)

سکنر (Skinner) کے مطابق تعلم میں اکتساب اور یاد رکھنا دونوں شامل ہیں۔

(iii) گیٹس کا نقطہ نظر (View of Gates)

گیٹس (Gates) کے مطابق تعلم رویے کا علاج ہے جو کہ تجربے کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

(iv) ڈینیل بیل کا نقطہ نظر (View of Daniel Bell)

ڈینیل بیل (Daniel Bell) کے الفاظ میں تعلم ایک ایسی تبدیلی ہے جو کہ جاندار کی اپنی توانائیوں اور اس پر اثر انداز ہونے والے ماحول کے ذریعے وقوع پذیر ہوتی ہے۔

(v) تھارپ کا نقطہ نظر (View of Thorpe)

تھارپ (Thorpe) کے مطابق تعلم ایک ایسا عمل ہے جو کہ فرد کے رویے میں اختیار کی جانے والی تبدیلی کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے، یہ تبدیلی تجربے کا نتیجہ ہوتا ہے

(vi) کمبل کا نقطہ نظر (Kimble's View)

جی اے کمبل (G. A. Kimble) کی رائے میں رویے میں کم و بیش مستقل تبدیلی جو کہ مشق کا نتیجہ ہوتی ہے تعلم کہلاتی ہے۔

(vii) کنگسلے اور گیری کا نقطہ نظر (View of Kingsley and Garrey)

کنگسلے (Kingsley) اور گیری (Garrey) کے مطابق ماحول کے ساتھ مطابقت اختیار کرنے کا عمل ہی تعلم ہے، یعنی تعلم ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے جاندار تحریک و ترغیب کے زیر اثر کسی صورتحال کے ساتھ مطابقت اختیار کرتا ہے، ایسا کرتے ہوئے اس کے رویے میں لازمی تبدیلی آتی ہے جس کے ذریعے مشکلات پر قابو پایا جاتا ہے۔

Elmas Ali

98 سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام)

اس سے چار باتوں کا پتا چلتا ہے، اول تعلم رویے میں تبدیلی کا نام ہے تاہم یہ تبدیلی کسی بیماری، تھکاوٹ، پختگی یا نشے کی وجہ سے نہیں ہوتی، دوم تعلم کا براہ راست مشاہدہ ممکن نہیں اس کا اظہار فرد کی سرگرمیوں سے ہوتا ہے، سوم رویے میں ہونے والی تبدیلی مستقل نوعیت کی ہوتی ہے، چہارم تعلم مشق اور تجربہ پر منحصر ہوتا ہے۔

ہلگارڈ (Hilgard) کے مطابق کسی ماحول میں بار بار کے تجربے سے رونما ہونے والی تبدیلی کو تعلم کہتے ہیں، رویے میں اس قسم کی تبدیلی کی پختگی یا عارضی حالت کی بنیاد پر نہیں ہوتی۔

3- تعلم کا ابتدائی تصور (Earlier View of Learning)

تعلم کے ابتدائی تصور میں استاد کی حیثیت ایسے شخص کی تھی جو کہ معلومات کو [illegible] تک منتقل [illegible] اور طلبہ کا کام ان معلومات کو ازبر کر لینے تک محدود تھا، ماضی میں اعصاب کے مرکزی نظام کو بھی [illegible] ن نظام کی ہی طرح تصور کیا جاتا تھا جو کہ مشق اور کثرت سے قوی اور مضبوط ہو جاتا ہے، اس لئے پڑھنا اور ابلاغ کے ذریعے کیا جاتا تھا۔ لیکن اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ بچوں کا قابل زبان سکھانے کا عمل بچوں اور تقریری تکنیکوں کی مشق سے انجام پاتا تھا۔

سیکھنے کے عمل سے ہی دل اچاٹ ہونے لگا۔

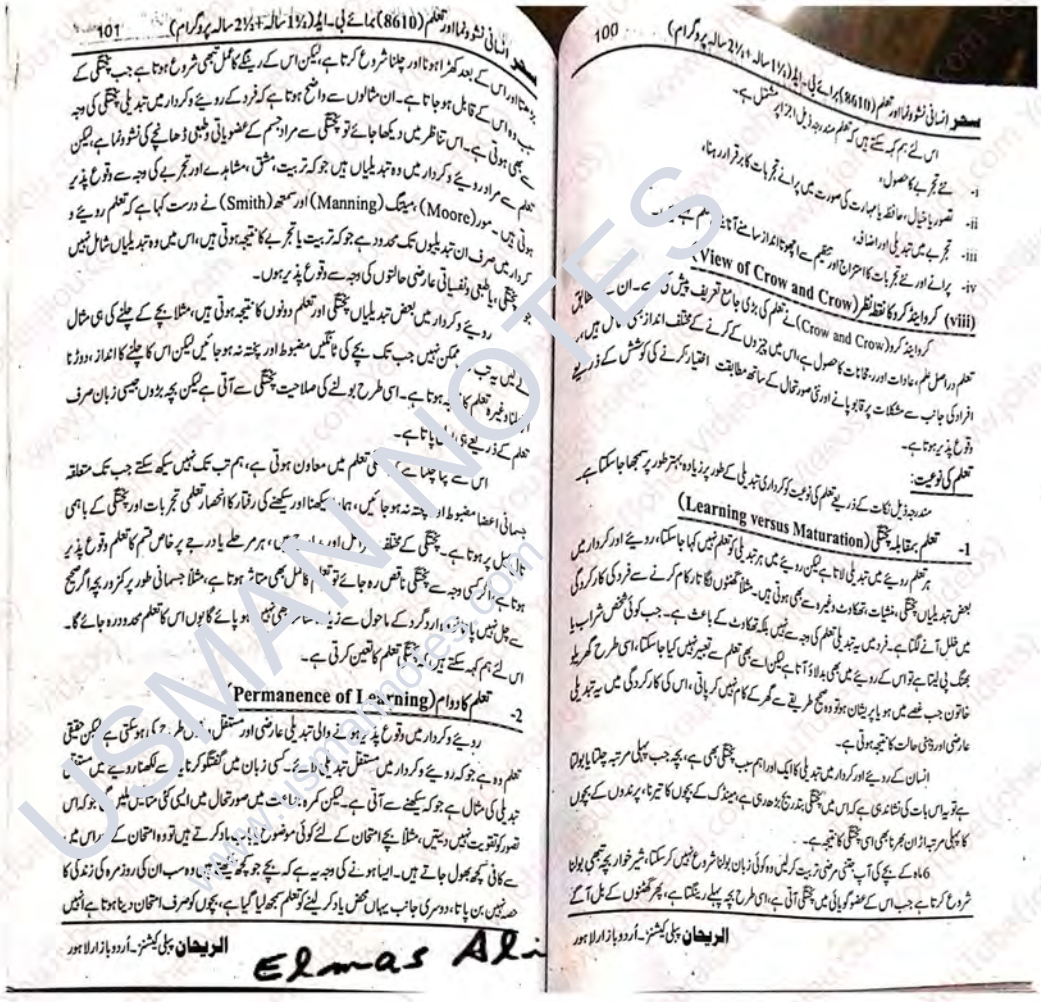
4- تعلم کا بعد کا تصور (A Later View of Learning)

تعلیم کے ابتدائی تصور کے بعد ایک نیا نقطہ نظر سامنے آیا جس میں تعلم کو سرگرمی کی خاص شکل کے طور پر پیش کیا گیا، اس شکل میں بچے پہلے سے طے شدہ صورتحال میں خاص تہیجات پر مخصوص ردعمل دیتے تھے۔ اس تصور کو عام طور پر تہیج اور ردعمل کی نفسیات (Stimulus-Response Psychology) کہا جاتا ہے۔ اس کے مطابق نفس مضمون اور سکھائی جانے والی مہارتوں کو تعلیمی مقاصد کے عین مطابق ترتیب دیا جانا چاہیے۔ تہیج اور ردعمل کا نظریہ (Stimulus-Response Theory) ای ایل تھارن ڈائیک (E. L. Thorndike) نے پیش کیا، اس میں تعلم کے کچھ بنیادی قوانین پیش کئے گئے ہیں جیسا کہ قانون آمادگی (Readiness)، قانون مشق (Exercise)، اور قانون تاثیر (Effect) وغیرہ۔

5- تعلم کا جدید تصور (A Recent View of Learning)

حال ہی میں تشکیل پانے والے نئے تعلیمی تصورات حیاتیاتی تصور پر مبنی ہیں، ان کے مطابق جاندار مرکزی (مرکزی عصبی نظام) سے حاصل ہونے والی ہدایات کے عمل سے نشوونما پاتا ہے۔ اس نقطہ نظر کو آرگن ازمک پروپوزیشنل تھیوری (Oraganismic Pruposive Theory) کا نام دیا گیا ہے۔ اسے تعلم کی فیلڈ تھیوریز (Field Theories) میں سے ایک تصور کیا جاتا ہے۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



100

سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلم مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے۔

i- سیکھے تجربے کا حصول،
ii- تصور یا خیال، حافظہ یا عبارت کی صورت میں پرانے تجربات کا برقرار رہنا،
iii- تجربے میں تبدیلی اور اضافہ،
iv- پرانے اور نئے تجربات کا امتزاج اور جمع سے اچھوتا انداز سامنے آنا۔ تعلم ہے

(viii) کروائینڈ کرو کا نقطہ نظر (Crow and Crow's View)

کروائینڈ کرو (Crow and Crow) نے تعلم کی بڑی جامع تعریف پیش کی ہے۔ ان کے مطابق تعلم دراصل علم، عادات اور رجحانات کا حصول ہے، اس میں چیزوں کے کرنے کے مختلف انداز بھی شامل ہیں، اور افراد کی جانب سے مشکلات پر قابو پانے اور نئی صورتحال کے ساتھ مطابقت اختیار کرنے کی کوشش کے ذریعے وقوع پذیر ہوتا ہے۔

تعلم کی نوعیت:

مندرجہ ذیل نکات کے ذریعے تعلم کی نوعیت کو کرداری تبدیلی کے طور پر زیادہ بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔

-1 تعلم بمقابلہ پختگی (Learning versus Maturation)

ہر تعلم رویے میں تبدیلی لاتا ہے لیکن رویے میں ہر تبدیلی کو تعلم نہیں کہا جا سکتا، رویے اور کردار میں بعض تبدیلیاں پختگی، منشیات، تھکاوٹ وغیرہ سے بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً گھنٹوں لگاتار کام کرنے سے فرد کی کارکردگی میں خلل آنے لگتا ہے۔ فرد میں یہ تبدیلی تعلم کی وجہ سے نہیں بلکہ تھکاوٹ کے باعث ہے۔ جب کوئی شخص شراب پیا ہوا ہو تو اس کے رویے میں بھی بدلاؤ آتا ہے لیکن اسے بھی تعلم سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح گھریلو جھگڑا پی لیتا ہے تو اس کے رویے میں بھی بدلاؤ آتا ہے لیکن اسے بھی تعلم سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح گھریلو خاتون جب غصے میں ہو یا پریشان ہو تو وہ صحیح طریقے سے گھر کے کام نہیں کر پاتی، اس کی کارکردگی میں یہ تبدیلی عارضی اور ذہنی حالت کا نتیجہ ہوتی ہے۔

انسان کے رویے اور کردار میں تبدیلی کا ایک اور اہم سبب پختگی بھی ہے، بچہ جب پہلی مرتبہ چلتا یا بولتا ہے تو یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ اس میں پختگی بتدریج بڑھ رہی ہے، مینڈک کے بچوں کا تیرنا، پرندوں کے بچوں کا پہلی مرتبہ اڑان بھرنا بھی اسی پختگی کا نتیجہ ہے۔

6 ماہ کے بچے کی آپ جتنی مرضی تربیت کر لیں وہ کوئی زبان بولنا شروع نہیں کر سکتا، شیر خوار بچہ تبھی بولنا شروع کرتا ہے جب اس کے عضو گویائی میں پختگی آتی ہے، اسی طرح بچہ پہلے رینگتا ہے، پھر گھٹنوں کے بل آگے

101 انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

سطر بڑھتا اور اس کے قابل ہو جاتا ہے۔ ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ فرد کے رویے و کردار میں تبدیلی پختگی کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو پختگی سے مراد جسم کے عضویاتی و طبعی ڈھانچے کی نشوونما ہے، لیکن تعلم سے مراد رویے و کردار میں وہ تبدیلیاں ہیں جو کہ تربیت، مشق، مشاہدے اور تجربے کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ مور (Moore)، ہیننگ (Manning) اور سمتھ (Smith) نے درست کہا ہے کہ تعلم رویے و کردار میں صرف ان تبدیلیوں تک محدود ہے جو کہ تربیت یا تجربے کا نتیجہ ہوتی ہیں، اس میں وہ تبدیلیاں شامل نہیں جو پختگی یا طبعی و نفسیاتی عارضی حالتوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہوں۔

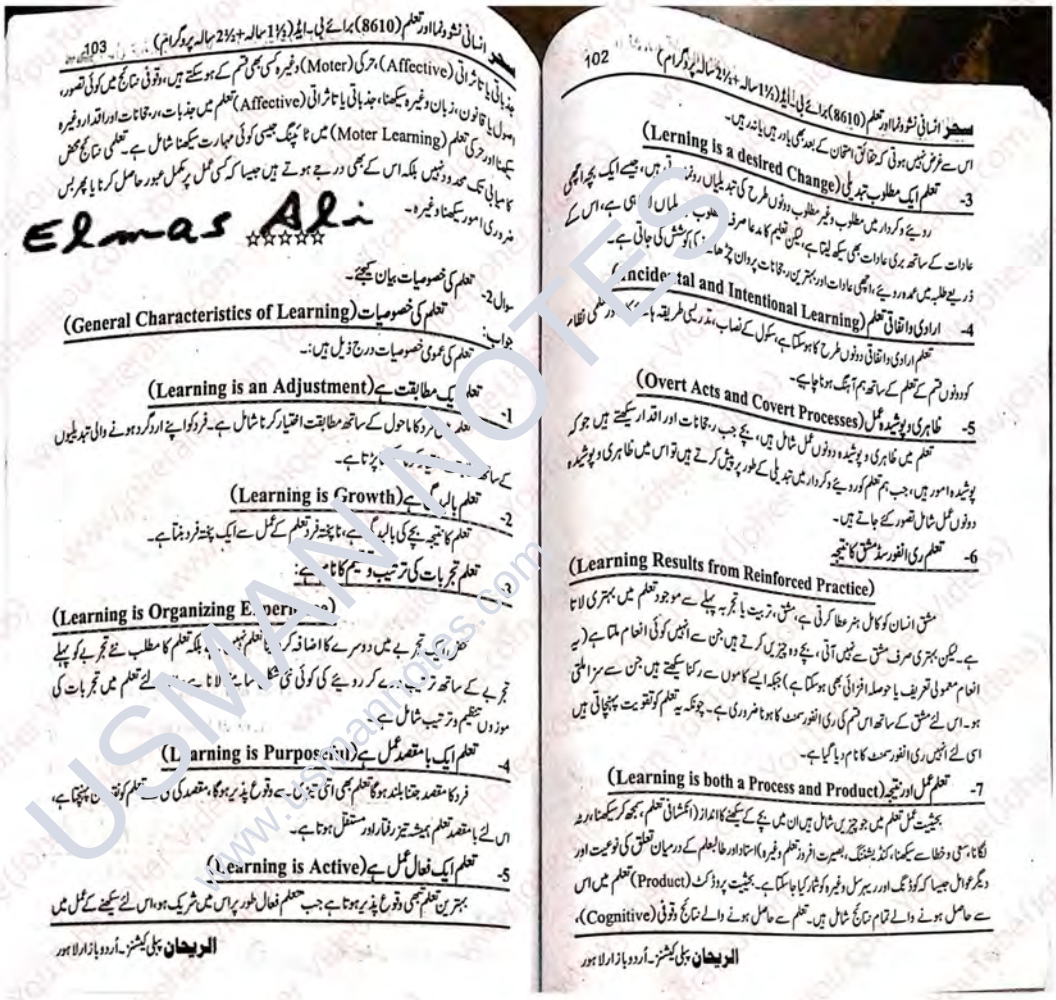
رویے و کردار میں بعض تبدیلیاں پختگی اور تعلم دونوں کا نتیجہ ہوتی ہیں، مثلاً بچے کے چلنے کی ہی مثال لے لیں یہ تب ممکن نہیں جب تک بچے کی ٹانگیں مضبوط اور پختہ نہ ہو جائیں لیکن اس کا چلنے کا انداز، دوڑنا وغیرہ تعلم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بولنے کی صلاحیت پختگی سے آتی ہے لیکن بچہ بڑوں جیسی زبان صرف تعلم کے ذریعے ہی سیکھ پاتا ہے۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ پختگی تعلم میں معاون ہوتی ہے، ہم تب تک نہیں سیکھ سکتے جب تک متعلقہ جسمانی اعضا مضبوط اور پختہ نہ ہو جائیں، ہمارا سیکھنا اور سیکھنے کی رفتار کا انحصار تعلمی تجربات اور پختگی کے باہمی تعامل پر ہوتا ہے۔ پختگی کے مختلف مدارج اور مراحل ہیں، ہر مرحلے یا درجے پر خاص قسم کا تعلم وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے پختگی ناقص رہ جائے تو تعلم کا عمل بھی متاثر ہوتا ہے، مثلاً جسمانی طور پر کمزور بچہ اگر صحیح سے چل نہیں پاتا، اردگرد کے ماحول سے زیادہ سیکھ نہیں پائے گا یوں اس کا تعلم محدود رہ جائے گا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ پختگی تعلم کا تعین کرتی ہے۔

-2 تعلم کا دوام (Permanence of Learning)

رویے و کردار میں وقوع پذیر ہونے والی تبدیلی عارضی اور مستقل دونوں طرح کی ہو سکتی ہے لیکن حقیقی تعلم وہ ہے جو کہ رویے و کردار میں مستقل تبدیلی لائے۔ کسی زبان میں گفتگو کرنا یا لکھنا رویے میں مستقل تبدیلی کی مثال ہے جو کہ سیکھنے سے آتی ہے۔ لیکن کمرہ جماعت میں صورتحال میں ایسی کئی مثالیں ملیں گی جو کہ اس تصور کو تقویت نہیں دیتیں، مثلاً بچے امتحان کے لئے کوئی موضوع یاد کرتے ہیں تو وہ امتحان کے بعد اس میں سے کافی کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایسا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بچے جو کچھ سیکھتے ہیں وہ سب ان کی روزمرہ کی زندگی کا حصہ نہیں بن پاتا، دوسری جانب یہاں محض یاد کر لینے کو تعلم سمجھ لیا گیا ہے، بچوں کو صرف امتحان دینا ہوتا ہے انہیں

Elmas Ali



سبق: انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام) 102

اس سے غرض نہیں ہوتی کہ حقائق امتحان کے بعد بھی یاد رہیں یا نہ رہیں۔

3- تعلم ایک مطلوب تبدیلی (Lerning is a desired Change)

رویے و کردار میں مطلوب و غیر مطلوب دونوں طرح کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، جیسے ایک بچہ اچھی عادات کے ساتھ بری عادات بھی سیکھ لیتا ہے، لیکن تعلیم کا مقصد صرف مطلوب تبدیلیاں لانا ہی ہے، اس کے ذریعے طلبہ میں محمود رویے، اچھی عادات اور بہترین رجحانات پروان چڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

4- ارادی و اتفاقی تعلم (Incidental and Intentional Learning)

تعلم ارادی و اتفاقی دونوں طرح کا ہو سکتا ہے، سکول کے نصاب، تدریسی طریقہ ہائے درسی نظام کو دونوں قسم کے تعلم کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

5- ظاہری و پوشیدہ عمل (Overt Acts and Covert Processes)

تعلم میں ظاہری و پوشیدہ دونوں عمل شامل ہیں، بچے جب رجحانات اور اقدار سیکھتے ہیں جو کہ پوشیدہ امور ہیں، جب ہم تعلم کو رویے و کردار میں تبدیلی کے طور پر پیش کرتے ہیں تو اس میں ظاہری و پوشیدہ دونوں عمل شامل تصور کیے جاتے ہیں۔

6- تعلم ری انفورسڈ مشق کا نتیجہ (Learning Results from Reinforced Practice)

مشق انسان کو کامل ہنر عطا کرتی ہے، مشق، تربیت یا تجربہ پہلے سے موجود تعلم میں بہتری لاتا ہے۔ لیکن بہتری صرف مشق سے نہیں آتی، بچے وہ چیزیں کرتے ہیں جن سے انہیں کوئی انعام ملتا ہے (یہ انعام معمولی تعریف یا حوصلہ افزائی بھی ہو سکتا ہے) جبکہ ایسے کاموں سے رکنا سیکھتے ہیں جن سے سزا ملتی ہو۔ اس لئے مشق کے ساتھ اس قسم کی ری انفورسمنٹ کا ہونا ضروری ہے۔ چونکہ یہ تعلم کو تقویت پہنچاتی ہیں اسی لئے انہیں ری انفورسمنٹ کا نام دیا گیا ہے۔

7- تعلم عمل اور نتیجہ (Learning is both a Process and Product)

بحیثیت عمل تعلم میں جو چیزیں شامل ہیں ان میں بچے کے سیکھنے کا انداز (اکتشافی تعلم، سمجھ کر سیکھنا، رٹہ لگانا، سمعی و خطاء سے سیکھنا، کنڈیشننگ، بصیرت افروز تعلم وغیرہ) استاد اور طالبعلم کے درمیان تعلق کی نوعیت اور دیگر عوامل جیسا کہ کوچنگ اور ریہرسل وغیرہ کو شمار کیا جا سکتا ہے۔ بحیثیت پروڈکٹ (Product) تعلم میں اس سے حاصل ہونے والے تمام نتائج شامل ہیں۔ تعلم سے حاصل ہونے والے نتائج وقوفی (Cognitive)،

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

سبق: انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام) 103

جذباتی یا تاثراتی (Affective)، حرکی (Moter) وغیرہ کسی بھی قسم کے ہو سکتے ہیں، وقوفی نتائج میں کوئی تصور، اصول یا قانون، زبان وغیرہ سیکھنا، جذباتی یا تاثراتی (Affective) تعلم میں جذبات، رجحانات اور اقدار وغیرہ سیکھنا اور حرکی تعلم (Moter Learning) میں ٹائپنگ جیسی کوئی مہارت سیکھنا شامل ہے۔ تعلمی نتائج محض کامیابی تک محدود نہیں بلکہ اس کے بھی درجے ہوتے ہیں جیسا کہ کسی عمل پر مکمل عبور حاصل کرنا یا پھر بس ضروری امور سیکھنا وغیرہ۔

Elmas Ali ☆☆☆☆☆

سوال 2- تعلم کی خصوصیات بیان کیجئے۔

جواب: **تعلم کی خصوصیات (General Characteristics of Learning)**

تعلم کی عمومی خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

1- تعلم ایک مطابقت ہے (Learning is an Adjustment)

تعلم میں فرد کا ماحول کے ساتھ مطابقت اختیار کرنا شامل ہے۔ فرد کو اپنے اردگرد ہونے والی تبدیلیوں کے ساتھ [illegible] پڑتا ہے۔

2- تعلم بالغ ہے (Learning is Growth)

تعلم کا نتیجہ بچے کی بالغ [illegible] ہے، ناپختہ فرد تعلم کے عمل سے ایک پختہ فرد بنتا ہے۔

3- تعلم تجربات کی ترتیب و تنظیم کا نام ہے (Learning is Organizing Experience)

محض ایک تجربے میں دوسرے کا اضافہ کر دینا تعلم نہیں بلکہ تعلم کا مطلب نئے تجربے کو پہلے تجربے کے ساتھ ترتیب دے کر رویے کی کوئی نئی شکل سامنے لانا ہے اس لئے تعلم میں تجربات کی موزوں تنظیم و ترتیب شامل ہے۔

4- تعلم ایک بامقصد عمل ہے (Learning is Purposeful)

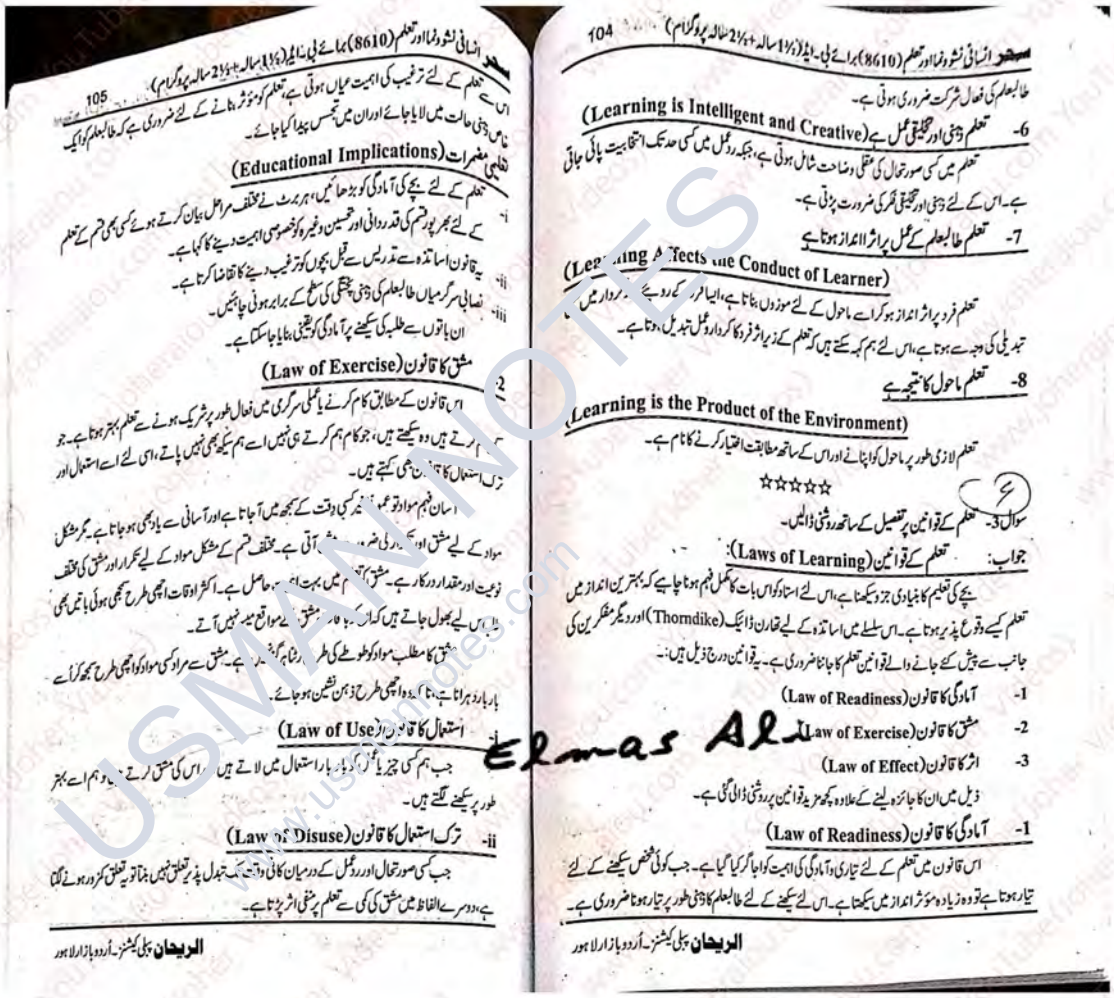
فرد کا مقصد جتنا بلند ہوگا تعلم بھی اتنی تیز ہوگا۔ وقوع پذیر ہوگا، مقصد کی کمی سے تعلم کو نقصان پہنچتا ہے، اس لئے بامقصد تعلم ہمیشہ تیز رفتار اور مستقل ہوتا ہے۔

5- تعلم ایک فعال عمل ہے (Learning is Active)

بہترین تعلم تبھی وقوع پذیر ہوتا ہے جب متعلم فعال طور پر اس میں شریک ہو، اس لئے سیکھنے کے عمل میں

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES www.usmannotes.com



سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (۱½ سالہ+۲½ سالہ پروگرام) 104

طالبعلم کی فعال شرکت ضروری ہوتی ہے۔

6- تعلم ذہنی اور تخلیقی عمل ہے (Learning is Intelligent and Creative)

تعلم میں کسی صورتحال کی عقلی وضاحت شامل ہوتی ہے، جبکہ ردعمل میں کسی حد تک انتخابیت پائی جاتی ہے۔ اس کے لئے ذہنی اور تخلیقی فکر کی ضرورت پڑتی ہے۔

7- تعلم طالبعلم کے عمل پر اثر انداز ہوتا ہے

(Learning Affects the Conduct of Learner)

تعلم فرد پر اثر انداز ہو کر اسے ماحول کے لئے موزوں بناتا ہے، ایسا فرد کے رویے / کردار میں تبدیلی کی وجہ سے ہوتا ہے، اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلم کے ذریعہ اثر فرد کا کردار و عمل تبدیل ہوتا ہے۔

8- تعلم ماحول کا نتیجہ ہے

(Learning is the Product of the Environment)

تعلم لازمی طور پر ماحول کو اپنانے اور اس کے ساتھ مطابقت اختیار کرنے کا نام ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 3- تعلم کے قوانین پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالیں۔

جواب: تعلم کے قوانین (Laws of Learning):

بچے کی تعلیم کا بنیادی جز دیکھنا ہے، اس لئے استاد کو اس بات کا مکمل فہم ہونا چاہیے کہ بہترین انداز میں تعلم کیسے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں اساتذہ کے لیے تھارن ڈائیک (Thorndike) اور دیگر مفکرین کی جانب سے پیش کئے جانے والے قوانین تعلم کا جاننا ضروری ہے۔ یہ قوانین درج ذیل ہیں:۔

1- آمادگی کا قانون (Law of Readiness)

2- مشق کا قانون (Law of Exercise)

3- اثر کا قانون (Law of Effect)

ذیل میں ان کا جائزہ لینے کے علاوہ کچھ مزید قوانین پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

1- آمادگی کا قانون (Law of Readiness)

اس قانون میں تعلم کے لئے تیاری و آمادگی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جب کوئی شخص سیکھنے کے لئے تیار ہوتا ہے تو وہ زیادہ مؤثر انداز میں سیکھتا ہے۔ اس لئے سیکھنے کے لئے طالبعلم کا ذہنی طور پر تیار ہونا ضروری ہے۔

اس سے تعلم کے لئے ترغیب کی اہمیت عیاں ہوتی ہے، تعلم کو موثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ طالبعلم کو ایک خاص ذہنی حالت میں لایا جائے اور ان میں تجسس پیدا کیا جائے۔

تعلیمی مضمرات (Educational Implications)

i- تعلم کے لئے بچے کی آمادگی کو بڑھائیں، ہربرٹ نے مختلف مراحل بیان کرتے ہوئے کہی بھی قسم کے تعلم کے لئے بھرپور قسم کی قدردانی اور تحسین وغیرہ کو خصوصی اہمیت دینے کا کہا ہے۔

ii- یہ قانون اساتذہ سے تدریس سے قبل بچوں کو ترغیب دینے کا تقاضا کرتا ہے۔

iii- نصابی سرگرمیاں طالبعلم کی ذہنی پختگی کی سطح کے برابر ہونی چاہئیں۔

ان باتوں سے طلبہ کی سیکھنے پر آمادگی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

2- مشق کا قانون (Law of Exercise)

اس قانون کے مطابق کام کرنے یا عملی سرگرمی میں فعال طور پر شریک ہونے سے تعلم بہتر ہوتا ہے۔ جو [illegible] کرتے ہیں وہ سیکھتے ہیں، جو کام ہم کرتے ہی نہیں اسے ہم سیکھ بھی نہیں پاتے، اسی لئے اسے استعمال اور ترک استعمال کا قانون بھی کہتے ہیں۔

آسان فہم مواد تو عموماً [illegible] کسی وقت کے سمجھ میں آجاتا ہے اور آسانی سے یاد بھی ہو جاتا ہے۔ مگر مشکل مواد کے لیے مشق اور [illegible] ضرورت پیش آتی ہے۔ مختلف قسم کے مشکل مواد کے لیے تکرار اور مشق کی مختلف نوعیت اور مقدار درکار ہے۔ مشق [illegible] میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ اکثر اوقات اچھی طرح سمجھی ہوئی باتیں بھی [illegible] اس لیے بھول جاتے ہیں کہ ان کو بار بار مشق [illegible] مواقع میسر نہیں آتے۔

مشق کا مطلب مواد کو طوطے کی طرح [illegible] ہے۔ مشق سے مراد کسی مواد کو اچھی طرح سمجھ کر اسے بار بار دہرانا ہے، تاکہ وہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

i- استعمال کا قانون (Law of Use)

جب ہم کسی چیز یا عمل کو بار بار استعمال میں لاتے ہیں، اس کی مشق کرتے ہیں تو ہم اسے بہتر طور پر سیکھنے لگتے ہیں۔

ii- ترک استعمال کا قانون (Law of Disuse)

جب کسی صورتحال اور ردعمل کے درمیان کافی وقت تک تبدیل پذیر تعلق نہیں بنتا تو یہ تعلق کمزور ہونے لگتا ہے، دوسرے الفاظ میں مشق کی کمی سے تعلم پر منفی اثر پڑتا ہے۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

تعلیمی مضمرات (Educational Implications)

مشق کے قانون سے بھی مضمرات بہت زیادہ ہیں۔ اساتذہ کی چیز کو یاد رکھنے اور اس پر مکمل عبور حاصل کرنے کے لئے تکرار مشق اور ذہن پر زور دینا ہے۔ مزید برآں یہ ایک سے دوسرا مشق کے درمیان زیادہ وقفہ کرنے کا بھی کہتا ہے کیونکہ کم وقفہ میں بار بار دہرانا ہے۔ اس کے چند فوائد درج ذیل ہیں۔

i- سیکھنے کے عمل میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

ii- اس کی مدد سے بری عادات میں کمی کو دیرپا کیا جا سکتا ہے۔

iii- بھولنے کے عمل فراموشی کو موثر انداز میں کیا جا سکتا ہے۔

iv- ہائر آرڈر تھنکنگ مہارتیں مشق کے ذریعے تعلم عروج پر پہنچائی جا سکتی ہیں۔

v- استاد کو چاہیے کہ وہ خوشگوار ماحول کے ساتھ مشق کے عمل کو یقینی بنائے۔

3- قانون اثر (Law of Effect)

اس قانون کے مطابق جب ہماری کوشش کامیابی یا تسکین کے احساس سے شناسا ہوتی ہیں تو ہم سیکھنے کے لئے مزید پرجوش ہو جاتے ہیں لیکن اس کے بغیر زیادہ تعلم وقوع پذیر نہیں ہوتا۔ دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایسا جواب یا ردعمل جس سے کسی ہدف کا حصول ممکن ہو اور اس سے تسکین حاصل ہو تو وہ ہمارے اذہان میں اچھی طرح محفوظ ہو جاتا ہے۔ البتہ جس سے تسکین حاصل نہ ہو وہ زیادہ خوش نہیں چھوڑ پاتے۔

تھارن ڈائیک (Thorndike) نے اس کی وضاحت کچھ یوں کی ہے:-

"جب صورتحال اور ردعمل کے درمیان تبدیل شدہ تعلق بنتا ہے اور اس کے ساتھ بعض معاملات میں تسکین بھی حاصل ہوتی ہے تو اس سے وہ تعلق مزید مضبوط ہوتا ہے، لیکن ایسا نہ ہونے کی صورت میں تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔" یوں حاصلات کے احساسات اور جذباتی حالت تعلم کو متاثر کرتی ہے، دوسرے الفاظ میں کامیابی اور ناکامی کی صورت میں تعلم پر کافی حد تک اثر انداز ہوتی ہیں۔

تعلیمی مضمرات (Educational Implications)

i- انعام، تسکین اور تعریف کے ساتھ طلبہ میں اچھی عادات اور رجحانات کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔

ii- غیر مطلوب رجحانات اور امور کو غیر تسکین شدہ حالات کے ذریعے دور کیا جا سکتا ہے۔

iii- جزا و سزا کے عمل میں اسی قانون کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

دلچسپی کے ذریعے کردار کی مسائل کو دور کر کے روئے میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

دلچسپی کا اس قانون کے ساتھ براہ راست تعلق ہے۔ بچے ایسے امور میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں جن سے خوشگوار نتائج برآمد ہوں۔

☆☆☆☆☆

سوال:- قانون قربت زمانہ اور محرک کی شدت کے قانون کی وضاحت کریں۔ تعلم میں رویے کی تبدیلی سے کیا مراد ہے؟

1- قانون قربت زمانہ (Law of Recency)

جواب:- حال ہی میں ہونے والے واقعات ذہن میں زیادہ واضح ہوتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بھولنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے، ہم ان چیزوں کو زیادہ بہتر طریقے سے یاد رکھتے ہیں جو مقابلتاً قریبی زمانے میں ہوتے ہیں۔ اس امر سے دہرائی کی اہمیت واضح ہوتی ہے، طلبہ کو اکثر دہرائی کرتے رہنا چاہیے تاکہ نوع پذیر ہوں۔ دہرائی کا عمل چھوٹے چھوٹے وقفوں کے بعد اور امتحانات سے قبل ہونا چاہیے، تاکہ [illegible] دہرائی کے بغیر [illegible] کیا ہوا سبق بھی بھولنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

2- محرک کی شدت کا قانون (Law of Intensity of Stimulus)

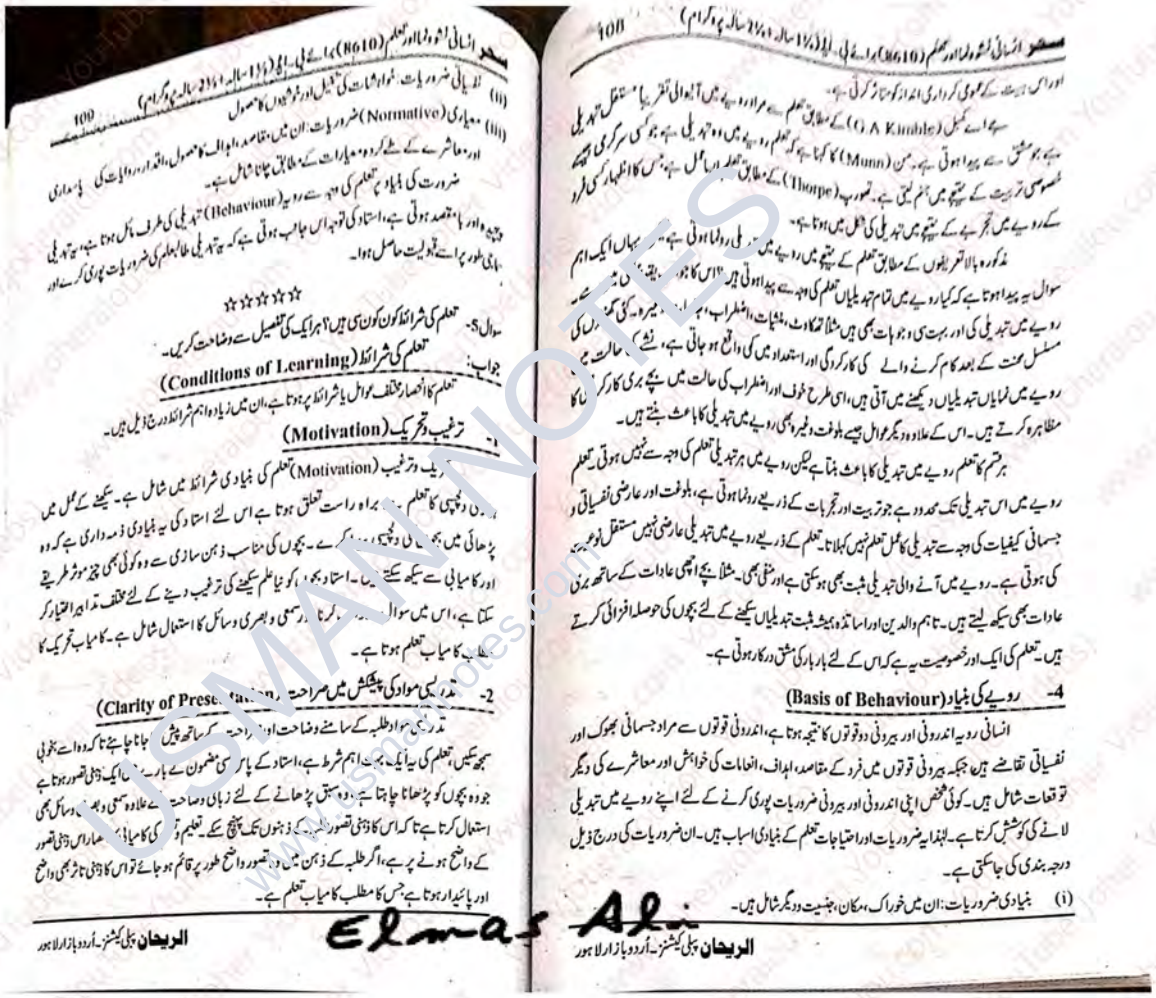
محرک جتنا مضبوط ہوگا [illegible] اتنا ہی بہتر ہوگا، محرک مضبوط ہو تو ردعمل بھی مضبوط ہوتا ہے۔ ایک عالیطلم بہتر اپنی پڑھائی میں زیادہ [illegible] پرجوش ہے وہ زیادہ ترقی اور کامیابی حاصل کرے گا۔ اسی طرح استاد کا کام طلبہ کو زیادہ سے زیادہ تحریک دینا ہوتا ہے۔ طلبہ کے سامنے عظیم اور بلند مقاصد رکھنا انہیں تحریک دینے کا باعث بنتے ہیں۔ حقیقی تعریف اور انعامات بھی اہم محرک ہیں، وقفے وقفے سے ٹیسٹ اور امتحانات بھی یہی مقصد پورا کرتے ہیں۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلم کی کامیابی کا محرکات اور اس کی پڑھائی میں دلچسپی سے براہ راست تعلق ہوتا ہے۔

3- تعلم بطور رویے میں تبدیلی (Learning as Modification of Behaviour)

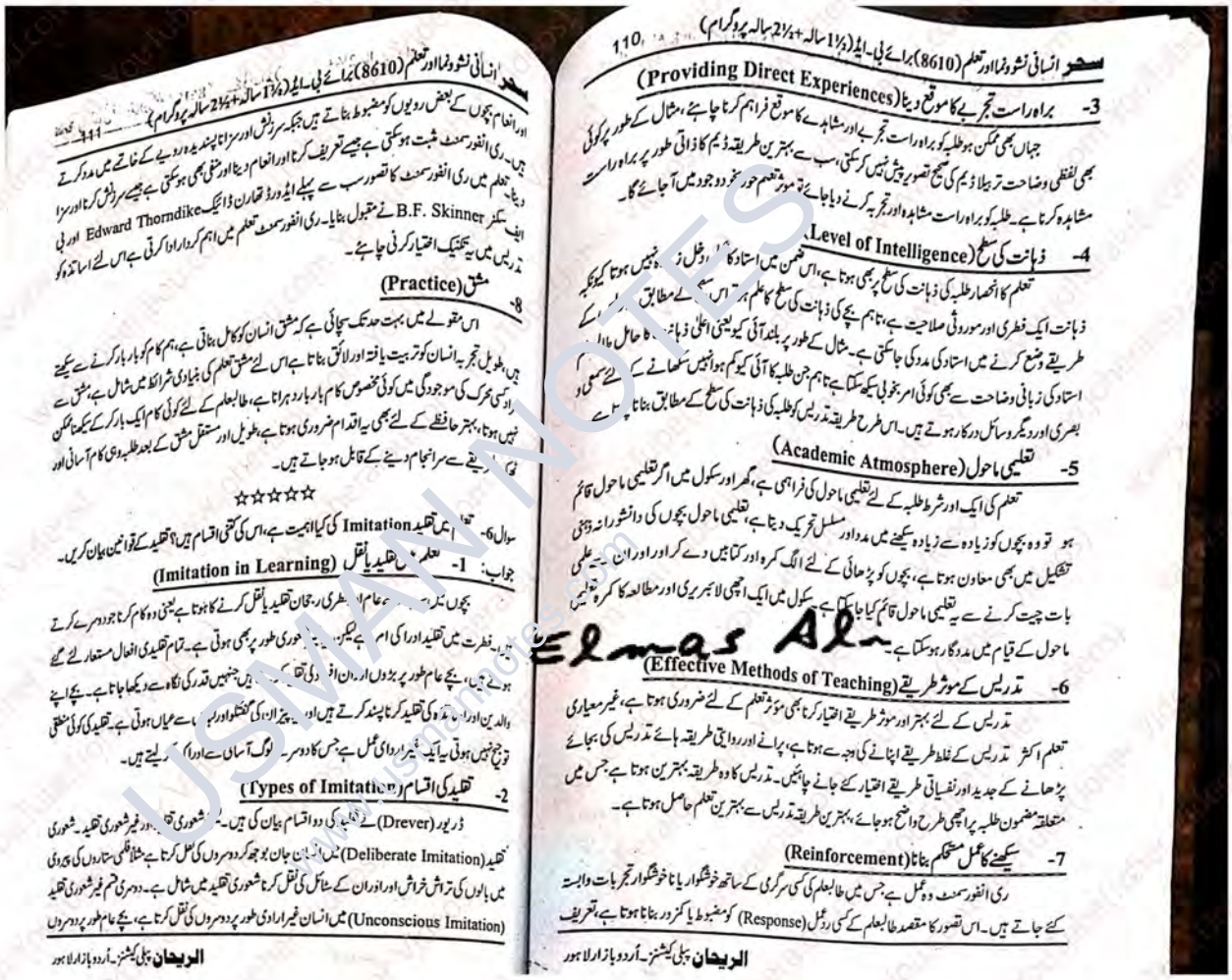
تعلم ایک جامع اصطلاح ہے اس میں صرف علم اور مہارتوں کا حاصل کرنا ہی شامل نہیں بلکہ کردار سازی، اقدار اور دیگر عادات کا حصول بھی شامل ہے۔ مختلف ماہرین نفسیات نے تعلم کو رویے میں تبدیلی کے طور پر بیان کیا ہے، اس امر کو یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ تعلم ایک ایسا عمل ہے جس کے دوران کسی ہیت (organism) میں کسی صورتحال کے ساتھ تعامل کے نتیجے میں رویے میں تبدیلی جنم لیتی ہے جو پائیدار ہوتی ہے

Elmas Ali

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 110

3- براہ راست تجربے کا موقع دینا (Providing Direct Experiences)

جہاں بھی ممکن ہو طلبہ کو براہ راست تجربے اور مشاہدے کا موقع فراہم کرنا چاہیے، مثال کے طور پر کوئی بھی لفظی وضاحت تر بیلا ڈیم کی صحیح تصویر پیش نہیں کر سکتی، سب سے بہترین طریقہ ڈیم کا ذاتی طور پر براہ راست مشاہدہ کرنا ہے۔ طلبہ کو براہ راست مشاہدہ اور تجربہ کرنے دیا جائے تو موثر تعلم خود بخود وجود میں آ جائے گا۔

4- ذہانت کی سطح (Level of Intelligence)

تعلم کا انحصار طلبہ کی ذہانت کی سطح پر بھی ہوتا ہے، اس ضمن میں استاد کا [illegible] نہیں ہوتا کیونکہ ذہانت ایک فطری اور موروثی صلاحیت ہے، تاہم بچے کی ذہانت کی سطح کا علم ہر [illegible] کے مطابق [illegible] کے طریقے وضع کرنے میں استاد کی مدد کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر بلند آئی کیو یعنی اعلیٰ ذہانت [illegible] حامل طلبہ استاد کی زبانی وضاحت سے بھی کوئی امر بخوبی سیکھ سکتا ہے تاہم جن طلبہ کا آئی کیو کم ہو انہیں سکھانے کے لئے [illegible] بصری اور دیگر وسائل درکار ہوتے ہیں۔ اس طرح طریقہ تدریس کو طلبہ کی ذہانت کی سطح کے مطابق بنانا [illegible]

5- تعلیمی ماحول (Academic Atmosphere)

تعلم کی ایک اور شرط طلبہ کے لئے تعلیمی ماحول کی فراہمی ہے، گھر اور سکول میں اگر تعلیمی ماحول قائم ہو تو وہ بچوں کو زیادہ سے زیادہ سیکھنے میں مدد اور مسلسل تحریک دیتا ہے، تعلیمی ماحول بچوں کی دانشورانہ ذہنی تشکیل میں بھی معاون ہوتا ہے، بچوں کو پڑھائی کے لئے الگ کمرہ اور کتابیں دے کر اور ان سے علمی بات چیت کرنے سے یہ تعلیمی ماحول قائم کیا جا سکتا ہے۔ سکول میں ایک اچھی لائبریری اور مطالعہ کا کمرہ تعلیمی ماحول کے قیام میں مددگار ہو سکتا ہے۔

6- تدریس کے موثر طریقے (Effective Methods of Teaching)

تدریس کے لئے بہتر اور موثر طریقے اختیار کرنا بھی مؤثر تعلم کے لئے ضروری ہوتا ہے، غیر معیاری تعلم اکثر تدریس کے غلط طریقے اپنانے کی وجہ سے ہوتا ہے، پرانے اور روایتی طریقہ ہائے تدریس کی بجائے پڑھانے کے جدید اور نفسیاتی طریقے اختیار کئے جانے چاہئیں۔ تدریس کا وہ طریقہ بہترین ہوتا ہے جس میں متعلقہ مضمون طلبہ پر اچھی طرح واضح ہو جائے، بہترین طریقہ تدریس سے بہترین تعلم حاصل ہوتا ہے۔

7- سیکھنے کا عمل مستحکم بنانا (Reinforcement)

ری انفورسمنٹ وہ عمل ہے، جس میں طالبعلم کی کسی سرگرمی کے ساتھ خوشگوار یا ناخوشگوار تجربات وابستہ کئے جاتے ہیں۔ اس تصور کا مقصد طالبعلم کے کسی ردعمل (Response) کو مضبوط یا کمزور بنانا ہوتا ہے، تعریف

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 111

اور انعام بچوں کے بعض رویوں کو مضبوط بناتے ہیں جبکہ سرزنش اور سزا ناپسندیدہ رویے کے خاتمے میں مدد کرتے ہیں۔ ری انفورسمنٹ مثبت ہو سکتی ہے جیسے تعریف کرنا اور انعام دینا اور منفی بھی ہو سکتی ہے جیسے سرزنش کرنا اور سزا دینا۔ تعلم میں ری انفورسمنٹ کا تصور سب سے پہلے ایڈورڈ تھارن ڈائیک Edward Thorndike اور پی ایف سکنر B.F. Skinner نے مقبول بنایا۔ ری انفورسمنٹ تعلم میں اہم کردار ادا کرتی ہے اس لئے اساتذہ کو تدریس میں یہ تکنیک اختیار کرنی چاہیے۔

8- مشق (Practice)

اس مقولے میں بہت حد تک سچائی ہے کہ مشق انسان کو کامل بناتی ہے، ہم کام کو بار بار کرنے سے سیکھتے ہیں، طویل تجربہ انسان کو تربیت یافتہ اور لائق بناتا ہے اس لئے مشق تعلم کی بنیادی شرائط میں شامل ہے، مشق سے [illegible] کسی محرک کی موجودگی میں کوئی مخصوص کام بار بار کرنا ہے، طالبعلم کے لئے کوئی کام ایک بار کر کے سیکھنا ممکن نہیں ہوتا، بہتر حافظے کے لئے بھی یہ اقدام ضروری ہوتا ہے، طویل اور مستقل مشق کے بعد طلبہ وہی کام آسانی اور [illegible] طریقے سے سرانجام دینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 6- تعلم میں تقلید Imitation کی کیا اہمیت ہے، اس کی کتنی اقسام ہیں؟ تقلید کے قوانین بیان کریں۔

جواب: 1- تعلم میں تقلید یا نقل (Imitation in Learning)

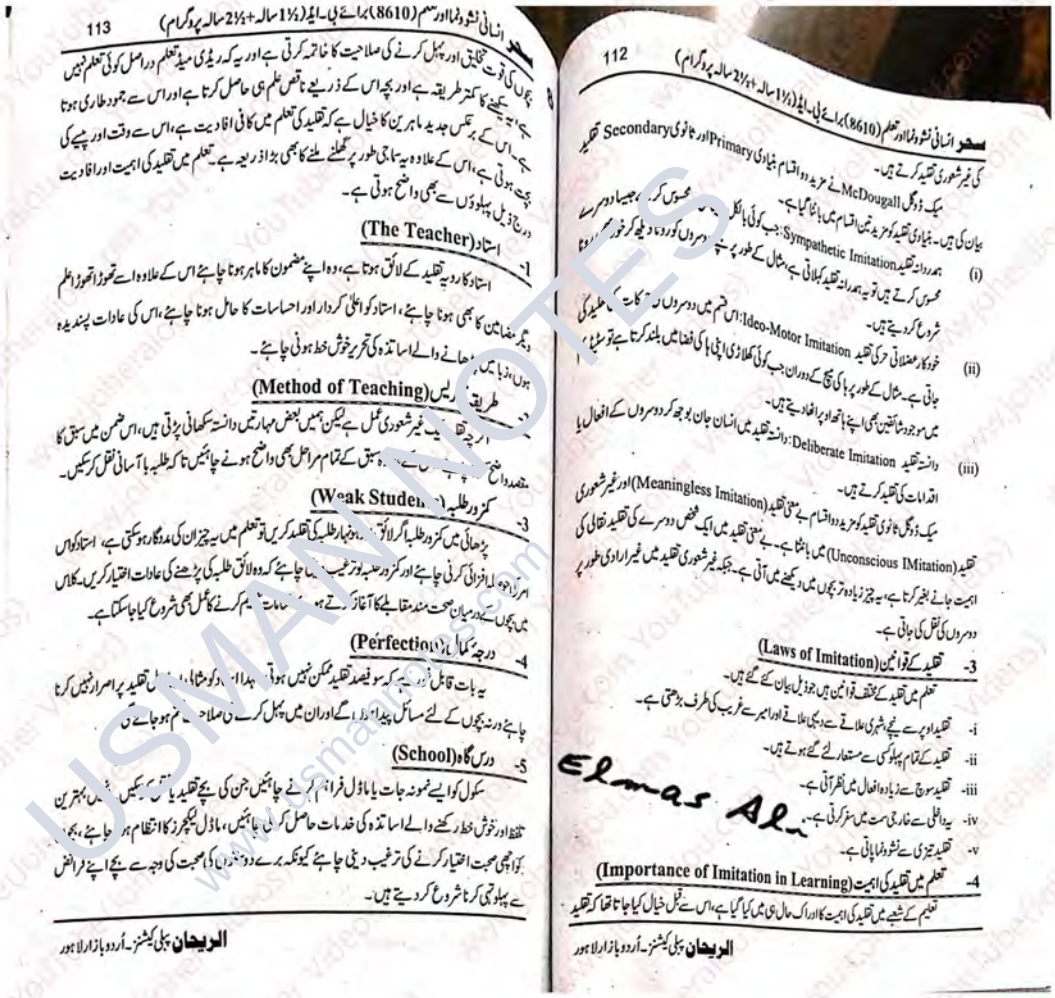
بچوں میں [illegible] عام [illegible] طور پر تقلید یا نقل کرنے کا ہوتا ہے یعنی وہ کام کرنا جو دوسرے کرتے ہیں۔ یہ فطرت میں تقلید اور اس کی اہمیت ہے لیکن [illegible] طور پر بھی ہوتی ہے۔ تمام تقلیدی افعال مستعار لئے گئے ہوتے ہیں، بچے عام طور پر بڑوں اور [illegible] جنہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بچے اپنے والدین اور [illegible] کی تقلید کرنا پسند کرتے ہیں اور [illegible] کی گفتگو اور [illegible] سے عیاں ہوتی ہے۔ تقلید کی کوئی منطقی توجیح نہیں ہوتی یہ ایک غیر ارادی عمل ہے جس کا دوسرے لوگ آسانی سے اور [illegible] لیتے ہیں۔

2- تقلید کی اقسام (Types of Imitation)

ڈریور (Drever) نے [illegible] کی دو اقسام بیان کی ہیں۔ [illegible] شعوری تقلید۔ شعوری تقلید (Deliberate Imitation) میں انسان جان بوجھ کر دوسروں کی نقل کرتا ہے مثلاً فلمی ستاروں کی بیرونی میں بالوں کی تراش خراش اور اوزان کے سٹائل کی نقل کرنا شعوری تقلید میں شامل ہے۔ دوسری قسم غیر شعوری تقلید (Unconscious Imitation) میں انسان غیر ارادی طور پر دوسروں کی نقل کرتا ہے، بچے عام طور پر دوسروں

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



کی غیر شعوری تقلید کرتے ہیں۔

میک ڈوگل McDougall نے مزید دو اقسام بنیادی Primary اور ثانوی Secondary تقلید بیان کی ہیں۔ بنیادی تقلید کو مزید تین اقسام میں بانٹا گیا ہے۔

(i) ہمدردانہ تقلید Sympathetic Imitation: جب کوئی بالکل [illegible] محسوس کرے، جیسا دوسرے محسوس کرتے ہیں تو یہ ہمدردانہ تقلید کہلاتی ہے، مثال کے طور پر [illegible] دوسروں کو روتا دیکھ کر خود بھی رونا شروع کر دیتے ہیں۔

(ii) خودکار عضلاتی حرکی تقلید Ideo-Motor Imitation: اس قسم میں دوسروں کی حرکات کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ہاکی میچ کے دوران جب کوئی کھلاڑی اپنی ہاکی فضا میں بلند کرتا ہے تو سٹیڈیم میں موجود شائقین بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیتے ہیں۔

(iii) دانستہ تقلید Deliberate Imitation: دانستہ تقلید میں انسان جان بوجھ کر دوسروں کے افعال یا اقدامات کی تقلید کرتے ہیں۔

میک ڈوگل نے ثانوی تقلید کو مزید دو اقسام بے معنی تقلید (Meaningless Imitation) اور غیر شعوری تقلید (Unconscious IMitation) میں بانٹا ہے۔ بے معنی تقلید میں ایک شخص دوسرے کی تقلید نقالی کی اہمیت جانے بغیر کرتا ہے، یہ چیز زیادہ تر بچوں میں دیکھنے میں آتی ہے۔ جبکہ غیر شعوری تقلید میں غیر ارادی طور پر دوسروں کی نقل کی جاتی ہے۔

3- تقلید کے قوانین (Laws of Imitation)

تعلم میں تقلید کے مختلف قوانین ہیں جو ذیل بیان کئے گئے ہیں۔

i- تقلید اوپر سے نیچے، شہری علاقے سے دیہی علاقے اور امیر سے غریب کی طرف بڑھتی ہے۔
ii- تقلید کے تمام پہلو کسی سے مستعار لئے گئے ہوتے ہیں۔
iii- تقلید سوچ سے زیادہ افعال میں نظر آتی ہے۔
iv- یہ داخلی سے خارجی سمت میں سفر کرتی ہے۔
v- تقلید تیزی سے نشوونما پاتی ہے۔

4- تعلم میں تقلید کی اہمیت (Importance of Imitation in Learning)

تعلیم کے شعبے میں تقلید کی اہمیت کا ادراک حال ہی میں کیا گیا ہے، اس سے قبل خیال کیا جاتا تھا کہ تقلید

تخلیق اور پہل کرنے کی صلاحیت کا خاتمہ کرتی ہے اور یہ کہ ریڈی میڈ تعلم دراصل کوئی تعلم نہیں بچوں کی قوت سیکھنے کا کمتر طریقہ ہے اور بچہ اس کے ذریعے ناقص علم ہی حاصل کرتا ہے اور اس سے جمود طاری ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جدید ماہرین کا خیال ہے کہ تقلید کی تعلم میں کافی افادیت ہے، اس سے وقت اور پیسے کی بچت ہوتی ہے، اس کے علاوہ یہ سماجی طور پر گھلنے ملنے کا بھی بڑا ذریعہ ہے۔ تعلم میں تقلید کی اہمیت اور افادیت درج ذیل پہلوؤں سے بھی واضح ہوتی ہے۔

1- استاد (The Teacher)

استاد کا رویہ تقلید کے لائق ہوتا ہے، وہ اپنے مضمون کا ماہر ہونا چاہئے اس کے علاوہ اسے تھوڑا تھوڑا علم دیگر مضامین کا بھی ہونا چاہئے، استاد کو اعلیٰ کردار اور احساسات کا حامل ہونا چاہئے، اس کی عادات پسندیدہ ہوں، بولنا، پڑھانے والے استاد کی تحریر خوش خط ہونی چاہئے۔

2- طریقہ تدریس (Method of Teaching)

اگرچہ تقلید غیر شعوری عمل ہے لیکن ہمیں بعض مہارتیں دانستہ سکھانی پڑتی ہیں، اس ضمن میں سبق کا مقصد واضح [illegible] سبق کے تمام مراحل بھی واضح ہونے چاہئیں تاکہ طلبہ باآسانی نقل کر سکیں۔

3- کمزور طلبہ (Weak Student)

پڑھائی میں کمزور طلبہ اگر [illegible] ہونہار طلبہ کی تقلید کریں تو تعلم میں یہ چیز ان کی مددگار ہو سکتی ہے، استاد کو اس امر کا خیال رکھنا چاہئے اور کمزور طلبہ کو ترغیب دینا چاہئے کہ وہ لائق طلبہ کی پڑھنے کی عادات اختیار کریں۔ کلاس میں بچوں کے درمیان صحت مند مقابلے کا آغاز کرتے ہوئے [illegible] کرنے کا عمل بھی شروع کیا جا سکتا ہے۔

4- درجہ کمال (Perfection)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سو فیصد تقلید ممکن نہیں ہوتی [illegible] کو مثالی تقلید پر اصرار نہیں کرنا چاہئے ورنہ بچوں کے لئے مسائل پیدا ہو جائیں گے اور ان میں پہل کرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے گی۔

5- درس گاہ (School)

سکول کو ایسے نمونہ جات یا ماڈل فراہم کرنے چاہئیں جن کی بچے تقلید کر سکیں۔ [illegible] بہترین حفظ اور خوش خط رکھنے والے اساتذہ کی خدمات حاصل کی جائیں، ماڈل لیکچرز کا انتظام ہونا چاہئے، بچوں کو اچھی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب دینی چاہئے کیونکہ برے دوستوں کی صحبت کی وجہ سے بچے اپنے فرائض سے پہلوتہی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 114

6-اچھی کتابیں (Good Books)

اچھی کتابیں خصوصاً مشاہیر کے سوانح حیات پڑھنے کے لیے بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے تا کہ وہ ان کی اچھی باتوں کی تقلید کر سکیں۔ ☆☆☆☆☆

سوال 7- تعلم کے تلازمی نظریات کیا ہیں؟ تلازمیت، شرطیت، کلاسیکی منسر... کی وضاحت کریں۔

شرطیت کے نمونے کون کون سے ہیں؟

جواب: تعلم کے تلازمی نظریات (Associative Theories of Learning)

ماہرین نفسیات نے دو اقسام کے تعلم کے نظریات متعارف کرائے ہیں۔ ان میں ایک تلازمی نظریات اور دوسرے کرداری نظریات ہیں۔

تعلم کے تلازمی (Associative) نظریات قابل مشاہدہ ردعمل پر زور دیتے ہیں جیسے کہ وہ جماعت کا رویہ یا ذہنی مہارتیں اور علم جن کا مظاہرہ کیا جا سکے۔ کرداری نظریات کے ماہرین کی دلچسپی یہ امر جاننے میں ہوتی ہے کہ کوئی شخص کس طرح خوشگوار یا تکلیف دہ طریقے سے رویہ تبدیل کرتا ہے، ان کا بڑا ہدف تعلم کے قوانین کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ تعلم کی نوعیت کا مضمون پچھلی ایک صدی سے علمی نفسیات پر چھایا ہوا ہے، اس عرصے کے دوران کرداری نقطہ نظر میں متعدد تصورات شامل کیے گئے ہیں، یونانی فلسفی ارسطو کا نظریات کے تلازم کا تصور کرداری نظریے کا بنیادی ماخذ ہے۔

Elmas Ali

2- تلازمیت (Associationism)

ہم دھاگوں کا تصور کریں تو ساخوا ورتی کپ ذہن میں آتا ہے، سوچ کا سارا عمل درحقیقت تصورات کے تلازم کا ہوکا س ہوتا ہے۔ دو واقعات ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح وابستہ ہو جاتے ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو سوچیں تو دوسرا خود بخود ذہن میں آ جاتا ہے۔ ارسطو کے مطابق تلازم پیدا کرنے کے لئے دو واقعات باہم منسلک ہونے چاہئیں۔ یہ واقعات ایک جیسے یا متضاد نوعیت کے بھی ہو سکتے ہیں۔ تعلم دو واقعات کے تلازم کا نتیجہ ہے، اس طرح شرطیت (conditioning) اور تلازم (association) باہم مترادف بن جاتے ہیں۔

3- شرطیت (Conditioning)

بہت سے ماہرین کے نزدیک شرطیت (conditioning) تعلم کی بنیادی شکل ہے، جس کے تحت نئے پیدا ہونے والے بچوں کی ابتدائی سرگرمیوں کی نشوونما ہوتی ہے حتیٰ کہ پیدائش سے قبل بھی شرطیت واقع ہو سکتی

...شرطیت کے ذریعے کسی زندہ وجود (organism) کا ردعمل کسی متحرک صورتحال میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

کلاسیکی شرطیت (Classical Conditioning)

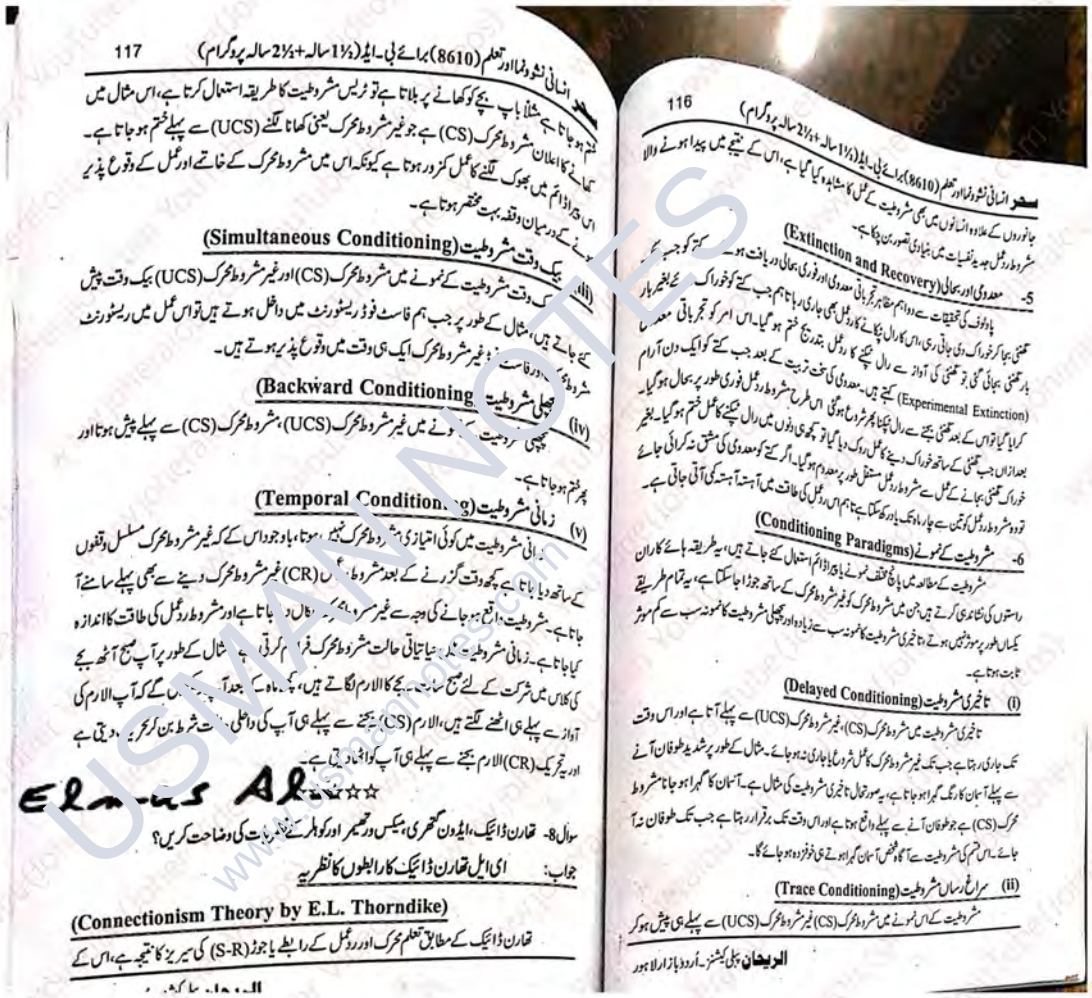
...شرطہ محرک (Conditional Stimulus) اور ردعمل (Response) کے درمیان تلازم کا بنیادی... unconditioned ...مقام ہوتا کلاسیکی شرطیت کہلاتا ہے اور یہ تلازم کنڈیشنڈ تعلقات میں غیر مشروط محرک stimulus ...جو بنیادی طور پر ردعمل کا باعث بنتا ہے کے ساتھ مشروط محرک بار بار پیش کرنے سے وجود میں آتا ہے۔ کلاسیکی شرطیت کا معروف تجربہ روسی ماہر نفسیات اور نوبل انعام یافتہ ایوان پاولوف (Ivan Pavlov) نے نفسیاتی تجربات کی سیریز کے دوران حادثاتی طور پر مشروط ردعمل کا تصور دریافت کیا۔

...اس نے ...پاولوف کتوں میں نظام ہضم اور رال ٹپکنے کا مطالعہ کر رہا تھا، ان تجربات میں گوشت کا ٹکڑا ایک کتے کے ...عمل میں اس کی رال ٹپکنے کا مشاہدہ کیا گیا، یہ عمل کئی بار کرنے کے بعد دیکھا گیا کہ خوراک منہ ...میں ڈالا گیا اور ...سے محض دیکھتے ہی کتے کے منہ سے رال ٹپکنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد خوراک کی ...کھنے کے بجائے ...پلیٹ دیکھ کر اور ...کی کر خوراک لانے والے شخص کے قدموں کی چاپ سن کر ہی رال ٹپکنا شروع ہو گئی، اس ردعمل کی دریافت سے پاولوف ...ں ...ہ رخ ہی بدل گیا۔

ایوان پاولوف نے اپنے تجربات کے نتائج سے معلوم ہونے والے تعلم کی اس قسم کو بیان کرنے کے لئے غیر مشروط محرک (Unconditioned Stimulus) یا UCS کی اصطلاح وضع کی۔ یعنی خوراک UCS نے رال ٹپکنے کے غیر مشروط ردعمل (Unconditioned Response) یا UCR کو جنم دیا۔ پاولوف نے واضح کیا کہ اپنے تجربات میں جب کتوں کو خوراک دینے سے پہلے گھنٹی ... محض گھنٹی کی آواز سن کر رال ٹپکنا شروع ہو گئی تو پاولوف نے کتے کے رویے میں اس تبدیلی کو مشروط ردعمل (Conditional Response) یا CR قرار دیا ہے۔ گھنٹی جو غیر جانبدار محرک تھی اس تجربے میں خوراک ... جانے کی وجہ سے مشروط محرک (Conditional Stimulus) یا CS میں تبدیل ہو گئی۔ یہ جانور کو ... ہے جو مشروطیت سے پہلے مطلوبہ ردعمل نہیں دیتا، اگرچہ اس کی وجہ سے دوسرے ردعمل جیسے کان کھڑے ہونا، غصہ، خوف جنم لے سکتے ہیں۔

کلاسیکی شرطیت کے عمل میں کسی بھی چیز کو جو کسی جبلی ردعمل کو جنم دے کو مشروط محرک کے طور... استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گوشت کے ٹکڑے میں محرک پسندیدہ یا خوشگوار ہے تاہم اس کی جگہ سرد سلاخ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، مثلاً گھنٹی بجنے کے ساتھ کتے کے پاؤں کو ٹھنڈا کر دیا جائے تو اس محرک کے مشروط ردعمل کے نتیجے میں کتا صرف گھنٹی بجتے ہی اپنے پاؤں کو نیڑھا کر لے گا۔

پاولوف کی تحقیقات نے نفسیاتی اصولوں کی ترقی پر بہت زیادہ اثر ڈالا ہے، لاتعداد تجربات میں



جانوروں کے علاوہ انسانوں میں بھی مشروطیت کے عمل کا مشاہدہ کیا گیا ہے، اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا

مشروط ردعمل جدید نفسیات میں بنیادی تصور بن چکا ہے۔

5- معدومی اور بحالی (Extinction and Recovery)

پاولوف کی تحقیقات سے دو اہم مظاہر آزمائی معدومی اور فوری بحالی دریافت ہوئے۔ کہتے کو جسے کے تھنٹی بجا کر خوراک دی جاتی رہی، اس کا رال ٹپکنے کا ردعمل بتدریج ختم ہو گیا۔ اس امر کو تجرباتی معدومی بار تھنٹی بجائی گئی تو تھنٹی کی آواز سے رال ٹپکنے کا ردعمل فوری طور پر بحال ہو گیا۔ (Experimental Extinction) کہتے ہیں۔ معدومی کی سخت تربیت کے بعد جب کتے کو ایک دن آرام کرایا گیا تو اس کے بعد تھنٹی بجنے سے رال ٹپکنا پھر شروع ہو گئی اس طرح مشروط ردعمل فوری طور پر بحال ہو گیا۔ بعد ازاں جب تھنٹی کے ساتھ خوراک دینے کا عمل روک دیا گیا تو کچھ دنوں میں رال ٹپکنے کا عمل ختم ہو گیا۔ بغیر خوراک تھنٹی بجانے کے عمل سے مشروط ردعمل مستقل طور پر معدوم ہو گیا۔ اگر کتے کو معدومی کی مشق نہ کرائی جائے تو وہ مشروط ردعمل کو تین سے چار ماہ تک یاد رکھ سکتا ہے تاہم اس ردعمل کی طاقت میں آہستہ آہستہ کمی آتی جاتی ہے۔

6- مشروطیت کے نمونے (Conditioning Paradigms)

مشروطیت کے مطالعہ میں پانچ مختلف نمونے باقاعدہ استعمال کیے جاتے ہیں، یہ طریقہ ہائے کار ان راستوں کی نشاندہی کرتے ہیں جن میں مشروط محرک کو غیر مشروط محرک کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے، یہ تمام طریقے یکساں طور پر موثر نہیں ہوتے تاخیری مشروطیت کا نمونہ سب سے زیادہ اور پچھلی مشروطیت کا نمونہ سب سے کم موثر ثابت ہوتا ہے۔

(i) تاخیری مشروطیت (Delayed Conditioning)

تاخیری مشروطیت میں مشروط محرک (CS)، غیر مشروط محرک (UCS) سے پہلے آتا ہے اور اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک غیر مشروط محرک کا عمل شروع یا جاری نہ ہو جائے۔ مثال کے طور پر شدید طوفان آنے سے پہلے آسمان کا رنگ گہرا ہو جاتا ہے، یہ صورتحال تاخیری مشروطیت کی مثال ہے۔ آسمان کا گہرا ہو جانا مشروط محرک (CS) ہے جو طوفان آنے سے پہلے واقع ہوتا ہے اور اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک طوفان نہ آ جائے۔ اس قسم کی مشروطیت سے آگاہ شخص آسمان گہرا ہوتے ہی خوفزدہ ہو جائے گا۔

(ii) سراغ رساں مشروطیت (Trace Conditioning)

مشروطیت کے اس نمونے میں مشروط محرک (CS) غیر مشروط محرک (UCS) سے پہلے ہی پیش ہو کر

ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً باپ بچے کو کھانے پر بلاتا ہے تو ٹریس مشروطیت کا طریقہ استعمال کرتا ہے، اس مثال میں کھانے کا اعلان مشروط محرک (CS) ہے جو غیر مشروط محرک یعنی کھانا کھانے (UCS) سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح دائم میں بھوک لگنے کا عمل کمزور ہوتا ہے کیونکہ اس میں مشروط محرک کے خاتمے اور عمل کے وقوع پذیر ہونے کے درمیان وقفہ بہت مختصر ہوتا ہے۔

(Simultaneous Conditioning) بیک وقت مشروطیت (iii)

بیک وقت مشروطیت کے نمونے میں مشروط محرک (CS) اور غیر مشروط محرک (UCS) بیک وقت پیش کیے جاتے ہیں، مثال کے طور پر جب ہم فاسٹ فوڈ ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے ہیں تو اس عمل میں ریسٹورنٹ مشروط محرک اور فاسٹ فوڈ غیر مشروط محرک ایک ہی وقت میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

(Backward Conditioning) پچھلی مشروطیت (iv)

پچھلی مشروطیت کے نمونے میں غیر مشروط محرک (UCS)، مشروط محرک (CS) سے پہلے پیش ہوتا اور پھر ختم ہو جاتا ہے۔

(Temporal Conditioning) زمانی مشروطیت (v)

زمانی مشروطیت میں کوئی امتیازی مشروط محرک نہیں ہوتا، باوجود اس کے کہ غیر مشروط محرک مسلسل وقفوں کے ساتھ دیا جاتا ہے کچھ وقت گزرنے کے بعد مشروط ردعمل (CR) غیر مشروط محرک دینے سے بھی پہلے سامنے آ جاتا ہے۔ مشروطیت واقع ہو جانے کی وجہ سے غیر مشروط محرک کا استعمال نہ کیا جاتا ہے اور مشروط ردعمل کی طاقت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ زمانی مشروطیت کی بنیاد پر ابتدائی حالت مشروط محرک فراہم کرتی ہے مثال کے طور پر آپ صبح آٹھ بجے کی کلاس میں شرکت کے لئے صبح سات بجے کا الارم لگاتے ہیں، پچھلے ماہ کے بعد آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ الارم کی آواز سے پہلے ہی اٹھنے لگتے ہیں، الارم (CS) بجنے سے پہلے ہی آپ کی داخلی حالت شرط بن کر تحریک دیتی ہے اور یہ تحریک (CR) الارم بجنے سے پہلے ہی آپ کو اٹھا دیتی ہے۔

Elmas Ali ☆☆☆

سوال 8- تھارن ڈائیک، ایڈون گتھری، میکس ورتھیمر اور کوہلر نے نظریات کی وضاحت کریں؟

جواب: ای ایل تھارن ڈائیک کا رابطوں کا نظریہ

(Connectionism Theory by E.L. Thorndike)

تھارن ڈائیک کے مطابق تعلم محرک اور ردعمل کے رابطے یا جوڑ (S-R) کی سیریز کا نتیجہ ہے، اس کے

USMAN NOTES www.usmannotes.com



سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 118

تعلم کے نظریات وہ طریقے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعے یہ محرک اور ردعمل کے رابطے (S-R) مضبوط یا کمزور ہو سکتے ہیں۔ اس کے خیال میں تعلم بنیادی طور پر سیکھنے والا کا عمل ہے۔

تھارن ڈائیک کی پزل باکس تحقیق (Thorndike's Puzzle-Box Studies)

ایڈورڈ ایل تھارن ڈائیک نے 1900 کے لگ بھگ جانوروں کی ذہانت پر [illegible] تحقیقات کیں، یہ تجربات زیادہ تر پزل باکسز میں بلیوں پر کیے گئے۔ ایک تحقیق میں ایک بھوکی بلی کو پنجرے [illegible] کر دیا گیا جبکہ کھانا پنجرے کے باہر رکھا گیا، پنجرے کے اندر ایک رسی لٹکائی گئی جسے کھینچنے سے دروازہ کھل سکتا تھا۔ [illegible] نے خوراک دیکھ کر پنجرے کی سلاخوں پر خوب ہاتھ پاؤں مارے، اس سرگرمی کے دوران [illegible] انتقا قاری [illegible] میں کامیاب ہوگئی، جس سے دروازہ کھل گیا اور بلی نے خوراک حاصل کر لی۔ یہ عمل دوبارہ دہرانے پر بلی نے پھر اسی رسی کھینچ کر دروازہ کھولنے میں کامیابی حاصل کی۔ یہ تجربہ بار بار دہرانے پر بلی نے اپنی سرگرمی کو پنجرے میں اس جگہ تک محدود کر لیا جہاں رسی تھی، مزید مشق کرنے کے بعد بالآخر بلی سیدھا رسی کی طرف جانے اور اوپر سے کھینچ کر دروازہ کھولنے میں کامیاب ہوگئی۔ اس تجربے سے تھارن ڈائیک نے یہ نتیجہ نکالا کہ مسئلہ حل کرنا سعی و خطا (trial and error) کے عمل کا نتیجہ ہے۔ اس عمل میں کامیاب کوششیں مسترد کر دی جاتی ہیں اور ناکام کوششیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔

تھارن ڈائیک کے اہم قوانین

تھارن ڈائیک نے تعلم کے بعض اہم قوانین متعارف کرائے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1- آمادگی کا قانون (The Law of Readiness)

جب کوئی زندہ وجود ایسی حالت میں ہو جس میں ایصالی یونٹ (conduction units) یعنی محرک اور ردعمل میں (S-R) رابطے بننے کو تیار ہوں تو جب وہ ایصال قابل اطمینان ہوتا ہے، اگر ایصالی یونٹ ایصال کے لئے تیار نہ ہو تو وہ ایصال تکلیف دہ ہوتا ہے۔

2- تاثیر کا قانون (The Law of Effect)

تھورن ڈائیک کا یہ سب سے اہم قانون ہے، جس کے مطابق محرک اور ردعمل میں رابطہ اگر اطمینان بخش ہو یا انعام ملے تو اسے مضبوط بنایا جاتا ہے جبکہ جس رابطے سے تکلیف یا سزا ملے اسے کمزور کیا جاتا ہے، انعام تعلم کو اس سے زیادہ مضبوط بناتا ہے جتنا سزا اسے کمزور کرتی ہے۔ یہ نتائج اس تحقیق سے اخذ کئے گئے ہیں جس میں سزا اور جزا اعلانی ہوتے ہیں۔ اگر انعام کے طور پر غذا اور سزا کے طور پر بجلی کا جھٹکا ہو تو نتائج مختلف آئیں گے۔

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 119

ایڈون گتھری: کرداری تلازمیت کا ماہر

(Edwin Guthrie: Behaviourist Associationist)

ایڈون گتھری اعلیٰ پائے کا کرداری تلازمیت کا ماہر تھا، اس نے تلازم کے ذریعے تعلم کا قانون متعارف کرایا جسے وہ مقارنت یا contiguity کہتا ہے۔ گتھری کے مطابق کسی خاص محرک سے کوئی ردعمل پیدا ہو دوبارہ اس محرک کی وجہ سے وہی ردعمل پیدا ہوگا اس لئے تعلم کی وضاحت کے لئے انعام، ری انفورسمنٹ یا تاثر کی ضرورت نہیں ہوتی، تعلم اسی وقت شروع ہو جاتا ہے جب پہلی مرتبہ محرک اور ردعمل میں تلازم قائم ہوتا ہے۔

گتھری کے مطابق استاد کو محرک فراہم کرنا چاہئے جبکہ طلبہ کو ردعمل دینا چاہئے، مثال کے طور پر استاد ایک نتیجے پر پہنچنا رکھے اور طلبہ اس ملک یا شہر کا نام بتائیں، ضروری امر یہ ہے کہ مطلوبہ ردعمل کے حصول کے لئے مناسب [illegible] پیش کیا جائے۔

ایک دفعہ ایک خاتون گتھری کے پاس اپنا مسئلہ لے کر آئی، اس نے بتایا کہ اس کا بیٹا سکول سے آتا ہے [illegible] کر کوٹ اتار کر فرش پر پھینک دیتا ہے، اس نے اسے کئی بار سمجھایا کہ کوٹ فرش سے اٹھا کر [illegible] اثر نہیں ہوتا۔ گتھری نے اس مسئلے کی کوئی گہری نفسیاتی وضاحت تلاش کرنے [illegible] کے بجائے خاتون کو [illegible] وہ محرک اور ردعمل کی ترتیب بدل دے۔ جب بچہ فرش پر کوٹ پھینکے تو اسے یہ نہ کہیں کہ اسے اٹھا کر لٹکا دو بلکہ اسے کہو "اپنا [illegible] دوبارہ پہنو، باہر جاؤ، دوبارہ دروازے سے اندر آؤ اور تب کوٹ اتار کر لٹکا [illegible] اسی طرح کوٹ کا ٹانگنے کا عمل ماں کے حکم کے محرک کے بجائے گھر میں داخل ہونے کے محرک کا ردعمل بن گیا۔ [illegible] مشورہ بظاہر کام کر گیا اور اس کے بعد بچے [illegible] لٹکانا شروع کر دیا۔ تاہم محرک اور ردعمل کے تلازم کا طویل عمل [illegible] گتھری کے نظام کے مطابق [illegible] ہے بچہ ہمیشہ کے لئے سیکھ لے کہ گھر آؤ، دروازہ کھولو، فرش پر کوٹ پھینکو پھر اسے اٹھا کر پہنو، باہر جاؤ، پھر واپس آؤ [illegible] مانگ دو۔

تعلم کے ادراکی نظریات (Cognitive Theories of Learning)

ان نظریات میں فرد کے تصورات، عقائد، خیالات اور اشکال [illegible] ہیں۔ جب ہم [illegible] کو سمجھنا اور یاد رکھنا چاہتے ہیں تو ہم ادراک کا استعمال کرتے ہیں، ادراکی عمل ذہنی سرگرمیاں ہوتی ہیں [illegible] جو بوجھ، یادداشت اور وقت فیصلہ وغیرہ۔ ادراکی نظریات ان تبدیلیوں پر زور دیتے ہیں جو کسی زندہ وجود کے [illegible] ادراک میں [illegible] ہوتی ہیں۔ ادراکی تعلم میں علم اور سمجھ بوجھ کا حصول شامل ہے اور ضرور [illegible] کہ یہ امر وبے میں براہ راست نظر آئے۔ سب سے اہم ذہنی عمل سوچنے کا ہے، ماہرین اپنی توجہ اس جانب مرکوز کرتے ہیں کہ لوگ کیسے سوچتے ہیں، اور ادراکی

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES www.usmannotes.com

نظریات میں سوچ مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔

5- میکس ورتھیمر: وضعی نفسیات (Max Wertheinmer: Gestalt Psychology)

میکس ورتھیمر وضعی نفسیات یا گیسٹالٹ سائیکولوجی کا بانی ہے۔ ورتھیمر کا کہنا ہے کہ نفسیاتی تصورات مطالعہ غیر مرکب فانہ ہے کیونکہ کسی کے چھوٹے اجزاء مثلاً خیال اور تعلم کا مطالعہ فضول چیز ہے۔ ان اجزاء کا اگر مکمل چیز پر رہے اور اس کے اجزاء کو مکمل ہو ایک جزو میں تبدیلی مکمل چیز کو تبدیل کر سکتی ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے مکمل چیز پر رہے اور اس کے اجزاء کو مکمل ہو جائیں۔ ورتھیمر کی دلچسپی اس امر میں ہے کہ بچے خصوصاً سکول میں کیسے سیکھتے ہیں۔ وہ چاہتا ہے بچے سمجھ حاصل کریں اور مسئلہ کی نوعیت کو سمجھیں۔

6- وولف گینگ کوہلر: تعلم بذریعہ بصیرت (Wolfgang Kohler: Learning by Insight)

وولف گینگ کوہلر نے ورتھیمر کے ساتھ یونیورسٹی آف فرینکفرٹ میں کام کیا تھا، پہلی جنگ عظیم کے دوران اس نے جزیرہ ٹینیریف Tenerife پر چھ سال گزارے جہاں اس نے جانوروں پر وضعی نفسیات کے مشہور تجربات کیے۔ کوہلر نے ایک گوریلے کو پنجرے میں بند کیا اور پنجرے کی چھت سے کیلے لٹکا دیئے، پنجرے میں دو ڈبے رکھے گئے تھے، ان کیلوں تک پہنچنے کے لیے ضروری تھا کہ ایک ڈبے کے اوپر دوسرا ڈبہ رکھ کر اس پر کھڑا ہوا جائے۔ کوہلر کے نزدیک گوریلے کا مسئلہ سمجھ دھکا کے طریقے سے حل ہونے والا نہیں تھا۔ گوریلے نے صورتحال کو دیکھا اور سمجھا اور ایک دم مسئلہ کے حل تک پہنچ گیا۔ گوریلے نے جس رویے کا مظاہرہ کیا کوہلر اسے بصیرت یا Isight کہتا ہے۔ کوہلر کے نزدیک سمجھ دھکا کے اندھے تصور کے بجائے بصیرت کا تصور تعلم کا بنیادی اصول ہے خصوصاً انسانوں میں یہ تصور بخوبی کام کرتا ہے۔

ایک دوسرے تجربے میں کوہلر نے پنجرے کے باہر کیلے رکھ دیئے جو گوریلے کے لیے ہاتھوں کی پہنچ سے دور تھے۔ پنجرے میں چند چھڑیاں موجود تھیں، ابتداء میں گوریلے نے کیلوں پر چھڑیاں پھینکی تاہم کچھ سوچنے کے بعد اس نے چھڑی کی مدد سے کیلے اٹھا لئے، کوہلر کے مطابق گوریلے کو ایک مکمل چیز کے طور پر دیکھنے کے قابل تھے۔ چھت سے لٹکے کیلوں کے تجربے میں گوریلے نے ڈبوں اور کیلوں کو الگ الگ اشیا خیال نہیں کیا بلکہ یہ تصور کیا کہ دونوں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے، اسی طرح چھڑیاں اور کیلے بھی ایک دوسرے سے وابستہ سمجھے گئے اور اسی بصیرت نے مسئلہ حل کر دیا۔ کوہلر کے نزدیک بصیرت کے ذریعے تعلم کا انحصار ماضی کے تجربات پر نہیں ہوتا۔

Elmas Ali

باب 9

انفرادی اختلافات

Individual Differences

انفرادی اختلافات کے تصور کی وضاحت کریں۔ انفرادی اختلافات کی وجوہات میں وراثت اور ماحول

انفرادی اختلافات کے تصور کی وضاحت کریں۔ انفرادی اختلافات کی وجوہات میں وراثت اور ماحول کا کیا کردار ہے؟

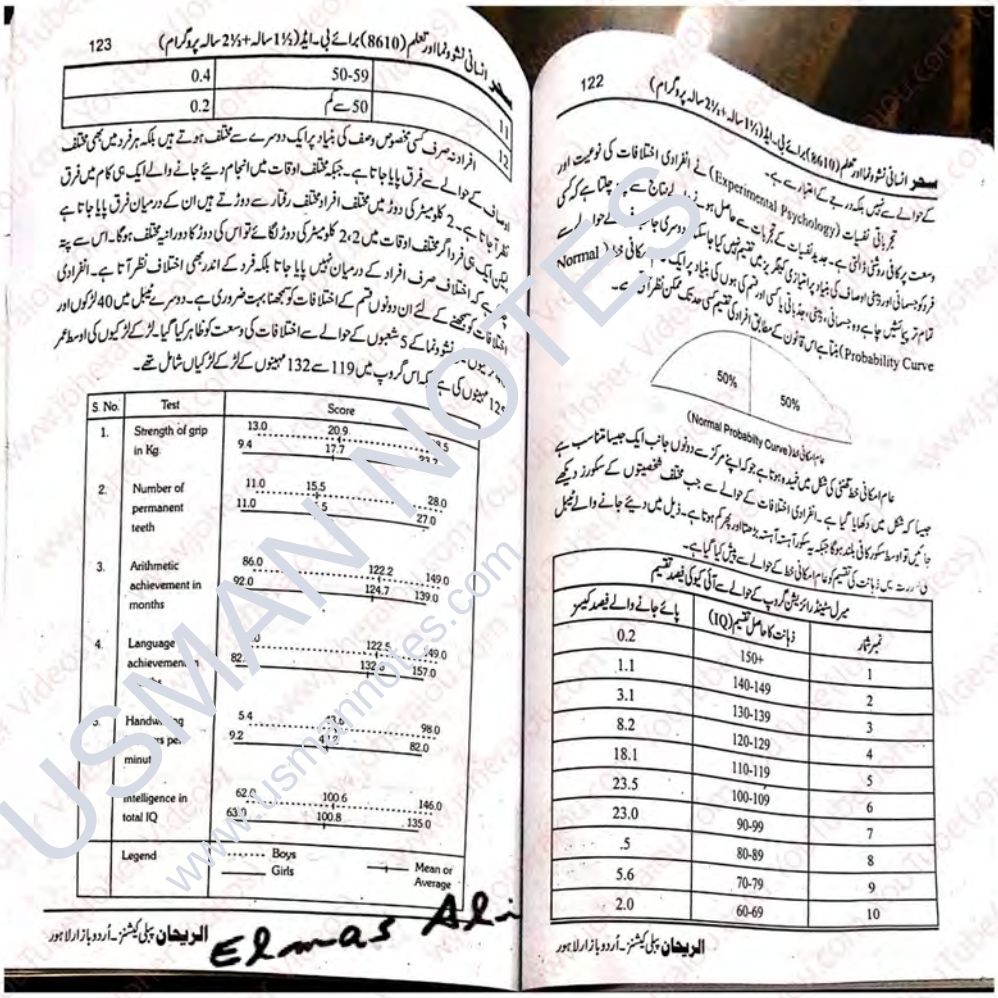
انفرادی اختلافات کی تعریف کریں۔ انفرادی اختلافات کی پیمائش کیسے کی جاتی ہے۔ بیان کریں۔

جواب: 1- انفرادی اختلافات کا مفہوم

Meaning of Individual Differences

جب سے عام روایتی تعلیم حاصل کر رہے ہیں درمیان تعلط کے مختلف مدارج کے حوالے سے فرق کیا جاتا رہا ہے۔ اس فرق کے علاوہ انفرادی اختلافات کی اہمیت کم کی حصوں میں خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ آج کل مختلف طرح کی مہارتیں، صلاحیتیں اور شخصیت کا بھی خصوصی خیال رکھا جاتا ہے۔ سکنر (Skinner) نے انفرادی اختلافات کی ویسے ہی تعریف کی ہے جیسے ہر عمل انفرادی اختلافات کا تصور پایا جاتا ہے۔ اس میں شخصیت کے وہ تمام پہلو شامل ہیں جن کی پیمائش ممکن ہو۔ انفرادی اختلافات کی اس تعریف سے واضح ہے کہ اس میں انسانی شخصیت کے قابل پیمائش تمام پہلو شامل ہیں۔ انفرادی اختلافات کا تصور افراد کے درمیان پائے جانے والے کمیتی اختلافات (Quantitative Differences) سے ہے جو کہ خاص وصف یا مختلف اوصاف کے حوالے سے موجود ہوتا ہے۔ یہ فرق قسم

USMAN NOTES www.usmannotes.com



122 سفر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

کے حوالے سے نہیں بلکہ رویے کے اعتبار سے ہے۔

تجرباتی نفسیات (Experimental Psychology) نے انفرادی اختلافات کی نوعیت اور وسعت پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ جدید نفسیات کے تجربات سے حاصل ہونے والے نتائج سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی دوسری جاسکتی ہے۔ اکثر انسانی خصائص کی تقسیم عام امکانی خط (Normal Probability Curve) کی بنیاد پر ایک فرد جسمانی اور ذہنی اوصاف کی بنیاد پر امتیازی کیٹگریز میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ یہ تقسیم کسی اور قسم کی ہوں کی بنیاد پر ایک تمام تر پیمائشیں چاہے وہ جسمانی، ذہنی، جذباتی یا کسی اور قانون کے مطابق افراد کی تقسیم کسی حد تک ممکن نظر آتا ہے۔

(Normal Probability Curve) عام امکانی خط

عام امکانی خط گھنٹی کی شکل میں خمیدہ ہوتا ہے جو کہ اپنے مرکز سے دونوں جانب ایک جیسا متناسب ہے جیسا کہ شکل میں دکھایا گیا ہے۔ انفرادی اختلافات کے حوالے سے جب مختلف خصوصیتوں کے سکورز دیکھے جائیں تو اوسط سکور کافی بلند ہوگا جبکہ یہ سکور آہستہ آہستہ بڑھتا اور پھر کم ہوتا ہے۔ ذیل میں دیئے جانے والے ٹیبل میں ذہانت کی تقسیم کو عام امکانی خط کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	ذہانت کا حاصل تقسیم (IQ)	میرل سٹینڈرڈ رائزیشن گروپ کے حوالے سے آنے والے فیصد کیسز پائے جانے والے فیصد کیسز
1	150+	0.2
2	140-149	1.1
3	130-139	3.1
4	120-129	8.2
5	110-119	18.1
6	100-109	23.5
7	90-99	23.0
8	80-89	.5
9	70-79	5.6
10	60-69	2.0

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

123 سفر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

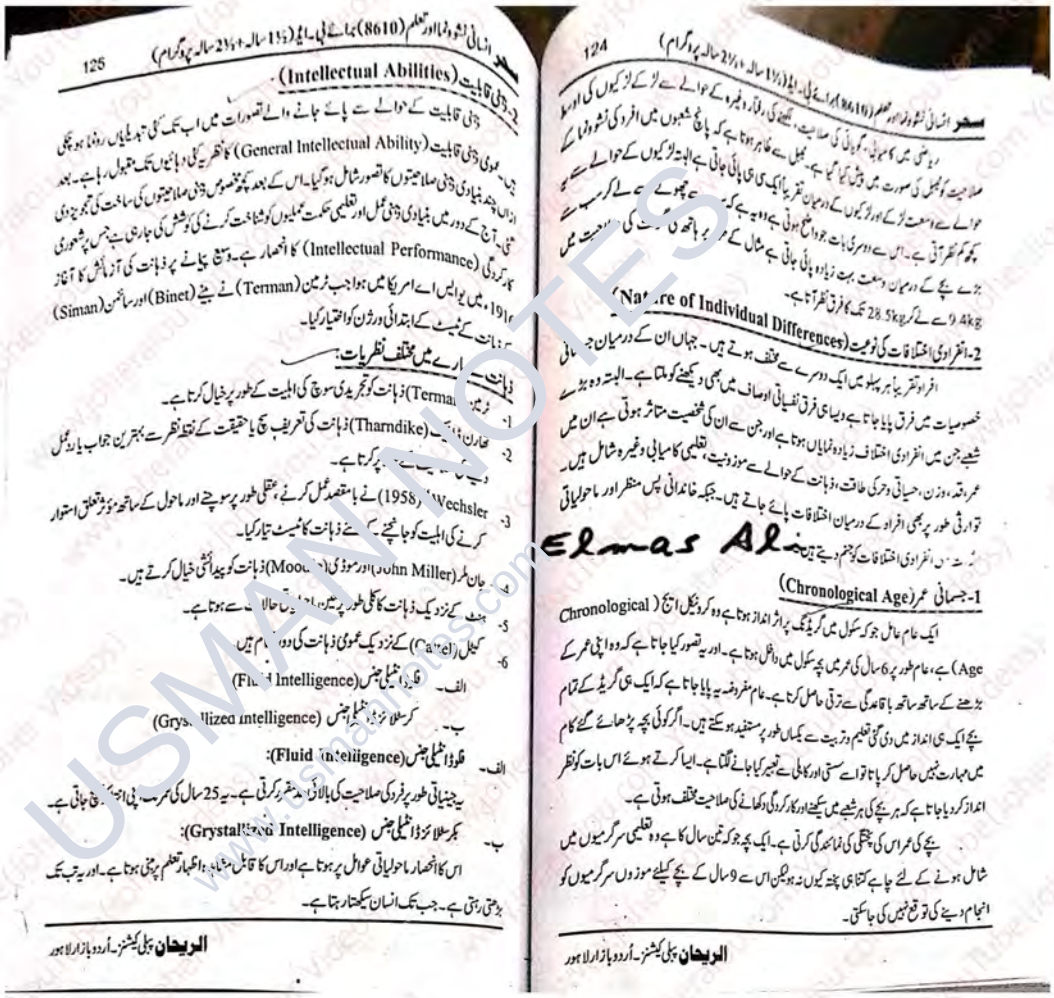
11	50-59	0.4
12	50 سے کم	0.2

افراد نہ صرف کسی مخصوص وصف کی بنیاد پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں بلکہ ہر فرد میں بھی مختلف اوصاف کے حوالے سے فرق پایا جاتا ہے۔ جبکہ مختلف اوقات میں انجام دیئے جانے والے ایک ہی کام میں فرق نظر آتا ہے۔ 2 کلومیٹر کی دوڑ میں مختلف افراد مختلف رفتار سے دوڑتے ہیں ان کے درمیان فرق پایا جاتا ہے تین ایک ہی فرد اگر مختلف اوقات میں 2،2 کلومیٹر کی دوڑ لگائے تو اس کی دوڑ کا دورانیہ مختلف ہوگا۔ اس سے پتہ ہے کہ اختلاف صرف افراد کے درمیان نہیں پایا جاتا بلکہ فرد کے اندر بھی اختلاف نظر آتا ہے۔ انفرادی اختلافات کو سمجھنے کے لئے ان دونوں قسم کے اختلافات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ دوسرے ٹیبل میں 40 لڑکوں اور نشوونما کے 5 شعبوں کے حوالے سے اختلافات کی وسعت کو ظاہر کیا گیا۔ لڑکے لڑکیوں کی اوسط عمر ۔۔۔ مہینوں کی ہے کہ اس گروپ میں 119 سے 132 مہینوں کے لڑکے لڑکیاں شامل تھے۔

S. No.	Test	Score
1.	Strength of grip in Kg.	13.0 20.9 9.4 17.7
2.	Number of permanent teeth	11.0 15.5 28.0 11.0 5 27.0
3.	Arithmetic achievement in months	86.0 122.2 149.0 92.0 124.7 139.0
4.	Language achievement	122.5 82. 132.9 157.0
5.	Handwriting ... minut	5.4 9.2 98.0 82.0
	Intelligence in total IQ	62.0 100.6 146.0 63.0 100.8 135.0
	Legend	Boys, Girls, Mean or Average

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سال + 2½ سالہ پروگرام) 124

سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سال + 2½ سالہ پروگرام) 125

ریاضی میں کامیابی، گویائی کی صلاحیت، لکھنے کی روانی وغیرہ کے حوالے سے لڑکیوں کی اوسط صلاحیت کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ جیسے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانچ شعبوں میں افراد کی نشوونما کے حوالے سے اوسط لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان تقریباً ایک سی ہی پائی جاتی ہے البتہ لڑکیوں کے حوالے سے یہ کچھ کم نظر آتی ہے۔ اس سے دوسری بات جو واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ [illegible] سے لے کر سب سے بڑے بچے کے درمیان وسعت بہت زیادہ پائی جاتی ہے مثال کے طور پر ہاتھ کی گرفت کی وسعت میں 9.4kg سے لے کر 28.5kg تک کا فرق نظر آتا ہے۔

2-انفرادی اختلافات کی نوعیت (Nature of Individual Differences)

افراد تقریباً ہر پہلو میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ جہاں ان کے درمیان جسمانی خصوصیات میں فرق پایا جاتا ہے وہاں ہی نفسیاتی اوصاف میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ البتہ وہ بڑے شعبے جن میں انفرادی اختلاف زیادہ نمایاں ہوتا ہے اور جن سے ان کی شخصیت متاثر ہوتی ہے ان میں عمر، قد، وزن، حسیاتی و حرکی طاقت، ذہانت کے حوالے سے موزونیت، تعلیمی کامیابی وغیرہ شامل ہیں۔ توارثی طور پر بھی افراد کے درمیان اختلافات پائے جاتے ہیں۔ جبکہ خاندانی پس منظر اور ماحولیاتی [illegible] انفرادی اختلافات کو جنم دیتے ہیں۔

Elmas Ali

1-جسمانی عمر (Chronological Age)

ایک عام حامل جو کہ سکول میں گریڈنگ پر اثر انداز ہوتا ہے وہ کرونیکل ایج (Chronological Age) ہے، عام طور پر 6 سال کی عمر میں بچہ سکول میں داخل ہوتا ہے۔ اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ باقاعدگی سے ترقی حاصل کرتا ہے۔ عام مفروضہ یہ پایا جاتا ہے کہ ایک ہی گریڈ کے تمام بچے ایک ہی انداز میں دی گئی تعلیم و تربیت سے یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ پڑھائے گئے کام میں مہارت نہیں حاصل کر پاتا تو اسے سستی اور کاہلی سے تعبیر کیا جانے لگتا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے اس بات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ ہر بچے کی ہر شعبے میں سیکھنے اور کارکردگی دکھانے کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے۔

بچے کی عمر اس کی پختگی کی نمائندگی کرتی ہے۔ ایک بچہ جو کہ تین سال کا ہے وہ تعلیمی سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لئے چاہے کتنا ہی پختہ کیوں نہ ہو لیکن اس سے 9 سال کے بچے کیلئے موزوں سرگرمیوں کو انجام دینے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

2-ذہنی قابلیت (Intellectual Abilities)

ذہنی قابلیت کے حوالے سے پائے جانے والے تصورات میں اب تک کئی تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں۔ عمومی ذہنی قابلیت (General Intellectual Ability) کا نظریہ کئی دہائیوں تک مقبول رہا ہے۔ بعد ازاں چند بنیادی ذہنی صلاحیتوں کا تصور شامل ہو گیا۔ اس کے بعد کچھ مخصوص ذہنی صلاحیتوں کی ساخت کی تجویز دی گئی۔ آج کے دور میں بنیادی ذہنی عمل اور تعلیمی حکمت عملیوں کو شناخت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس پر شعوری کارکردگی (Intellectual Performance) کا انحصار ہے۔ وسیع پیمانے پر ذہانت کی آزمائش کا آغاز 1911ء میں یو ایس اے امریکا میں ہوا جب ٹرمین (Terman) نے بینے (Binet) اور سائمن (Siman) کے ٹیسٹ کے ابتدائی ورژن کو اختیار کیا۔

ذہانت کے بارے میں مختلف نظریات:

1- ٹرمین (Terman) ذہانت کو تجریدی سوچ کی اہلیت کے طور پر خیال کرتا ہے۔

2- تھارن ڈائیک (Tharndike) ذہانت کی تعریف سچ یا حقیقت کے نقطہ نظر سے بہترین جواب یا ردعمل [illegible] پر کرتا ہے۔

3- ویکسلر (Wechsler 1958) نے بامقصد عمل کرنے، عقلی طور پر سوچنے اور ماحول کے ساتھ مؤثر تعلق استوار کرنے کی اہلیت کو جانچنے کے لئے ذہانت کا ٹیسٹ تیار کیا۔

4- جان ملر (John Miller) اور موڈی (Moody) ذہانت کو پیدائشی خیال کرتے ہیں۔

5- ہیبٹ کے نزدیک ذہانت کا عملی طور پر تعین [illegible] حالات سے ہوتا ہے۔

6- کیٹل (Cattel) کے نزدیک عمومی ذہانت کی دو اقسام ہیں

الف۔ فلوڈ انٹیلی جنس (Fluid Intelligence)

ب۔ کرسٹلائزڈ انٹیلی جنس (Grystallized Intelligence)

الف۔ فلوڈ انٹیلی جنس (Fluid Intelligence):

یہ جینیاتی طور پر فرد کی صلاحیت کی بالائی حد مقرر کرتی ہے۔ یہ 25 سال کی عمر میں اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔

ب۔ کرسٹلائزڈ انٹیلی جنس (Grystallized Intelligence):

اس کا انحصار ماحولیاتی عوامل پر ہوتا ہے اور اس کا قابل مشاہدہ اظہار تعلم پر مبنی ہوتا ہے۔ اور یہ تب تک بڑھتی رہتی ہے۔ جب تک انسان سیکھتا رہتا ہے۔

3- ابتدائی ذہنی صلاحیتیں (Primary Mental Abilities)

تھرسٹون (Thurstone) نے سات قسم کی ابتدائی صلاحیتوں کی نشاندہی کی ہے اور ان کی پیمائش کے لئے ٹیسٹ تجویز کئے ہیں۔ یہ سات قسم کی ابتدائی صلاحیتیں درج ذیل جدول میں دکھائی گئی ہیں۔

ابتدائی ذہنی صلاحیتیں	
صلاحیت	تفصیل
1- زبانی فہم (Verbal Comprehension)	الفاظ کا مفہوم سمجھنے کی اہلیت، ذخیرہ الفاظ کا سائز عامل کی نمائندگی کرتا ہے۔
2- الفاظ کی ادائیگی میں روانی (Word Fluency)	الفاظ کو تیزی سے سوچنے کی صلاحیت، یعنی حروف کو ترتیب کرنے الفاظ بنانا اور قافیہ ملانا وغیرہ
3- عدد (Number)	اعداد کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت اور حساب کتاب کرنا
4- مکانی (Spatial)	تعلقات سے کسی کے مقام کا تصور کرنا جیسے ایک شے کو مختلف رخ پر شناخت کرنے کی صلاحیت۔
5- یاد، حافظہ (Memory)	زبانی تجربات کو دہرانے کی صلاحیت، جیسا کہ الفاظ کے مرکبات اور جملے وغیرہ
6- ادراکی رفتار (Perceptual Speed)	فوری طور پر مشاہداتی تفصیل کو گرفت میں لینے، تصویری اشیاء میں مشترکات اور اختلافات دیکھنے کی صلاحیت،
7- استدلال (Reasoning)	پیش کی گئی مثالوں کی بنیاد پر عمومی اصول کو تلاش کرنے کی اہلیت، مثلاً پیش کی گئی اعداد کی سیریز کے کچھ حصے سے اسے مکمل کرنے کی صلاحیت

تھرسٹون (Thurstone) کی طرف سے ابتدائی ذہنی صلاحیتوں کی شناخت نے اس عمومی ذہنی قابلیت کے نظریہ کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے، جس کے تحت تصور کیا جا رہا تھا کہ تمام اشخاص ہر طرح کی تعلیم کے لئے یکساں طور پر اہل ہیں۔ نئے تصور کے مطابق ایک ہی گریڈ میں موجود مختلف بچے مختلف قسم کی صلاحیتوں میں ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں، یعنی کسی ایک صلاحیت میں کوئی بچہ کلاس کے اعلیٰ درجے پر فائض ہو

جبکہ ضروری نہیں کہ اس میں باقی صلاحیتوں میں بھی وہی مقام پایا جاتا ہو۔ ابتدائی صلاحیتیں مختلف رفتار سے اپنی پختگی کو پہنچتی ہیں۔ مثال کے طور پر ادراکی رفتار (Perceptual Speed) اپنی عملی پختگی پر 20 سال کا بالغ ہونے پر حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ اس عمر میں لسانی روانی اور زبانی فہم صرف 60 اور 80 فیصد پختگی کو پہنچتا ہے۔ اور ادراکی رفتار کی انتہا کو پہنچنے کے بعد زبانی نشوونما جاری رہتی ہے اور باقی ماندہ 20 فیصد پختگی بھی حاصل کر لیتی ہے۔

ذہانت کی اقسام (Types of Intelligence)

گلڈفورڈ (Guildford) نے ذہانت کی تین اقسام بیان کی ہیں جن میں سے ہر ایک کا الگ الگ مواد کے ساتھ تعلق ہے۔

Elmas Ali

i- کنکریٹ انٹیلی جنس:

کنکریٹ انٹیلی جنس (Concrete Intelligence) میں مکینک، مشینیں چلانے والے، ریپیئر اور فنکاروں کے اشکالی مواد شامل ہیں۔

ii- [illegible]

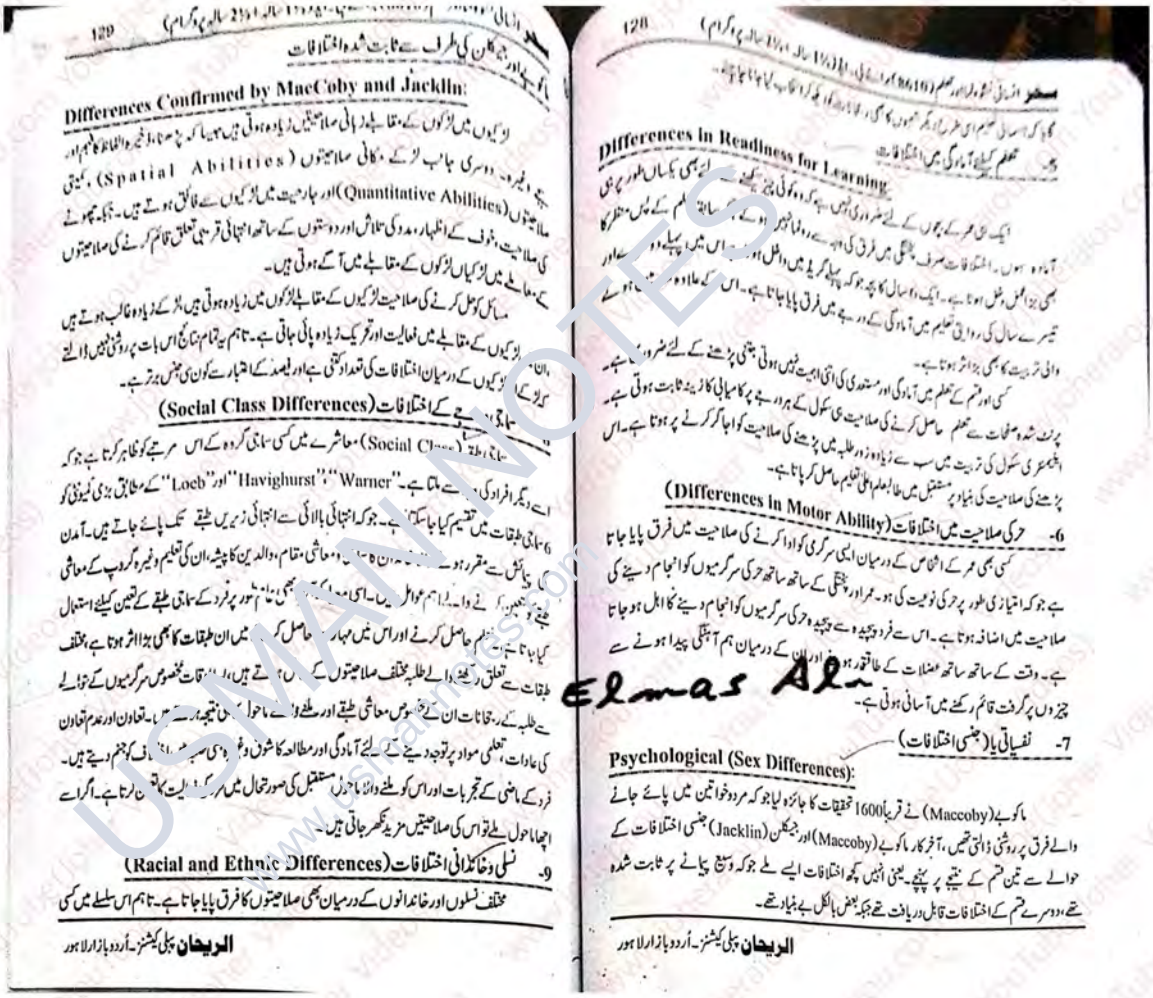
تجریدی ذہانت (Abstract Intelligence) کے لئے علامتی اور مفہومیاتی مواد کی پروسیسنگ (Processing) ضروری ہے۔ تجریدی ذہانت (Abstract Intelligence) میں الفاظ کی شناخت، اس کے ہجے کرنا اور اعداد کے ساتھ ان کا استعمال سیکھنا اور زبانی فہم اور ریاضی کے تصورات شامل ہیں۔

iii- سماجی ذہانت:

سماجی ذہانت (Social Intelligence) کا تعلق [illegible] سے ہے۔ یعنی دوسروں کے رویوں کے بارے میں آگاہی اور سمجھ بوجھ، استاد، سماجی کارکن اور سیاسی رہنما کے لئے اعلیٰ ترین سماجی ذہانت کی ضرورت پڑتی ہے۔

4- خصوصی صلاحیتیں (Special Abilities)

ابتدائی سطح کے تعلم سے ہی سیکھنے کے ذرائع پر مکمل عبور حاصل کرنے پر توجہ دی جاتی ہے۔ سکول کے ابتدائی سالوں میں طالبعلم کی خصوصی صلاحیت یا رجحان کی اتنی اہمیت نہیں ہوتی جتنی یہ بڑے کے سالوں میں ہوتی ہے۔ جونیئر اور سینئر ہائی سکول اور کالج کی سطح پر طالبعلم کی خاص صلاحیتوں اور رجحانات و رجحان دینے کے لئے اقدامات کئے جانے چاہئیں، اس کے رجحان کو سمجھ کر فیصلہ کیا جانا چاہیئے کہ وہ موسیقی کی تعلیم حاصل کرے



128

Differences in Readiness for Learning

ایک ہی عمر کے بچوں کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز سیکھنے کے لئے یکساں طور پر تیار ہوں۔ اختلافات صرف پختگی میں فرق کی وجہ سے نہیں ہوتے بلکہ اس میں پہلے اور تیسرے سال کی روایتی تعلیم میں آمادگی کے درجے میں فرق پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ

کسی اور قسم کے تعلم میں آمادگی اور مستعدی کی اتنی اہمیت نہیں ہوتی جتنی پڑھنے کے لئے ضروری ہے۔ پرنٹ شدہ صفحات سے تعلم حاصل کرنے کی صلاحیت ہی سکول کے ہر درجے پر کامیابی کا زینہ ثابت ہوتی ہے۔ انٹینسٹری سکول کی تربیت میں سب سے زیادہ زور طلبہ میں پڑھنے کی صلاحیت کو اجاگر کرنے پر ہوتا ہے۔ اس پڑھنے کی صلاحیت کی بنیاد پر مستقبل میں طالبعلم علمی تعلیم حاصل کر پاتا ہے۔

6- حرکی صلاحیت میں اختلافات (Differences in Motor Ability)

کسی بھی عمر کے اشخاص کے درمیان ایسی سرگرمی کو ادا کرنے کی صلاحیت میں فرق پایا جاتا ہے جو کہ امتیازی طور پر حرکی نوعیت کی ہو۔ عمر اور پختگی کے ساتھ ساتھ حرکی سرگرمیوں کو انجام دینے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس سے فرد پیچیدہ سے پیچیدہ حرکی سرگرمیوں کو انجام دینے کا اہل ہو جاتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ عضلات کے طاقتور ہونے سے اور ان کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہونے سے چیزوں پر گرفت قائم رکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

7- نفسیاتی یا (جنسی اختلافات)

Psychological (Sex Differences):

ماکوبے (Maccoby) نے قریباً 1600 تحقیقات کا جائزہ لیا جو کہ مرد و خواتین میں پائے جانے والے فرق پر روشنی ڈالتی تھیں۔ آخر کار ماکوبے (Maccoby) اور جیکلن (Jacklin) جنسی اختلافات کے حوالے سے تین قسم کے نتیجے پر پہنچے۔ یعنی انہیں کچھ اختلافات ایسے ملے جو کہ وسیع پیمانے پر ثابت شدہ تھے، دوسرے قسم کے اختلافات قابل دریافت تھے جبکہ بعض بالکل بے بنیاد تھے۔

129

Differences Confirmed by MacCoby and Jacklin:

لڑکیوں میں لڑکوں کے مقابلے زبانی صلاحیتیں زیادہ ہوتی ہیں جیسا کہ پڑھنا، تحریر و الفاظ کا فہم اور

(Spatial Abilities) کی دوسری جانب لڑکے مکانی صلاحیتوں

(Quantitative Abilities) اور ریاضیت میں لڑکیوں سے فائق ہوتے ہیں۔ ماکوبے جیکلن نے

کی صلاحیت، خوف کے اظہار، مدد کی تلاش اور دوستوں کے ساتھ انتہائی قریبی تعلق قائم کرنے کی صلاحیتوں

کے مقابلے میں لڑکیاں لڑکوں کے مقابلے میں آگے ہوتی ہیں۔

مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت لڑکیوں کے مقابلے لڑکوں میں زیادہ ہوتی ہیں لڑکے زیادہ غالب ہوتے ہیں

لڑکیوں کے مقابلے میں فعالیت اور تحریک زیادہ پائی جاتی ہے۔ تاہم یہ تمام نتائج اس بات پر روشنی نہیں ڈالتے

کہ لڑکیوں کے درمیان اختلافات کی تعداد کتنی ہے اور لیمبرٹ کے اعتبار سے کون سی جنس برتر ہے۔

(Social Class Differences) سماجی طبقے کے اختلافات

سماجی طبقہ (Social Class) معاشرے میں کسی سماجی گروہ کے اس مرتبے کو ظاہر کرتا ہے جو کہ

اسے دیگر افراد کی نسبت ملتا ہے۔ "Warner"، "Havighurst" اور "Loeb" کے مطابق بڑی تعریفوں کو

سماجی طبقات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ انتہائی بالائی سے انتہائی زیریں طبقے تک پائے جاتے ہیں۔ آمدن

کی تقسیم سے مقرر ہوتے ہیں ان کا معاشی مقام، والدین کا پیشہ، ان کی تعلیم وغیرہ گروپ کے معاشی

طبقے کو تعین کرنے والے اہم عوامل ہیں۔ اسی طرح بھی عناصر پر فرد کے سماجی طبقے کے تعین کیلئے استعمال

کیا جاتا ہے۔ تعلیم حاصل کرنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے میں ان طبقات کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے، مختلف

طبقات سے تعلق رکھنے والے طلبہ مختلف صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں، ان طبقات مخصوص سرگرمیوں کے حوالے

سے طلبہ کے رجحانات ان کے مخصوص معاشی طبقے اور ملنے والے ماحول کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ تعاون اور عدم تعاون

کی عادات، تعلمی مواد پر توجہ دینے کے لئے آمادگی اور مطالعہ کا شوق وغیرہ سماجی صحت کے اوصاف کو جنم دیتے ہیں۔

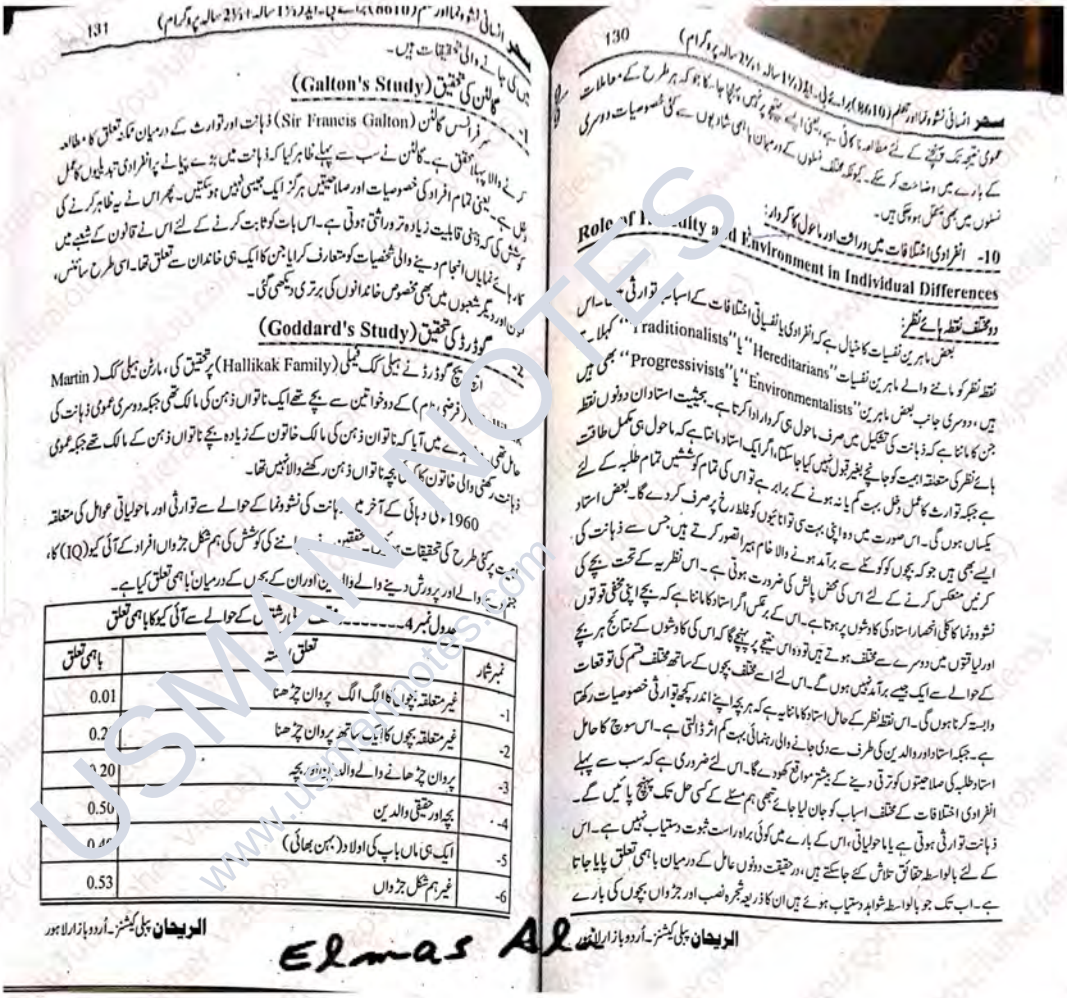
فرد کے ماضی کے تجربات اور اس کو ملنے والا ماحول مستقبل کی صورتحال میں سرگرمیت کا تعین کرتا ہے۔ اگر اسے

اچھا ماحول ملے تو اس کی صلاحیتیں مزید نکھر جاتی ہیں۔

9- نسلی و ثقافتی اختلافات (Racial and Ethnic Differences)

مختلف نسلوں اور خاندانوں کے درمیان بھی صلاحیتوں کا فرق پایا جاتا ہے۔ تاہم اس سلسلے میں کسی

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



130

سطر انشائی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ، 2½ سالہ پروگرام)

عمومی نتیجہ تک پہنچنے کے لئے مطالعہ کا کوئی ایسا پیمانہ ہونا چاہیے جو کہ ہر طرح کے معاملات نسلوں میں بھی مشکل ہو سکتی ہیں۔

کے بارے میں وضاحت کر سکے۔ کیونکہ مختلف نسلوں کے درمیان بھی شاذ و نادر ہی کئی خصوصیات دوسری

Role of Heredity and Environment in Individual Differences

10- انفرادی اختلافات میں وراثت اور ماحول کا کردار:

دو مختلف نقطہ ہائے نظر:

بعض ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ انفرادی یا نفسیاتی اختلافات کے اسباب توارثی [illegible] اس نقطہ نظر کو ماننے والے ماہرین نفسیات "Hereditarians" یا "Traditionalists" کہلاتے ہیں، دوسری جانب بعض ماہرین "Environmentalists" یا "Progressivists" بھی ہیں جن کا ماننا ہے کہ ذہانت کی تشکیل میں صرف ماحول ہی کردار ادا کرتا ہے۔ بحیثیت استاد ان دونوں نقطہ ہائے نظر کی متعلقہ اہمیت کو جانچے بغیر قبول نہیں کیا جا سکتا، اگر ایک استاد مانتا ہے کہ ماحول ہی مکمل طاقتور ہے جبکہ توارث کا عمل دخل بہت کم یا نہ ہونے کے برابر ہے تو اس کی تمام کوششیں تمام طلبہ کے لئے یکساں ہوں گی۔ اس صورت میں وہ اپنی بہت سی توانائیوں کو غلط رخ پر صرف کر دے گا۔ بعض استاد ایسے بھی ہیں جو کہ بچوں کو کوسنے سے برآمد ہونے والا خام ہیرا تصور کرتے ہیں جس سے ذہانت کی کرنیں منعکس کرنے کے لئے اس کی محض پالش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس نظریہ کے تحت بچے کی نشوونما کا کلی انحصار استاد کی کاوشوں پر ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر استاد کا ماننا ہے کہ بچے اپنی مخفی قوتوں اور لیاقتوں میں دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں تو وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اس کی کاوشوں کے نتائج ہر بچے کے حوالے سے ایک جیسے برآمد نہیں ہوں گے۔ اس لئے اسے مختلف بچوں کے ساتھ مختلف قسم کی توقعات وابستہ کرنا ہوں گی۔ اس نقطہ نظر کے حامل استاد کا ماننا ہے کہ ہر بچہ اپنے اندر کچھ توارثی خصوصیات رکھتا ہے۔ جبکہ استاد اور والدین کی طرف سے دی جانے والی رہنمائی بہت کم اثر ڈالتی ہے۔ اس سوچ کا حامل استاد طلبہ کی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے بیشتر مواقع کھو دے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے انفرادی اختلافات کے مختلف اسباب کو جان لیا جائے تبھی ہم مسئلے کے کسی حل تک پہنچ پائیں گے۔

ذہانت توارثی ہوتی ہے یا ماحولیاتی، اس کے بارے میں کوئی براہ راست ثبوت دستیاب نہیں ہے۔ اس کے لئے بالواسطہ حقائق تلاش کئے جا سکتے ہیں، درحقیقت دونوں عامل کے درمیان باہمی تعلق پایا جاتا ہے۔ اب تک جو بالواسطہ شواہد دستیاب ہوئے ہیں ان کا ذریعہ شجرہ نصب اور جڑواں بچوں کی بارے

131

انشائی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ، 2½ سالہ پروگرام)

ہیں کی جانے والی تحقیقات ہیں۔

گالٹن کی تحقیق (Galton's Study)

1- سر فرانسس گالٹن (Sir Francis Galton) ذہانت اور توارث کے درمیان ممکنہ تعلق کا مطالعہ کرنے والا پہلا محقق ہے۔ گالٹن نے سب سے پہلے ظاہر کیا کہ ذہانت میں ہونے پانے پر انفرادی تبدیلیوں کا عمل دخل ہے۔ یعنی تمام افراد کی خصوصیات اور صلاحیتیں ہرگز ایک جیسی نہیں ہو سکتیں۔ پھر اس نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ ذہنی قابلیت زیادہ تر وراثتی ہوتی ہے۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے اس نے قانون کے شعبے میں کارہائے نمایاں انجام دینے والی شخصیات کو متعارف کرایا جن کا ایک ہی خاندان سے تعلق تھا۔ اسی طرح سائنس، فن اور دیگر شعبوں میں بھی مخصوص خاندانوں کی برتری دیکھی گئی۔

گوڈرڈ کی تحقیق (Goddard's Study)

2- [illegible] نے گوڈرڈ نے ہیلی کاک فیملی (Hallikak Family) پر تحقیق کی، مارٹن ہیلی کاک (Martin [illegible] (فرضی نام) کے دو خواتین سے بچے تھے ایک ناتواں ذہن کی مالک تھی جبکہ دوسری عمومی ذہانت کی حامل تھی۔ [illegible] سے آیا کہ ناتواں ذہن کی مالک خاتون کے زیادہ بچے ناتواں ذہن کے مالک تھے جبکہ عمومی ذہانت رکھنے والی خاتون کا [illegible] بچہ ناتواں ذہن رکھنے والا نہیں تھا۔

1960ء کی دہائی کے آخر میں [illegible] ذہانت کی نشوونما کے حوالے سے توارثی اور ماحولیاتی عوامل کی متعلقہ [illegible] پر کچھ طرح کی تحقیقات [illegible] نے کی کوشش کی ہم شکل جڑواں افراد کے آئی کیو (IQ) کا، جن [illegible] والے اور پرورش دینے والے والدین اور ان کے بچوں کے درمیان باہمی تعلق کیا ہے۔

جدول نمبر 4 ---------- [illegible] کے حوالے سے آئی کیو کا باہمی تعلق

نمبر شمار	تعلق کی نوعیت	باہمی تعلق
-1	غیر متعلقہ بچوں کا الگ الگ پروان چڑھنا	0.01
-2	غیر متعلقہ بچوں کا ایک ساتھ پروان چڑھنا	0.2
-3	پروان چڑھانے والے والد [illegible] بچہ	0.20
-4	بچے اور حقیقی والدین	0.50
-5	ایک ہی ماں باپ کی اولاد (بہن بھائی)	0.4[illegible]
-6	غیر ہم شکل جڑواں	0.53

Elmas Al
USMAN NOTES www.usmannotes.com



132

انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

7-	الگ الگ پروان چڑھنے والے یک زائی جڑواں	0.75
8-	ایک ساتھ پروان چڑھنے والے ہم شکل یا یکساں جڑواں	0.87

3- کمنگ اور جارویک کی تحقیق (Kimling and Jarvik's Study)

ارلن میئر کمنگ (Erlenmeyer Kimling) اور جارویک (Jarvik) نے متعدد ذہنی، مشنوں کے حوالے سے آئی کیو (IQ) کے باہمی تعلق پر تحقیق کی۔ اس کی تحقیق سے سامنے آنے والے نتائج حسب ذیل نمبر 4 میں پیش کئے گئے ہیں۔

4- حاصل شدہ معلومات کی تشریح (Interpretation of the Findings)

1- اگر توارث کا ذہانت پر اہم ترین اثر ہے تو بے اصولی سے منتخب کئے گئے افراد کے ایسے جوڑوں جن کے درمیان حیاتیاتی اور سماجی تعلق نہیں پایا جاتا آئی کیو (IQ) کے حوالے سے کسی بھی طور پر ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔ ایسے جوڑوں کے آئی کیو (IQ) کے درمیان باہمی تعلق اوسطاً صفر ہوتا ہے۔ یہ بات کمنگ جاورک (Kimling Javrik) سے ثابت شدہ ہے۔

2- اگر ماحول کا ذہانت پر اہم ترین اثر ہے تو ایک ہی ماحول میں پلنے والے غیر متعلق بچوں کا آئی کیو (IQ) ایک جیسا ہونا چاہئے۔ ارلن میئر (Erlenmeyer) کی غیر وہی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ہی گھر میں پروان چڑھنے والے غیر متعلق بچوں کے آئی کیو (IQ) کا باہمی تعلق 0.20 تک بڑھ جاتا ہے۔

3- اگر ذہانت کی نشوونما کے لئے توارثی خوبیاں ہی اہم ہیں تو بچوں کے آئی کیو (IQ) کا صرف حقیقی والدین کے ساتھ ہی تعلق قائم ہوگا۔ یہ حقیقت تب ہی ثابت ہوتی ہے جب ہم ارلن میئر (Erlanmeyer) کی دریافت کا جائزہ لیتے ہیں۔

4- اگر توارث کی اہمیت زیادہ ہے تو حقیقی والدین کے بچوں کے درمیان آئی کیو کا باہمی تعلق، پرورش کرنیوالے والدین اور بچوں کے درمیان آئی کیو (IQ) کے باہمی تعلق سے زیادہ ہونا چاہئے۔ یہ بات بھی جدول میں ثابت ہوتی ہے کیونکہ حقیقی والدین کے ساتھ آئی کیو کا باہمی تعلق 0.50 اور پرورش کرنے والے والدین کے ساتھ آئی کیو کا باہمی تعلق 0.20 پایا گیا ہے۔

5- چونکہ حقیقی والدین کے برعکس کسی اور کے ہاں پروان چڑھنے کی صورت میں بچوں اور پروان چڑھانے والے والدین کے درمیان موروثی تعلق نہیں پایا جاتا لیکن پھر بھی دونوں کے درمیان آئی کیو (IQ) کا باہمی تعلق ثبت پایا جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ذہانت پر ماحول بھی اثر انداز

133

انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اس کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ چونکہ اعلیٰ ترین آئی کیو کے حامل والدین کے بچوں کو ذہین افراد کا ماحول ملتا ہے اور وہ ان کی بہترین تربیت کرتے ہیں یعنی ماحول کو کھیلنے کیلئے سازگار بناتے ہیں اس لئے ذہین والدین کے بچے اعلیٰ ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہیں، اسی طرح ایسے والدین جن کا آئی کیو لیول کم ہے ان کے بچوں کو چونکہ کم ذہین والدین کا ساتھ ملتا ہے جو کہ اپنی عقل کے مطابق ہی بچوں کی تربیت کرتے ہیں اور بچوں کو اعلیٰ اور سازگار ترین ماحول فراہم نہیں کر پاتے اسی لئے ان کے بچے بھی کم ذہین رہ جاتے ہیں۔

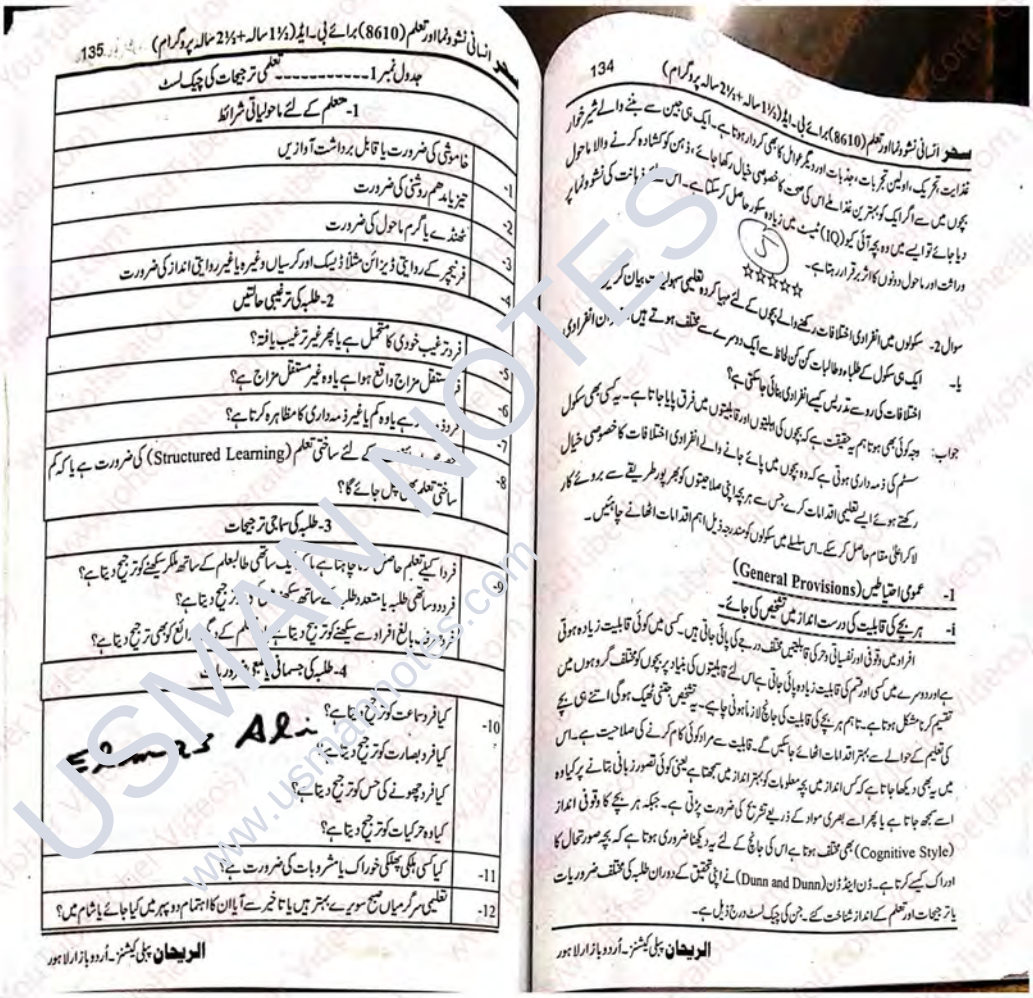
اگر موروثیت کی اہمیت زیادہ ہے تو "Fraternal Twins" کے مقابلے "Identicl Twins" کے درمیان آئی کیو کا باہمی تعلق زیادہ ہونا چاہئے کیونکہ "Identical Twins" تو ایک ہی انڈے سے پروان چڑھتے ہیں، اس لئے ان میں موروثیت "Fraternal Twins" کے مقابلے میں زیادہ ایک جیسی ہوتی ہے۔ اس بات کی تصدیق ارلن میئر (Erlenmeyer) کی تحقیقات سے بھی ہوتی ہے۔

vi- اگر ذہانت پر ماحول کا اثر ہے تو ضروری ہے کہ ایک ساتھ پروان چڑھنے والے یکساں جڑواں بچوں کے درمیان آئی کیو (IQ) کا باہمی تعلق، الگ الگ پروان چڑھنے والے یکساں جڑواں بچوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے۔ ارلن میئر (Erlenmeyer) کی تحقیقات سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے۔

5- فرد کی ذہانت پر موروثیت اور ماحول کا اثر

ان تمام پیمائشوں کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ موروثیت اور ماحول دونوں کا ہی فرد کی ذہانت پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ جینیاتی، جذباتی اور وقوفی خصوصیات کے حوالے سے بھی دونوں عوامل کی بڑی اہمیت ہے۔ ذہانت صرف موروثیت کا نتیجہ نہیں، نہ ہی یہ مکمل طور پر ماحول پر منحصر ہے۔ بلکہ ذہانت ورثہ میں ملنے میں دونوں ہی عمل دخل ہوتا ہے۔ تاہم موروثیت سے فرد کی ذہنی قابلیت کا مکمل طور پر تعین نہیں ہو سکتا۔ [illegible] (Jensen) کا کہنا ہے کہ ذہانت 80 فیصد وراثتی ہوتی ہے۔ 50 سالوں میں ہونے والی تحقیقات سے جنسین (Gensen) نے نتیجہ اخذ کیا کہ آئی کیو (IQ) کے حوالے سے انفرادی اختلافات کی وضاحت کرنے میں جینیاتی عناصر کا کردار ماحول کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ تاہم جنسن (Gensen) نتائج پر مزید بحث کے معترض ہیں اس کے لئے بچوں کی ذہنی نشوونما میں اولین تجربات کے کردار کے حوالے سے کھوج لگانا بھی ضروری ہے۔ ہم بغیر کسی واضح ثبوت کے ذہانت پر اثر انداز ہونے والے ماحول کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ذہانت کو متعین کرنے میں

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 134

غذائیت، تحریک، اولین تجربات، جذبات اور دیگر عوامل کا بھی کردار ہوتا ہے۔ ایک ہی عمر کے بچوں میں سے اگر ایک کو بہترین غذا ملے اس کی صحت کا خصوصی خیال رکھا جائے، ذہن کو کشادہ کرنے والا ماحول دیا جائے تو ایسے میں وہ بچہ آئی کیو (IQ) ٹیسٹ میں زیادہ سکور حاصل کر سکتا ہے۔ اس طرح وراثت اور ماحول دونوں کا اثر برقرار رہتا ہے۔

سوال 2- سکولوں میں انفرادی اختلافات رکھنے والے بچوں کے لئے مہیا کردہ تعلیمی سہولیات کو بیان کریں۔

یا- ایک ہی سکول کے طلباء و طالبات کن کن لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان انفرادی اختلافات کی روسے تدریس کیسے انفرادی بنائی جا سکتی ہے؟

جواب: چونکہ کوئی بھی ہو تاہم یہ حقیقت ہے کہ بچوں کی صلاحیتوں اور قابلیتوں میں فرق پایا جاتا ہے۔ یہ کسی بھی سکول سسٹم کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ بچوں میں پائے جانے والے انفرادی اختلافات کا خصوصی خیال رکھتے ہوئے ایسے تعلیمی اقدامات کرے جس سے ہر بچہ اپنی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے بروئے کار لا کر اعلیٰ مقام حاصل کر سکے۔ اس سلسلے میں سکولوں کو مندرجہ ذیل اہم اقدامات اٹھانے چاہئیں۔

1- عمومی احتیاطیں (General Provisions)

i- ہر بچے کی قابلیت کی درست انداز میں تشخیص کی جائے۔

افراد میں وقوفی اور نفسیاتی حرکی قابلیتیں مختلف درجے کی پائی جاتی ہیں۔ کسی میں کوئی قابلیت زیادہ ہوتی ہے اور دوسرے میں کسی اور قسم کی قابلیت زیادہ پائی جاتی ہے اس لئے قابلیتوں کی بنیاد پر بچوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرنا مشکل ہوتا ہے۔ تاہم ہر بچے کی قابلیت کی جانچ لازماً ہونی چاہیے۔ یہ تشخیص جتنی ٹھیک ہوگی اتنے ہی بچے کی تعلیم کے حوالے سے بہتر اقدامات اٹھائے جا سکیں گے۔ قابلیت سے مراد کوئی کام کرنے کی صلاحیت ہے۔ اس میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کس انداز میں بچہ معلومات کو بہتر انداز میں سمجھتا ہے یعنی کوئی تصور زبانی بتانے پر کیا وہ اسے سمجھ جاتا ہے یا پھر اسے بصری مواد کے ذریعے تشریح کی ضرورت پڑتی ہے۔ جبکہ ہر بچے کا وقوفی انداز (Cognitive Style) بھی مختلف ہوتا ہے اس کی جانچ کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ بچہ صورتحال کا ادراک کیسے کرتا ہے۔ ڈن اینڈ ڈن (Dunn and Dunn) نے اپنی تحقیق کے دوران طلبہ کی مختلف ضروریات یا ترجیحات اور تعلم کے انداز شناخت کئے۔ جن کی چیک لسٹ درج ذیل ہے۔

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام) 135

جدول نمبر 1---------- تعلمی ترجیحات کی چیک لسٹ

1- تعلم کے لئے ماحولیاتی شرائط

-1	خاموشی کی ضرورت یا قابل برداشت آوازیں
-2	تیز یا مدھم روشنی کی ضرورت
-3	ٹھنڈے یا گرم ماحول کی ضرورت
-4	فرنیچر کے روایتی ڈیزائن مثلاً ڈیسک اور کرسیاں وغیرہ یا غیر روایتی انداز کی ضرورت

2- طلبہ کی ترغیبی حالتیں

-5	فرد ترغیب خوری کا متحمل ہے یا پھر غیر ترغیب یافتہ؟
-6	فرد مستقل مزاج واقع ہوا ہے یا وہ غیر مستقل مزاج ہے؟
-7	فرد ذمہ داری کا مظاہرہ کرتا ہے یا وہ کم یا غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتا ہے؟
-8	کے لئے ساختی تعلم (Structured Learning) کی ضرورت ہے یا کہ کم ساختی تعلم موثر رہے گا؟

3- طلبہ کی سماجی ترجیحات

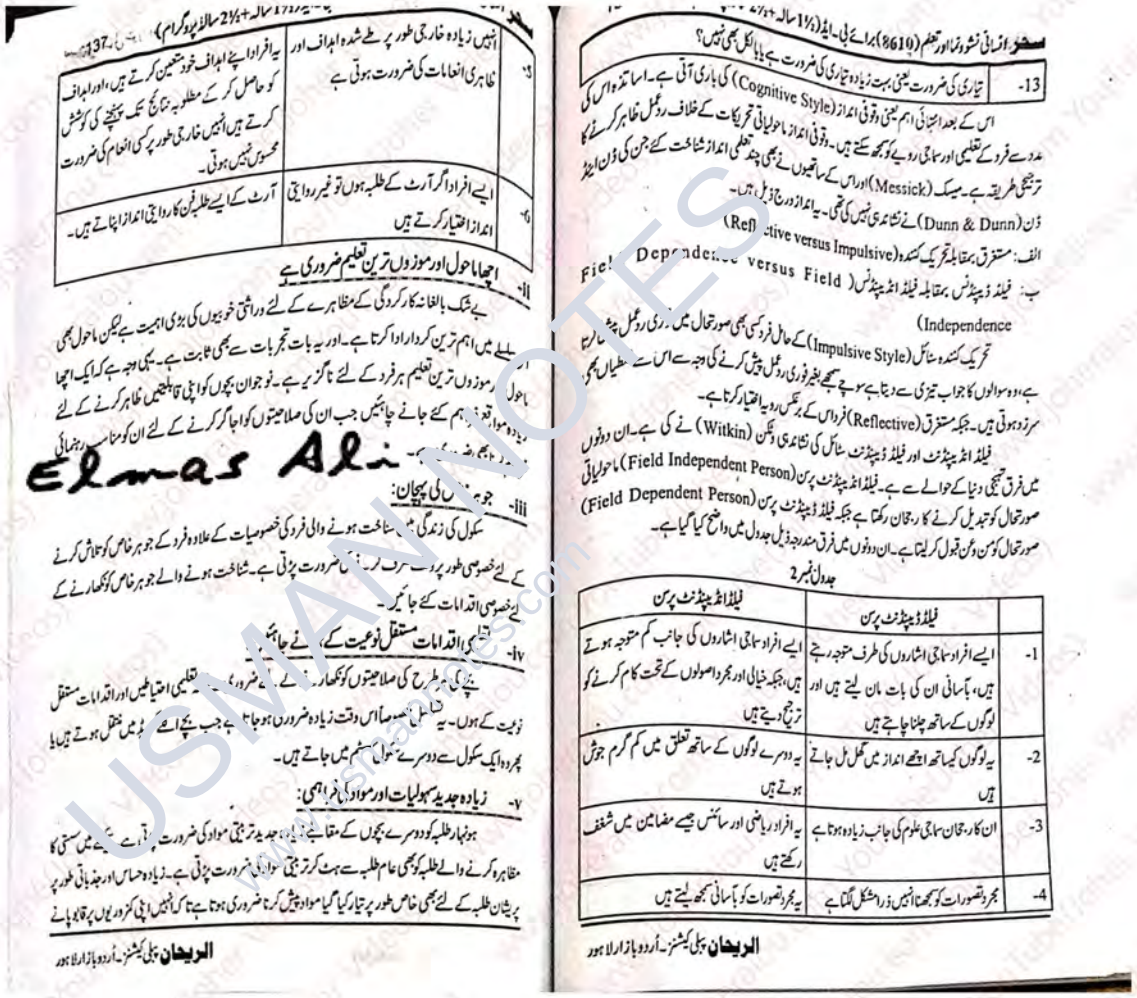
-9	فرد اکیلے تعلم حاصل کرنا چاہتا ہے یا قریب ساتھی طالبعلم کے ساتھ ملکر سیکھنے کو ترجیح دیتا ہے؟
	فرد دو ساتھی طلبہ یا متعدد طلبہ کے ساتھ سیکھنے کو ترجیح دیتا ہے؟
	فرد رفقاء بالغ افراد سے سیکھنے کو ترجیح دیتا ہے یا تعلم کے دوران بالغ کو بھی ترجیح دیتا ہے؟

4- طلبہ کی جسمانی یا حسی ترجیحات

-10	کیا فرد سماعت کو ترجیح دیتا ہے؟
	کیا فرد بصارت کو ترجیح دیتا ہے؟
	کیا فرد چھونے کی حس کو ترجیح دیتا ہے؟
	کیا وہ حرکیات کو ترجیح دیتا ہے؟
-11	کیا کسی ہلکی پھلکی خوراک یا مشروبات کی ضرورت ہے؟
-12	تعلیمی سرگرمیاں صبح سویرے بہتر ہیں یا تاخیر سے آیا ان کا اہتمام دوپہر میں کیا جائے یا شام میں؟

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



انہیں زیادہ خارجی طور پر طے شدہ اہداف اور ظاہری انعامات کی ضرورت ہوتی ہے

یہ افراد اپنے اہداف خود متعین کرتے ہیں، اور اہداف کو حاصل کر کے مطلوبہ نتائج تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں خارجی طور پر کسی انعام کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

ایسے افراد اگر آرٹ کے طلبہ ہوں تو غیر روایتی انداز اختیار کرتے ہیں

آرٹ کے ایسے طلبہ فن کار روایتی انداز اپناتے ہیں۔

ii- اچھا ماحول اور موزوں ترین تعلیم ضروری ہے

بے شک بالغانہ کارکردگی کے مظاہرے کے لئے وراثتی خوبیوں کی بڑی اہمیت ہے لیکن ماحول بھی [illegible] لیے میں اہم ترین کردار ادا کرتا ہے۔ اور یہ بات تجربات سے بھی ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک اچھا ماحول [illegible] موزوں ترین تعلیم ہر فرد کے لئے ناگزیر ہے۔ نوجوان بچوں کو اپنی قابلیتیں ظاہر کرنے کے لئے [illegible] زیادہ مواقع [illegible] کئے جانے چاہئیں جب ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے ان کو مناسب رہنمائی

Elmas Ali

iii- جوہر [illegible] کی پہچان:

سکول کی زندگی میں شناخت ہونے والی فرد کی خصوصیات کے علاوہ فرد کے جوہر خاص کو تلاش کرنے کے لئے خصوصی طور پر توجہ صرف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ شناخت ہونے والے جوہر خاص کو نکھارنے کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں۔

iv- تعلیمی اقدامات مستقل نوعیت کے [illegible] جانے چاہئیں

بچے کی ہر طرح کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے ضروری تعلیمی اقتضائیں اور اقدامات مستقل نوعیت کے ہوں۔ یہ عمل خصوصاً اس وقت زیادہ ضروری ہو جاتا ہے جب بچے ایک [illegible] میں منتقل ہوتے ہیں یا پھر وہ ایک سکول سے دوسرے سکول سسٹم میں جاتے ہیں۔

v- زیادہ جدید سہولیات اور مواد کی فراہمی:

ہونہار طلبہ کو دوسرے بچوں کے مقابلے [illegible] جدید تر تعلیمی مواد کی ضرورت پڑتی ہے [illegible] میں سستی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو بھی عام طلبہ سے ہٹ کر تربیتی مواد کی ضرورت پڑتی ہے۔ زیادہ حساس اور جذباتی طور پر پریشان طلبہ کے لئے بھی خاص طور پر تیار کیا گیا مواد پیش کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ انہیں اپنی کمزوریوں پر قابو پانے

انفرادی نشوونما اور تعلم (8619) برائے بی۔ ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

-13	تیاری کی ضرورت یعنی بہت زیادہ تیاری کی ضرورت ہے یا بالکل بھی نہیں؟

اس کے بعد ابتدائی اہم یعنی وقوفی انداز (Cognitive Style) کی باری آتی ہے۔ اساتذہ اس کی مدد سے فرد کے تعلیمی اور سماجی رویے کو سمجھ سکتے ہیں۔ وقوفی انداز ماحولیاتی تحریکات کے خلاف ردعمل ظاہر کرنے کا ترجیحی طریقہ ہے۔ میسک (Messick) اور اس کے ساتھیوں نے بھی چند تعلمی انداز شناخت کئے جن کی ڈن اینڈ ڈن (Dunn & Dunn) نے نشاندہی نہیں کی تھی۔ یہ انداز درج ذیل ہیں۔

الف: مستقرق بمقابلہ تحریک کنندہ (Reflective versus Impulsive)

ب: فیلڈ ڈیپنڈنس بمقابلہ فیلڈ انڈیپنڈنس (Field Dependence versus Field Independence)

تحریک کنندہ سٹائل (Impulsive Style) کے حامل فرد کسی بھی صورتحال میں فوری ردعمل پیش کرنے کی وجہ سے اس سے [illegible] ہے، وہ سوالوں کا جواب تیزی سے دیتا ہے سوچے سمجھے بغیر فوری ردعمل پیش کرنے کی وجہ سے اس سے غلطیاں بھی سرزد ہوتی ہیں۔ جبکہ مستقرق (Reflective) فرد اس کے برعکس رویہ اختیار کرتا ہے۔

فیلڈ انڈیپنڈنٹ اور فیلڈ ڈیپنڈنٹ سٹائل کی نشاندہی وٹکن (Witkin) نے کی ہے۔ ان دونوں میں فرق تجسسی دنیا کے حوالے سے ہے۔ فیلڈ انڈیپنڈنٹ پرسن (Field Independent Person) ماحولیاتی صورتحال کو تبدیل کرنے کا رجحان رکھتا ہے جبکہ فیلڈ ڈیپنڈنٹ پرسن (Field Dependent Person) صورتحال کو من وعن قبول کر لیتا ہے۔ ان دونوں میں فرق مندرجہ ذیل جدول میں واضح کیا گیا ہے۔

جدول نمبر 2

	فیلڈ ڈیپنڈنٹ پرسن	فیلڈ انڈیپنڈنٹ پرسن
-1	ایسے افراد سماجی اشاروں کی طرف متوجہ رہتے ہیں، بآسانی ان کی بات مان لیتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں	ایسے افراد سماجی اشاروں کی جانب کم متوجہ ہوتے ہیں، جبکہ خیالی اور مجرد اصولوں کے تحت کام کرنے کو ترجیح دیتے ہیں
-2	یہ لوگوں کیساتھ اچھے انداز میں گھل مل جاتے ہیں	یہ دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلق میں کم گرم جوش ہوتے ہیں
-3	ان کا رجحان سماجی علوم کی جانب زیادہ ہوتا ہے	یہ افراد ریاضی اور سائنس جیسے مضامین میں شغف رکھتے ہیں
-4	مجرد تصورات کو سمجھنا انہیں ذرا مشکل لگتا ہے	یہ مجرد تصورات کو بآسانی سمجھ لیتے ہیں

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



سفر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام) 138

کا موقع مل سکے۔ انفرادی اختلافات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر طالبعلم کو اس کی ضرورت کے مطابق سہولیات اور تربیتی مواد فراہم کرنے کے لئے سکول انتظامیہ کے پاس ہر طرح کی سہولت موجود ہونی چاہئیں۔

vi- سکول کے لئے قابل عملے کی اقتباتی: [illegible] ہو سکتا ہے بہترین تعلیمی و تدریسی سہولیات سے مزین سکول طلبہ کے [illegible] اشرے میں بھی سکول [illegible] جب تک وہاں پر ابتدائی قابل تدریسی عملے اقتباتی کا احساس پایا جانا چاہئے اور معاشی [illegible] پر سکول، [illegible] قابل اور ہونہار اساتذہ اور دیگر عملے کی اقتباتی کی جانچ کی جانی چاہئے۔ عملے کی رہنمائی کے لئے سکول انتظامیہ کو ماہرین نفسیات، نصاب کے [illegible] در منتظمین) کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں۔

vii- انفرادی خصوصیات کے مطابق تعلیمی سرگرمیاں: انفرادیت کو مدنظر رکھنے سے مراد ہر فرد کو اس کی انفرادی خصوصیات کے مطابق تعلیمی سرگرمیاں انجام دینے کی اجازت دینا ہے۔ اس میں ایسے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں جس کے تحت ہر فرد اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر زیادہ سے زیادہ اکتساب فیض کر سکتا ہے۔ ڈالٹن پلان (Dalton Plan) "ون نیٹ کا پلان" (Winnetka P[illegible]) اساتذہ، زیر نگرانی مطالعہ، لائبریری کا موزوں ترین استعمال، لیبارٹری میں کئے جانے والے تجربات اور کلب کی سرگرمیاں ایسے اقدامات ہیں جن سے افراد کی انفرادی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا موقع ملتا ہے۔

الف۔ ڈالٹن پلان (The Dalton's Plan)

ڈالٹن پلان (Dalton's Plan) ہیلن پارک ہرسٹ (Helen Parkhurst) نے شروع کیا۔ ڈالٹن پلان میں آزادی کے اصول گروہ کے باہمی عمل پر زور دیا گیا ہے۔ روایتی کلاس روم کو لیبارٹریز بنایا جاتا ہے جبکہ ڈالٹن پلان کے مطابق سکول کو گھر کی مانند ہونا چاہئے جس میں استاد مختلف قسم کی سرگرمیاں تجویز کرتا ہے، سوالوں کے جواب دیتا ہے اور حصلین کے ساتھ کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔ حصلم کو دی جانے والی اسائنمنٹ پورے مہینے پر پھیلی ہو سکتی ہے۔ اس پلان کے مطابق طالبعلم کو اپنی اسائنمنٹ اپنے انداز میں تیار کرنے کی مکمل آزادی ہوتی ہے جسے وہ استاد کی رہنمائی میں انجام دیتا ہے۔ استاد کا کام وقت کے درست استعمال میں طالبعلم کی مدد کرنا ہوتا ہے۔ وہ طلبہ کی روزانہ کی کارگردگی رپورٹ محفوظ رکھتا ہے۔ ادبی، تاریخی اور دیگر موضوعات پر طلبہ کو بحث کا موقع فراہم کرتا ہے۔

سفر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام) 139

ب۔ وینیٹکا پلان (The Winnetka Plan)

اس پلان کے پیچھے جو تعلیمی فلسفہ کارفرما ہے وہ یہ ہے کہ نصاب مکمل کرنے کیلئے بچے کو اپنی رفتار کے مطابق کام کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ اس پلان پر عملدرآمد کے لئے ضروری ہے کہ ہر طالبعلم کے علم کی سطح اور ہر مضمون کے حوالے سے اس کے سیکھنے کی رفتار معلوم کی جائے۔ اس لئے اس پلان میں جب بھی کوئی باب شروع کرنا ہو تو ضروری ہے کہ آغاز سے قبل طلبہ کا امتحان لیا جائے تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ اس [illegible] پہلے سے کیا کچھ جانتے ہیں۔

ڈالٹن پلان میں تو طالبعلم کو ہر مضمون کے حوالے سے ایک ہی سطح پر رکھا جاتا ہے تاہم "Winnetka [illegible] کو مختلف شعبوں اور مضامین میں مختلف رفتار اپنانے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ ریاضی میں ایک سال، [illegible] ہفتہ میں 6 ماہ [illegible] سکتا ہے۔ اس پلان میں تعلمی ابواب کو اہداف کی شکل میں ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس میں اپنی [illegible] طالبعلم "Self Administered Test" کے ذریعے خود کرتا ہے۔ ہونہار طالبعلم اپنا کام [illegible] جلد مکمل کر لیتے ہیں۔ اس پلان کے مطابق کوئی بھی طالبعلم ناکام نہیں ہوتا کیونکہ اس کی کارکردگی کی جانچ اس کی اپنی اہلیت کے حوالے سے کی جاتی ہے، کام کا موازنہ دوسرے بچوں کے ساتھ کر کے نتائج نہیں نکالے جاتے۔

viii- ہم قسم گروہ بندی (Homogeneous Grouping)

مختلف قابلیتوں کے [illegible] تعلیم دینے کے لئے ایک اور بہترین حل یہ ہے کہ انہیں ایک جیسی صلاحیتوں کے مطابق مختلف گروپس میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس کے بعد ہر گروپ کو اس کی اہلیت کے مطابق تعلیم دینے میں آسانی رہتی ہے کیونکہ [illegible] گروپ کے مخصوص نصاب اور تدریسی طریقہ کار کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ امریکی سکولوں میں یہ گروہ بندی کئی طریقوں سے کی جاتی ہے۔ مثلاً دوستی کی بنیاد پر گروہ بندی، [illegible] کی بنیاد پر گروہ بندی، [illegible] کی بنیاد پر گروپ بندی وغیرہ۔

2- خصوصی اقدامات (Special Provisions)

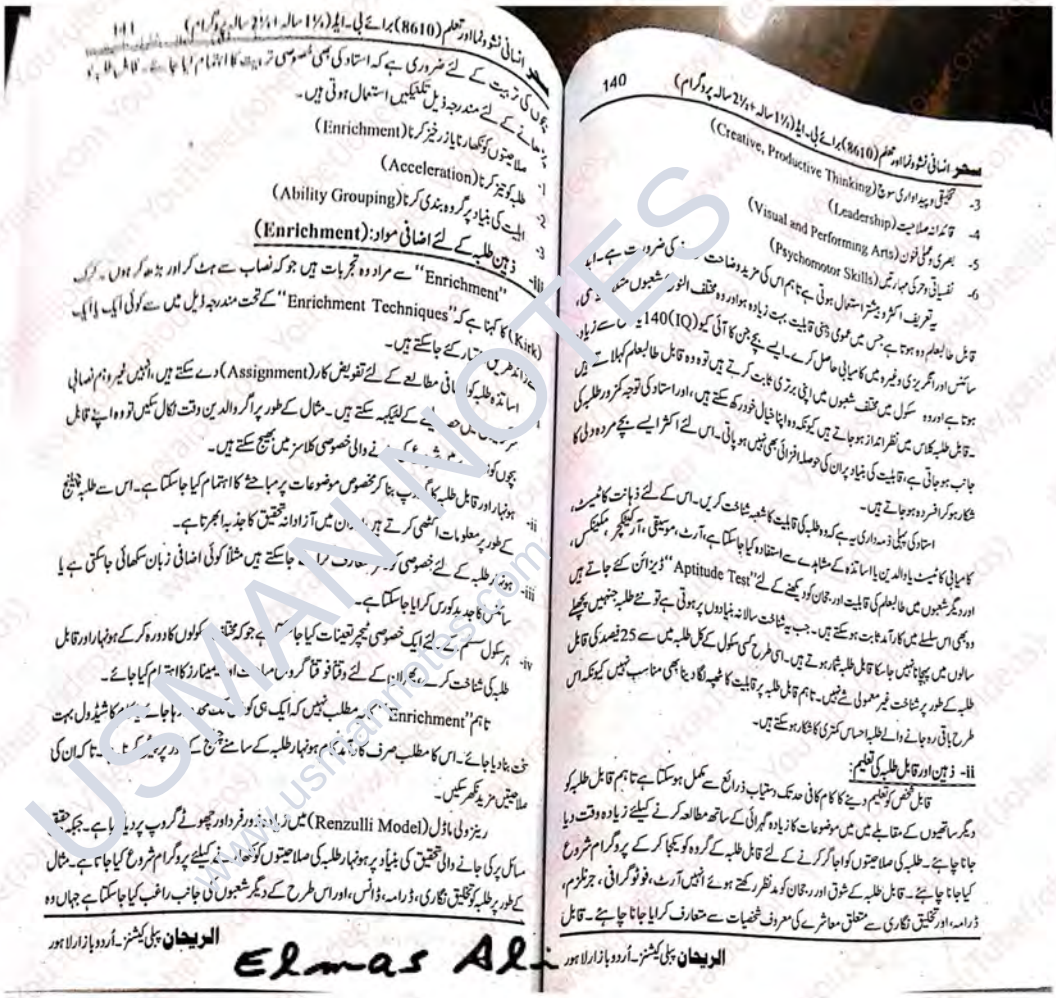
(a) Provisions for the Gifted/Talented Children: قابل بچوں کیلئے اقدامات:

مارلین (Marlane) کے مطابق قابل بچے وہ ہوتے ہیں جو کہ کامیابیوں کے حوالے سے اعلیٰ درجے کا مظاہرہ کریں، یا پھر ان کے اندر مندرجہ ذیل اعلیٰ مخفی صلاحیتوں میں سے کوئی موجود ہو:

1- عمومی ذہنی قابلیت (General Intellectual Ability)

2- مخصوص تعلیمی رجحان (Specified Academic Aptitude)

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



140 سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (۱½ سالہ، ۲½ سالہ پروگرام)

(Creative, Productive Thinking) تخلیقی و پیداواری سوچ -3
(Leadership) قائدانہ صلاحیت -4
(Visual and Performing Arts) بصری و عملی فنون -5
(Psychomotor Skills) نفسیاتی و حرکی مہارتیں -6

یہ تعریف اکثر و بیشتر استعمال ہوتی ہے تاہم اس کی مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔ اب
قابل طالبعلم وہ ہوتا ہے جس میں عمومی ذہنی قابلیت بہت زیادہ ہو اور وہ مختلف النوع شعبوں میں
سائنس اور انگریزی وغیرہ میں کامیابی حاصل کرے۔ ایسے بچے جن کا آئی کیو (IQ) 140 سے زیادہ
ہوتا ہے اور وہ سکول میں مختلف شعبوں میں اپنی برتری ثابت کرتے ہیں تو وہ قابل طالبعلم کہلاتے ہیں
۔قابل طلبہ کلاس میں نظر انداز ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنا خیال خود رکھ سکتے ہیں، اور استاد کی توجہ کمزور طلبہ کی
جانب ہو جاتی ہے، قابلیت کی بنیاد پر ان کی حوصلہ افزائی بھی نہیں ہو پاتی۔ اس لئے اکثر ایسے بچے مردہ دلی کا
شکار ہو کر افسردہ ہو جاتے ہیں۔

استاد کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ طلبہ کی قابلیت کا شبہ شناخت کریں۔ اس کے لئے ذہانت کا ٹیسٹ،
کامیابی کا ٹیسٹ یا والدین یا استاذہ کے مشاہدے سے استفادہ کیا جا سکتا ہے، آرٹ، موسیقی، آرکیٹکچر، مکینکس،
اور دیگر شعبوں میں طالبعلم کی قابلیت اور رجحان کو دیکھنے کے لئے "Aptitude Test" ڈیزائن کئے جاتے ہیں
وہ بھی اس سلسلے میں کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ جب یہ شناخت سالانہ بنیادوں پر ہوتی ہے تو نئے طلبہ جنہیں پچھلے
سالوں میں پہچانا نہیں جا سکا قابل طلبہ شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح کسی سکول کے کل طلبہ میں سے 2.5 فیصد کی قابل
طلبہ کے طور پر شناخت غیر معمولی نتائج نہیں۔ تاہم قابل طلبہ پر قابلیت کا شبہ لگا دینا بھی مناسب نہیں کیونکہ اس
طرح باقی رہ جانے والے طلبہ احساس کمتری کا شکار ہو سکتے ہیں۔

ii- ذہین اور قابل طلبہ کی تعلیم:

قابل شخص کو تعلیم دینے کا کام کافی حد تک دستیاب ذرائع سے مکمل ہو سکتا ہے تاہم قابل طلبہ کو
دیگر ساتھیوں کے مقابلے میں موضوعات کا زیادہ گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرنے کیلئے زیادہ وقت دیا
جانا چاہیے۔ طلبہ کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے قابل طلبہ کے گروہ کو یکجا کر کے پروگرام شروع
کیا جانا چاہیے۔ قابل طلبہ کے شوق اور رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں آرٹ، فوٹوگرافی، جرنلزم،
ڈرامہ، اور تخلیق نگاری سے متعلق معاشرے کی معروف شخصیات سے متعارف کرایا جانا چاہیے۔ قابل

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

141 سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (۱½ سالہ، ۲½ سالہ پروگرام)

بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ استاد کی بھی خصوصی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ قابل طلبہ
پڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل تکنیکیں استعمال ہوتی ہیں۔

1- صلاحیتوں کو نکھار یا ازسرِنو تخلیق کرنا (Enrichment)
2- طلبہ کو تیز کرنا (Acceleration)
3- اہلیت کی بنیاد پر گروہ بندی کرنا (Ability Grouping)

(Enrichment): ذہین طلبہ کے لئے اضافی مواد

"Enrichment" سے مراد وہ تجربات ہیں جو کہ نصاب سے ہٹ کر اور بڑھ کر ہوں۔ کرک
(Kirk) کا کہنا ہے کہ "Enrichment Techniques" کے تحت مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک یا ایک
سے زائد طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔

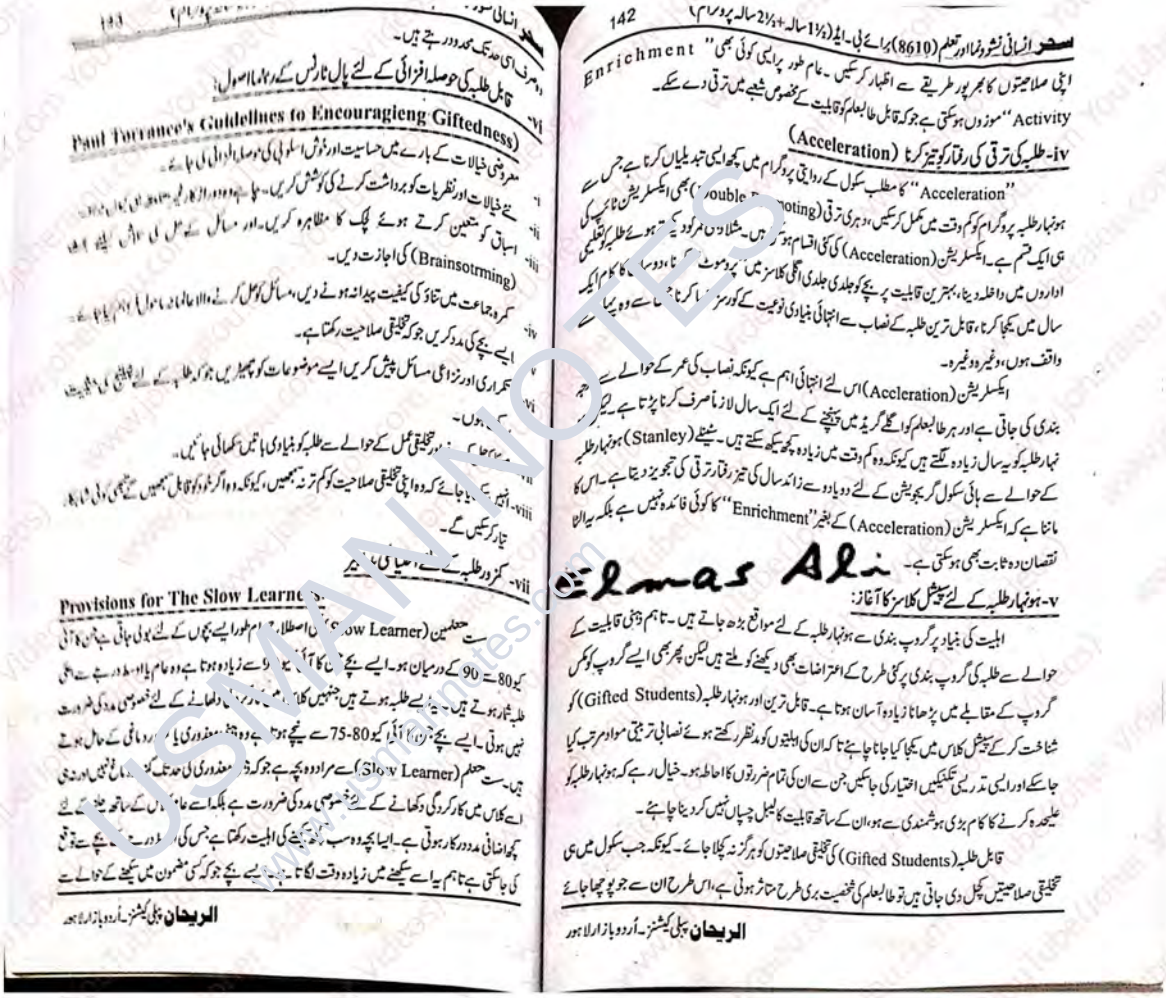
i- استاذہ طلبہ کو اضافی مطالعے کے لئے تفویض کار (Assignment) دے سکتے ہیں، انہیں غیر نصابی
استاذہ طلبہ کو ... کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر والدین وقت نکال سکیں تو وہ اپنے قابل
... والی خصوصی کلاسز میں بھیج سکتے ہیں۔
بچوں کو ... بنا کر مخصوص موضوعات پر سوچنے کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔ اس سے طلبہ تخلیق
ii- ہونہار اور قابل طلبہ کا ... کے طور پر معلومات اکٹھی کرتے ہیں۔ ان میں آزادانہ تحقیق کا جذبہ ابھرتا ہے۔
iii- ہونہار طلبہ کے لئے خصوصی کورسز متعارف کرائے جا سکتے ہیں مثلاً کوئی اضافی زبان سکھائی جا سکتی ہے یا
سائنس کا جدید کورس کرایا جا سکتا ہے۔
iv- ہر سکول سسٹم کے لئے ایک خصوصی ٹیچر تعینات کیا جاتا ہے جو کہ مختلف سکولوں کا دورہ کر کے ہونہار اور قابل
طلبہ کی شناخت کرے، پھر ان کے لئے وقتاً فوقتاً گروپ سرگرمیاں اور سیمینارز کا اہتمام کیا جائے۔

تاہم "Enrichment" کا یہ مطلب نہیں کہ ایک ہی کو ... دیا جائے۔ سکول کا شیڈول بہت
سخت بنا دیا جائے۔ اس کا مطلب صرف کارآمد کام ہونہار طلبہ کے سامنے پیش کر دینا ہے تاکہ ان کی
صلاحیتیں مزید نکھر سکیں۔

رینزولی ماڈل (Renzulli Model) میں ذہین اور فرداور چھوٹے گروپ پر دیا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقی
مسائل پر کی جانے والی تحقیق کی بنیاد پر ہونہار طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارنے کیلئے پروگرام شروع کیا جاتا ہے۔ مثال
کے طور پر طلبہ کو تخلیق نگاری، ڈرامہ، ڈانس، اور اس طرح کے دیگر شعبوں کی جانب راغب کیا جا سکتا ہے جہاں وہ

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

Elmas Ali



142

سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

اپنی صلاحیتوں کا بھرپور طریقے سے اظہار کر سکیں۔ عام طور پر ایسی کوئی بھی "Enrichment" Activity" موزوں ہو سکتی ہے جو کہ قابل طالبعلم کو قابلیت کے مخصوص شعبے میں ترقی دے سکے۔

iv- طلبہ کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنا (Acceleration)

"Acceleration" کا مطلب سکول کے روایتی پروگرام میں کچھ ایسی تبدیلیاں کرنا ہے جس سے ہونہار طلبہ پروگرام کو کم وقت میں مکمل کر سکیں، دوہری ترقی (Double Promoting) بھی ایکسلریشن ٹائپ کی ہی ایک قسم ہے۔ ایکسلریشن (Acceleration) کی کئی اقسام ہو سکتی ہیں۔ مثلاً دو سمر کورسز کرتے ہوئے طلبہ کو تعلیمی اداروں میں داخلہ دینا، بہترین قابلیت پر بچے کو جلدی جلدی اگلی کلاسز میں پروموٹ کرنا، دوسرا کام ایک سال میں یکجا کرنا، قابل ترین طلبہ کے نصاب سے انتہائی بنیادی نوعیت کے کورسز کو ختم کرنا وغیرہ سے وہ پیما واقف ہوں، وغیرہ وغیرہ۔

ایکسلریشن (Acceleration) اس لئے انتہائی اہم ہے کیونکہ نصاب کی عمر کے حوالے سے جکڑ بندی کی جاتی ہے اور ہر طالبعلم کو اگلے گریڈ میں پہنچنے کے لئے ایک سال لازماً صرف کرنا پڑتا ہے۔ لیکن سٹینلے (Stanley) ہونہار طلبہ کو یہ سال زیادہ لگتے ہیں کیونکہ وہ کم وقت میں زیادہ کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ ہونہار طلبہ کے حوالے سے ہائی سکول گریجویشن کے لئے دو یا دو سے زائد سال کی تیز رفتار ترقی کی تجویز دیتا ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ ایکسلریشن (Acceleration) کے بغیر "Enrichment" کا کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ یہ الٹا نقصان دہ ثابت بھی ہو سکتی ہے۔

v- ہونہار طلبہ کے لئے سپیشل کلاسز کا آغاز:

اہلیت کی بنیاد پر گروپ بندی سے ہونہار طلبہ کے لئے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ تاہم ذہنی قابلیت کے حوالے سے طلبہ کی گروپ بندی پر کئی طرح کے اعتراضات بھی دیکھنے کو ملتے ہیں لیکن پھر بھی ایسے گروپ کو کم گروپ کے مقابلے میں پڑھانا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ قابل ترین اور ہونہار طلبہ (Gifted Students) کو شناخت کر کے سپیشل کلاس میں یکجا کیا جانا چاہئے تا کہ ان کی اہلیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نصابی ترتیبی مواد مرتب کیا جا سکے اور ایسی تدریسی تکنیکیں اختیار کی جا سکیں جن سے ان کی تمام ضرورتوں کا احاطہ ہو۔ خیال رہے کہ ہونہار طلبہ کو علیحدہ کرنے کا کام بڑی ہوشمندی سے ہو، ان کے ساتھ قابلیت کا لیبل چسپاں نہیں کر دینا چاہئے۔

قابل طلبہ (Gifted Students) کی تخلیقی صلاحیتوں کو ہرگز نہ کچلا جائے۔ کیونکہ جب سکول میں ہی تخلیقی صلاحیتیں کچل دی جاتی ہیں تو طالبعلم کی شخصیت بری طرح متاثر ہوتی ہے، اس طرح ان سے جو پوچھا جائے

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

Usman Ali

سطر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

صرف اسی حد تک محدود رہتے ہیں۔

vi- قابل طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لئے پال ٹارنس کے رہنما اصول:

Paul Torrance's Guidelines to Encouragieng Giftedness)

معروضی خیالات کے بارے میں حساسیت اور خوش اسلوبی کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

نئے خیالات اور نظریات کو برداشت کرنے کی کوشش کریں۔

اسباق کو متعین کرتے ہوئے لچک کا مظاہرہ کریں۔ اور مسائل کے حل کی تلاش کیلئے

(Brainsotrming) کی اجازت دیں۔

گروہ جماعت میں تناؤ کی کیفیت پیدا نہ ہونے دیں، مسائل کو حل کرنے والا عامل ماحول

ایسے بچے کی مدد کریں جو کہ تخلیقی صلاحیت رکھتا ہے۔

تجرباتی اور نزاعی مسائل پیش کریں ایسے موضوعات کو چھیڑیں جو کہ طلبہ کے لئے

ہوں۔

ہر تخلیقی عمل کے حوالے سے طلبہ کو بنیادی باتیں سکھائی جائیں۔

جائے کہ وہ اپنی تخلیقی صلاحیت کو کم تر نہ سمجھیں، کیونکہ وہ اگر خود کو قابل نہیں سمجھیں گے تو کبھی

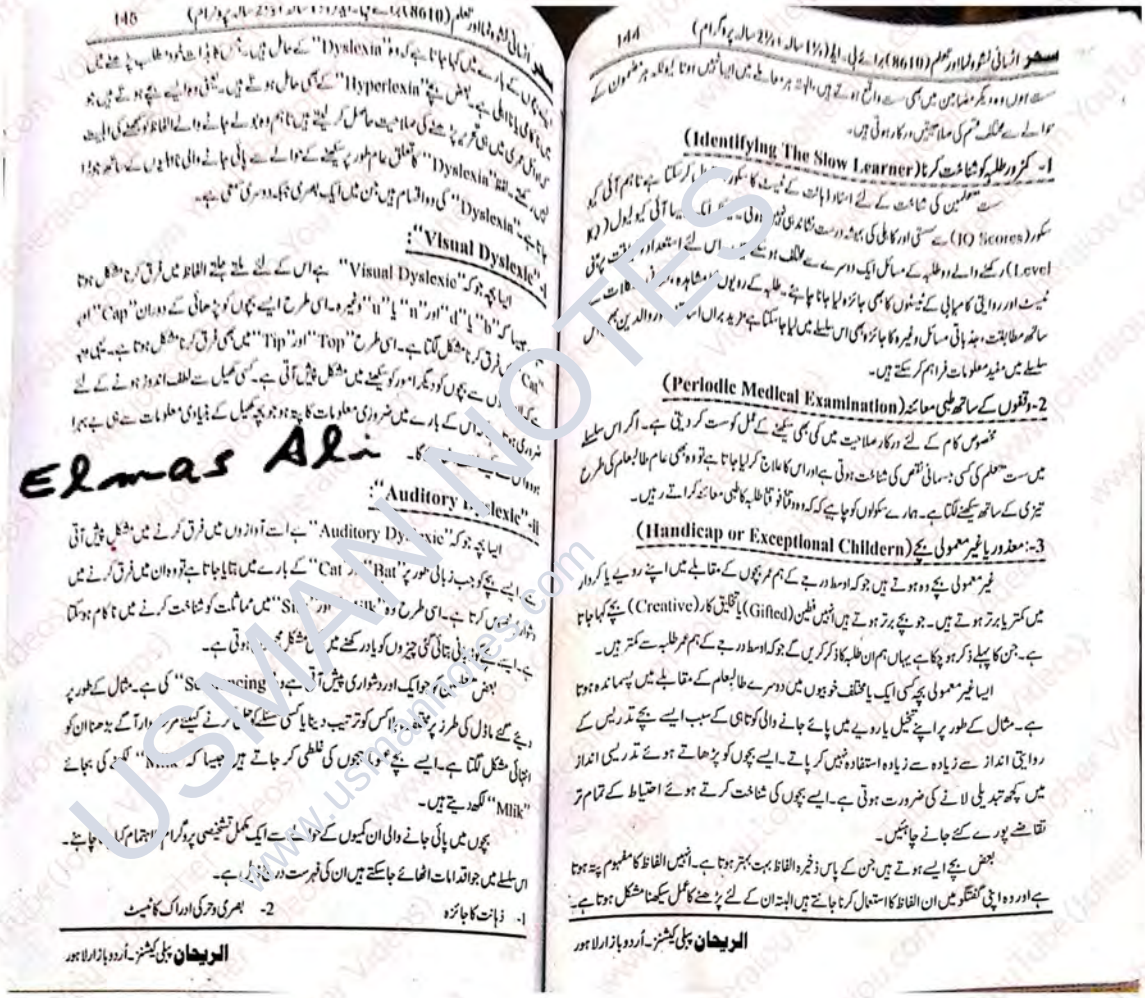
انہیں تیار کر سکیں گے۔

vii- کمزور طلبہ کے لئے احیائی

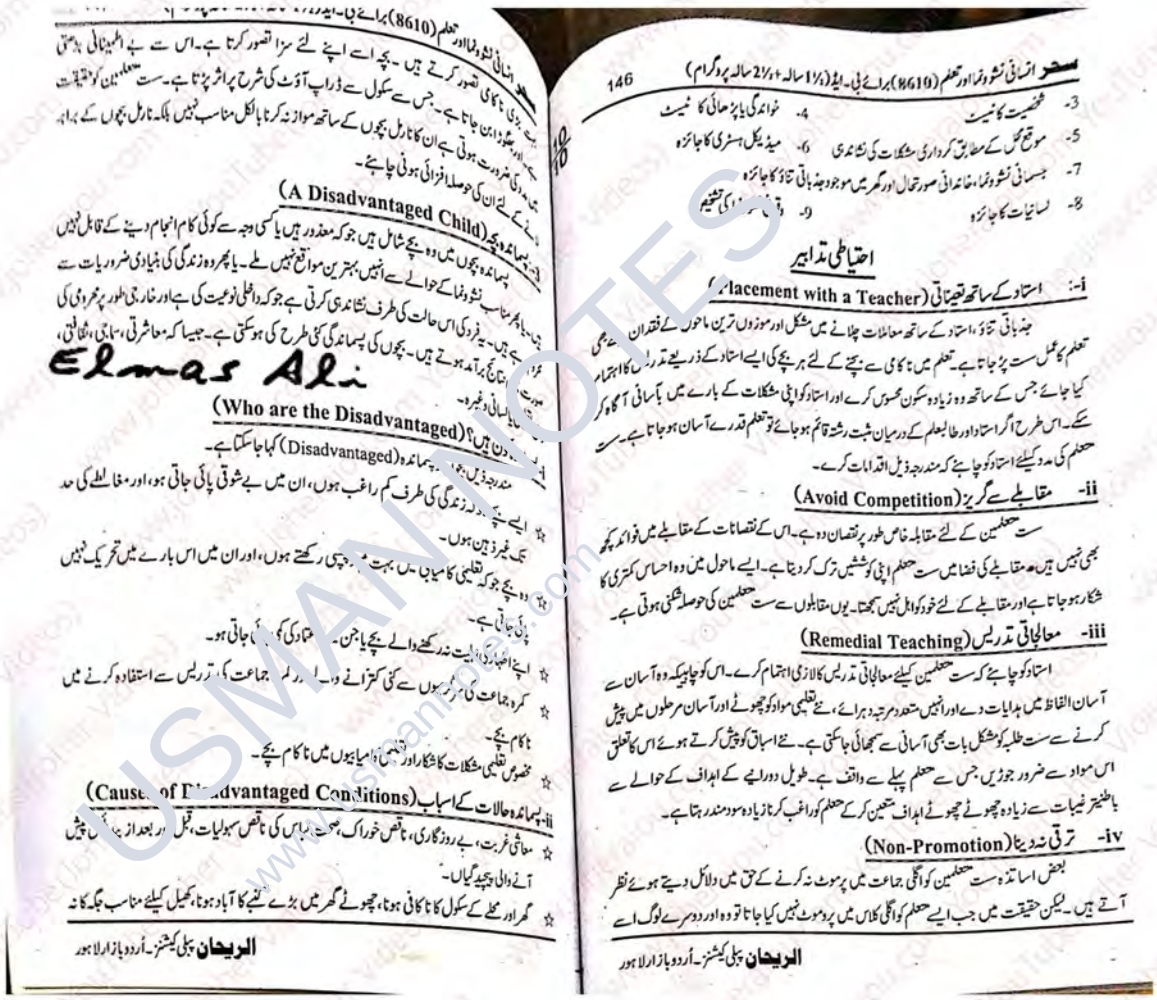
Provisions for The Slow Learne

سست حصلمین (Slow Learner) کی اصطلاح عام طور ایسے بچوں کے لئے بولی جاتی ہے جن کا آئی کیو 80 سے 90 کے درمیان ہو۔ ایسے بچے جن کا آئی کیو اس سے زیادہ ہوتا ہے وہ عام یا اوسط درجے سے بھی طلبہ شمار ہوتے ہیں۔ ایسے طلبہ ہوتے ہیں جنہیں کلاس میں ضرورت دلانے کے لئے خصوصی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے بچے جن کا آئی کیو 80-75 سے نیچے ہوتا ہے وہ بچے معذوری یا ذہنی کمزوری کے حامل ہوتے ہیں۔ سست حصلم (Slow Learner) سے مراد وہ بچہ ہے جو کہ ذہنی معذوری کی حد تک کمزور نہیں اور نہ ہی اسے کلاس میں کارکردگی دکھانے کے لئے خصوصی مدد کی ضرورت ہے بلکہ اسے عام بچوں کے ساتھ چلنے کے لئے کچھ اضافی مدد درکار ہوتی ہے۔ ایسا بچہ وہ سب کچھ سیکھنے کی اہلیت رکھتا ہے جس کی توقع عام طور سے بچے سے کی جاتی ہے تاہم یہ اسے سیکھنے میں زیادہ وقت لگاتا ہے۔ ایسے بچے جو کہ کسی مضمون میں سیکھنے کے حوالے سے

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور



Elmas Ali



سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ + 2½ سالہ پروگرام) 146

3- شخصیت کا ٹیسٹ
4- خواندگی یا پڑھائی کا ٹیسٹ
5- موضوع محل کے مطابق کردار کی مشکلات کی نشاندہی
6- میڈیکل ہسٹری کا جائزہ
7- جسمانی نشوونما، خاندانی صورتحال اور گھر میں موجود بنیادی تناؤ کا جائزہ
8- لسانیات کا جائزہ
9- [illegible] کی تشخیص

احتیاطی تدابیر

i:- استاد کے ساتھ تعلیقاتی (Replacement with a Teacher)

جذباتی تناؤ، استاد کے ساتھ معاملات چلانے میں مشکل اور موزوں ترین ماحول کے فقدان سے بھی تعلم کا عمل سست پڑ جاتا ہے۔ تعلم میں ناکامی سے بچنے کے لئے ہر بچے کی ایسے استاد کے ذریعے تدریس کا اہتمام کیا جائے جس کے ساتھ وہ زیادہ سکون محسوس کرے اور استاد کو اپنی مشکلات کے بارے میں بآسانی آگاہ کر سکے۔ اس طرح اگر استاد اور طالبعلم کے درمیان مثبت رشتہ قائم ہو جائے تو تعلم قدرے آسان ہو جاتا ہے۔ سست تعلم کی حد کو کیلئے استاد کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل اقدامات کرے۔

ii- مقابلے سے گریز (Avoid Competition)

سست تعلمین کے لئے مقابلہ خاص طور پر نقصان دہ ہے۔ اس کے نقصانات کے مقابلے میں فوائد کچھ بھی نہیں ہیں۔ مقابلے کی فضا میں سست تعلم اپنی کوششیں ترک کر دیتا ہے۔ ایسے ماحول میں وہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے اور مقابلے کے لئے خود کو اہل نہیں سمجھتا۔ یوں مقابلوں سے سست تعلمین کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

iii- معالجاتی تدریس (Remedial Teaching)

استاد کو چاہئے کہ سست تعلمین کیلئے معالجاتی تدریس کا لازمی اہتمام کرے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ آسان سے آسان الفاظ میں ہدایات دے اور انہیں متعدد مرتبہ دہرائے، نئے تعلیمی مواد کو چھوٹے اور آسان مرحلوں میں پیش کرنے سے سست طلبہ کو مشکل بات بھی آسانی سے سمجھائی جا سکتی ہے۔ نئے اسباق کو پیش کرتے ہوئے اس کا تعلق اس مواد سے ضرور جوڑیں جس سے تعلم پہلے سے واقف ہے۔ طویل دورانیے کے اہداف کے حوالے سے بالخیز ضیابات سے زیادہ چھوٹے چھوٹے اہداف متعین کر کے تعلم کو راغب کرنا زیادہ سودمند رہتا ہے۔

iv- ترقی نہ دینا (Non-Promotion)

بعض اساتذہ سست تعلمین کو اگلی جماعت میں پرموٹ نہ کرنے کے حق میں دلائل دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں جب ایسے تعلم کو اگلی کلاس میں پروموٹ نہیں کیا جاتا تو وہ اور دوسرے لوگ اسے

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور

سبق انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ

[illegible] ناکامی تصور کرتے ہیں۔ بچہ اسے اپنے لئے سزا تصور کرتا ہے۔ اس سے بے اطمینانی [illegible] بڑی ناکامی جاتا ہے۔ جس سے سکول سے ڈراپ آؤٹ کی شرح پر اثر پڑتا ہے۔ سست تعلمین کو حقیقت [illegible] چھوڑا نہیں جاتا ہے۔ ان کا نارمل بچوں کے ساتھ موازنہ کرنا بالکل مناسب نہیں بلکہ نارمل بچوں کے برابر [illegible] ضرورت ہوتی ہے ان کا حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔

(A Disadvantaged Child) پسماندہ بچہ

پسماندہ بچوں میں وہ بچے شامل ہیں جو کہ معذور ہیں یا کسی وجہ سے کوئی کام انجام دینے کے قابل نہیں ہیں یا پھر مناسب نشوونما کے حوالے سے انہیں بہترین مواقع نہیں ملے۔ یا پھر وہ زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم ہیں۔ یہ فرد کی اس حالت کی طرف نشاندہی کرتی ہے جو کہ داخلی نوعیت کی ہے اور خارجی طور پر محرومی کی وجوہات [illegible] نتیجہ برآمد ہوتے ہیں۔ بچوں کی پسماندگی کئی طرح کی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ معاشرتی، سماجی، ثقافتی، [illegible] لسانی وغیرہ۔

Elmas Ali

(Who are the Disadvantaged) پسماندہ بچے کون ہیں؟

[illegible] پسماندہ (Disadvantaged) کہا جا سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل [illegible] زندگی کی طرف کم راغب ہوں، ان میں بے شوقی پائی جاتی ہو، اور مغالطے کی حد تک غیر ذہین ہوں۔

☆ ایسے بچے [illegible] دلچسپی رکھتے ہوں، اور ان میں اس بارے میں تحریک نہیں پائی جاتی ہے۔

☆ وہ بچے جو کہ تعلیمی کامیابی میں بہت [illegible] متاد کی کمی پائی جاتی ہو۔

☆ اپنے اصلاحی [illegible] رکھنے والے بچے یا جن۔

☆ کمزور جماعت کی [illegible] جماعت کی تدریس سے استفادہ کرنے میں ناکام بچے۔

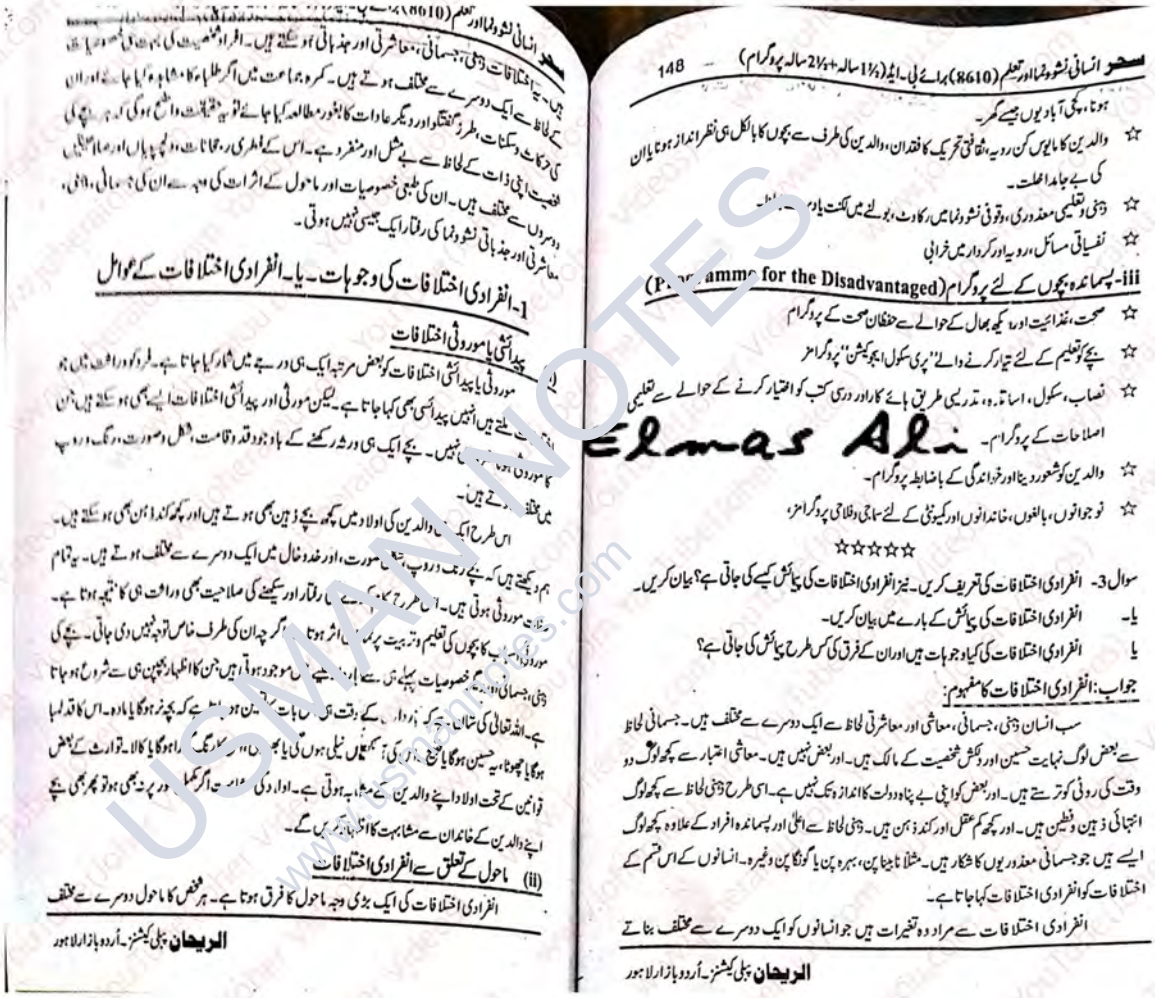
☆ خصوصی تعلیمی مشکلات کا شکار اور تعلیمی ناکامیابیوں میں ناکام بچے۔

(Causes of Disadvantaged Conditions) ii-پسماندہ حالات کے اسباب

☆ معاشی غربت، بے روزگاری، ناقص خوراک، صحت کی ناقص سہولیات، قبل از بعد از پیدائش پیش آنے والی پیچیدگیاں۔

☆ گھر اور محلے کے سکول کا ناکافی ہونا، چھوٹے گھر میں بڑے کنبے کا آباد ہونا، کھیل کیلئے مناسب جگہ کا نہ

الریحان پبلی کیشنز۔ اُردو بازار لاہور



ہونا، کچی آبادیوں جیسے گھر۔

☆ والدین کا مایوس کن رویہ، ثقافتی تحریک کا فقدان، والدین کی طرف سے بچوں کا بالکل ہی نظرانداز ہونا یا ان کی بے جا مداخلت۔

☆ ذہنی و تعلیمی معذوری، توتلی نشوونما میں رکاوٹ، بولنے میں لکنت یا دیر [illegible]

☆ نفسیاتی مسائل، رویہ اور کردار میں خرابی

iii- پسماندہ بچوں کے لئے پروگرام (P[illegible]amme for the Disadvantaged)

☆ صحت، غذائیت اور دیکھ بھال کے حوالے سے حفظان صحت کے پروگرام

☆ بچے کو تعلیم کے لئے تیار کرنے والے "پری سکول ایجوکیشن" پروگرامز

☆ نصاب، سکول، اساتذہ، تدریسی طریق ہائے کار اور درسی کتب کو اختیار کرنے کے حوالے سے تعلیمی اصلاحات کے پروگرام۔

Elmas Ali

☆ والدین کو شعور دینا اور خواندگی کے باضابطہ پروگرام۔

☆ نوجوانوں، بالغوں، خاندانوں اور کمیونٹی کے لئے سماجی و فلاحی پروگرامز۔

☆☆☆☆☆

سوال 3- انفرادی اختلافات کی تعریف کریں۔ نیز انفرادی اختلافات کی پیمائش کیسے کی جاتی ہے؟ بیان کریں۔

یا- انفرادی اختلافات کی پیمائش کے بارے میں بیان کریں۔

یا انفرادی اختلافات کی کیا وجوہات ہیں اور ان کے فرق کی کس طرح پیمائش کی جاتی ہے؟

جواب: انفرادی اختلافات کا مفہوم:

سب انسان ذہنی، جسمانی، معاشی اور معاشرتی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جسمانی لحاظ سے بعض لوگ نہایت حسین اور دلکش شخصیت کے مالک ہیں۔ اور بعض نہیں ہیں۔ معاشی اعتبار سے کچھ لوگ دو وقت کی روٹی کو ترستے ہیں۔ اور بعض کو اپنی بے پناہ دولت کا اندازہ تک نہیں ہے۔ اسی طرح ذہنی لحاظ سے کچھ لوگ انتہائی ذہین و فطین ہیں۔ اور کچھ کم عقل اور کند ذہن ہیں۔ ذہنی لحاظ سے اعلیٰ اور پسماندہ افراد کے علاوہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو جسمانی معذوریوں کا شکار ہیں۔ مثلاً نابینا پن، بہرہ پن یا گونگا پن وغیرہ۔ انسانوں کے اس قسم کے اختلافات کو انفرادی اختلافات کہا جاتا ہے۔

انفرادی اختلافات سے مراد وہ تغیرات ہیں جو انسانوں کو ایک دوسرے سے مختلف بناتے

ہیں۔ یہ اختلافات ذہنی، جسمانی، معاشرتی اور جذباتی ہو سکتے ہیں۔ افراد شخصیت کی بنا پر [illegible]
کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں اگر طلباء کا [illegible] کیا جائے اور ان کی حرکات و سکنات، طرز گفتگو اور دیگر عادات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو گی کہ ہر بچہ اپنی ذات کے لحاظ سے بے مثل اور منفرد ہے۔ اس کے فطری رجحانات، دلچسپیاں اور صلاحیتیں شخصیت دوسروں سے مختلف ہیں۔ ان کی طبعی خصوصیات اور ماحول کے اثرات کی وجہ سے ان کی جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور جذباتی نشوونما کی رفتار ایک جیسی نہیں ہوتی۔

1- انفرادی اختلافات کی وجوہات۔ یا۔ انفرادی اختلافات کے عوامل

(i) پیدائشی یا موروثی اختلافات

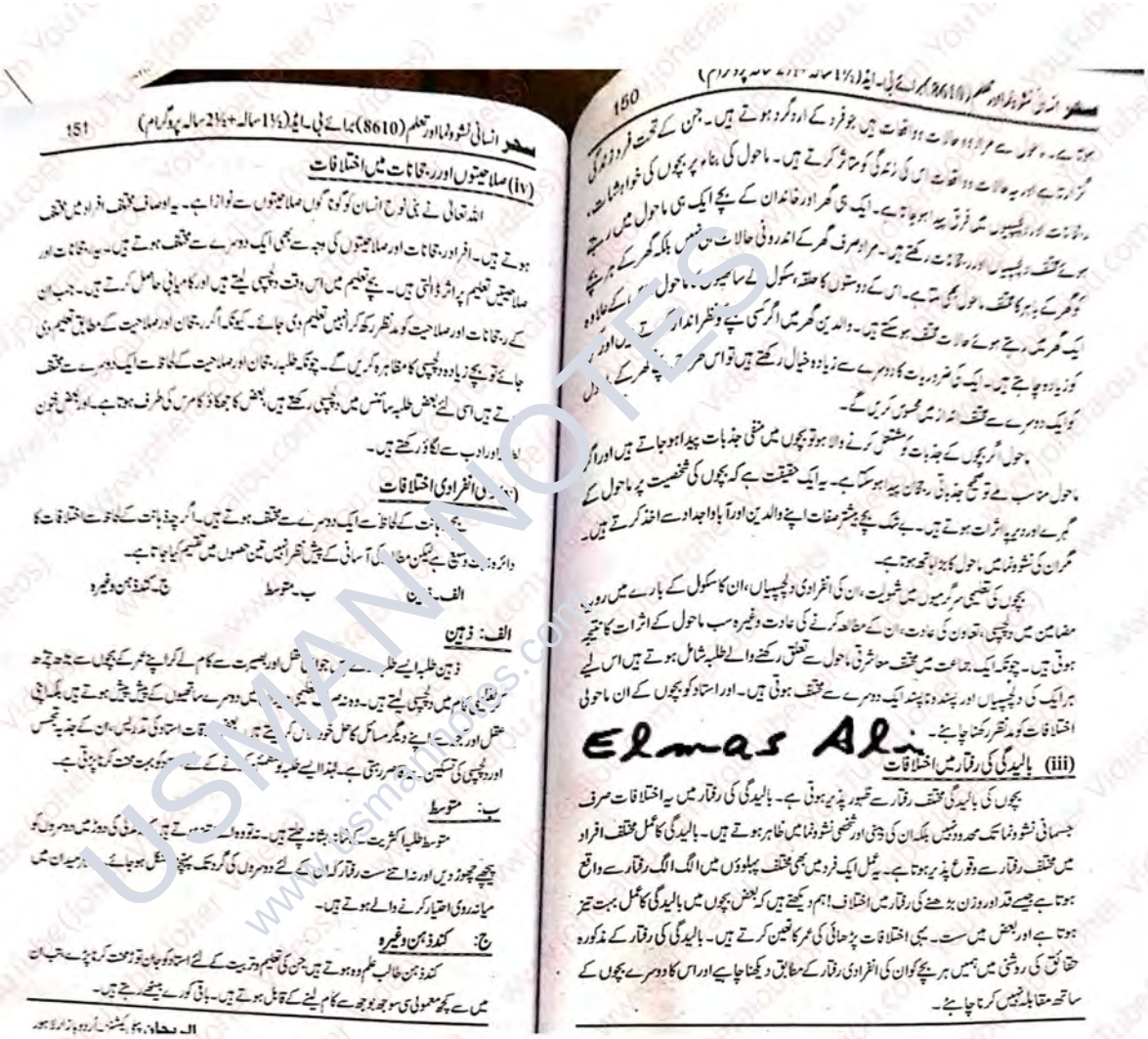
موروثی یا پیدائشی اختلافات کو بعض مرتبہ ایک ہی درجے میں شمار کیا جاتا ہے۔ افراد کو وراثت میں جو [illegible] ملتے ہیں انہیں پیدائشی بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن موروثی اور پیدائشی اختلافات ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کا موروثی ہونا ضروری نہیں۔ بچے ایک ہی ورثہ رکھنے کے باوجود قد قامت، شکل و صورت، رنگ روپ میں مختلف ہوتے ہیں۔

اس طرح ایک [illegible] والدین کی اولاد میں کچھ بچے ذہین بھی ہوتے ہیں اور کچھ کند ذہن بھی ہو سکتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بچے رنگ روپ، شکل و صورت، اور خدوخال میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ تمام [illegible] موروثی ہوتی ہیں۔ اس طرح کچھ [illegible] رفتار اور سیکھنے کی صلاحیت بھی وراثت ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ موروثی اسباب کا بچوں کی تعلیم و تربیت پر [illegible] اثر ہوتا ہے اگرچہ ان کی طرف خاص توجہ نہیں دی جاتی۔ بچے کی ذہنی، جسمانی اور [illegible] خصوصیات پہلے ہی سے [illegible] موجود ہوتی ہیں جن کا اظہار بچپن ہی سے شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ [illegible] کے وقت ہی [illegible] ہوتا ہے کہ بچہ نر ہو گا یا مادہ۔ اس کا قد لمبا ہو گا یا چھوٹا، یہ حسین ہو گا یا [illegible] کیں نیلی ہوں گی یا بھوری، [illegible] ہو گا یا کالا۔ توارث کے بعض قوانین کے تحت اولاد اپنے والدین کے مشابہ ہوتی ہے۔ اولاد کی [illegible] اگر مکمل طور پر نہ بھی ہو تو پھر بھی بچے اپنے والدین کے خاندان سے مشابہت کا اظہار کریں گے۔

(ii) ماحول کے تعلق سے انفرادی اختلافات

انفرادی اختلافات کی ایک بڑی وجہ ماحول کا فرق ہوتا ہے۔ ہر شخص کا ماحول دوسرے سے مختلف

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



150

ہوتے ہے۔ ماحول سے مراد وہ حالات و واقعات ہیں جو فرد کے اردگرد ہوتے ہیں۔ جن کے تحت فرد زندگی گزارتا ہے اور یہ حالات و واقعات اس کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ ماحول کی بنا پر بچوں کی خواہشات، رجحانات اور دلچسپیوں میں فرق پیدا ہوتا ہے۔ ایک ہی گھر اور خاندان کے بچے ایک ہی ماحول میں رہتے ہوئے مختلف دلچسپیاں اور رجحانات رکھتے ہیں۔ مراد صرف گھر کے اندرونی حالات ہی نہیں بلکہ گھر کے باہر پڑوس کے گھر کا ماحول بھی ہوتا ہے۔ اس کے دوستوں کا حلقہ، سکول کے ساتھیوں کا ماحول اس کے علاوہ ایک گھر میں رہتے ہوئے حالات مختلف ہو سکتے ہیں۔ والدین گھر میں اگر کسی بچے کو نظر انداز کرتے ہیں اور کوزیادہ چاہتے ہیں۔ ایک کی ضرورت کا دوسرے سے زیادہ خیال رکھتے ہیں تو اس طرح بچے گھر کے اندر کو ایک دوسرے سے مختلف انداز میں محسوس کریں گے۔

ماحول اگر بچوں کے جذبات کو مشتعل کرنے والا ہو تو بچوں میں منفی جذبات پیدا ہو جاتے ہیں اور اگر ماحول مناسب ہے تو صحیح جذباتی رجحان پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بچوں کی شخصیت پر ماحول کے گہرے اور دیرپا اثرات ہوتے ہیں۔ بے شک بچے بیشتر صفات اپنے والدین اور آباواجداد سے اخذ کرتے ہیں۔ مگر ان کی تشویش میں ماحول کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔

بچوں کی تعلیمی سرگرمیوں میں شمولیت، ان کی انفرادی دلچسپیاں، ان کا سکول کے بارے میں رویہ، مضامین میں دلچسپی، تعاون کی عادت، ان کے مطالعہ کرنے کی عادت وغیرہ سب ماحول کے اثرات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ چونکہ ایک جماعت میں مختلف معاشرتی ماحول سے تعلق رکھنے والے طلبہ شامل ہوتے ہیں اس لیے ہر ایک کی دلچسپیاں اور پسند و ناپسند ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ اور استاد کو بچوں کے ان ماحولی اختلافات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

Elmas Ali

(iii) بالیدگی کی رفتار میں اختلافات

بچوں کی بالیدگی مختلف رفتار سے تصویر پذیر ہوتی ہے۔ بالیدگی کی رفتار میں یہ اختلافات صرف جسمانی نشوونما تک محدود نہیں بلکہ ان کی ذہنی اور شخصی نشوونما میں ظاہر ہوتے ہیں۔ بالیدگی کا عمل مختلف افراد میں مختلف رفتار سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یہ عمل ایک فرد میں بھی مختلف پہلوؤں میں الگ الگ رفتار سے واقع ہوتا ہے جیسے قد اور وزن بڑھنے کی رفتار میں اختلاف! ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بچوں میں بالیدگی کا عمل بہت تیز ہوتا ہے اور بعض میں سست۔ یہی اختلافات پڑھائی کی عمر کا تعین کرتے ہیں۔ بالیدگی کی رفتار کے مذکورہ حقائق کی روشنی میں ہمیں ہر بچے کو ان کی انفرادی رفتار کے مطابق دیکھنا چاہیے اور اس کا دوسرے بچوں کے ساتھ مقابلہ نہیں کرنا چاہئے۔

(iv) صلاحیتوں اور رجحانات میں اختلافات

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو گوناگوں صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ یہ اوصاف مختلف افراد میں مختلف ہوتے ہیں۔ افراد رجحانات اور صلاحیتوں کی وجہ سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ رجحانات اور صلاحیتیں تعلیم پر اثر ڈالتی ہیں۔ بچے تعلیم میں اس وقت دلچسپی لیتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ جب ان کے رجحانات اور صلاحیت کو مدنظر رکھ کر انہیں تعلیم دی جائے۔ کیونکہ اگر رجحان اور صلاحیت کے مطابق تعلیم دی جائے تو بچے زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کریں گے۔ چونکہ طلبہ رجحان اور صلاحیت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اسی لئے بعض طلبہ سائنس میں دلچسپی رکھتے ہیں بعض کا جھکاؤ کامرس کی طرف ہوتا ہے۔ اور بعض فنون لطیفہ اور ادب سے لگاؤ رکھتے ہیں۔

(v) انفرادی اختلافات

یہ رجحانات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اگرچہ ذہانت کے لحاظ سے اختلافات کا دائرہ وسیع ہے لیکن مطالعہ کی آسانی کے پیش نظر انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

الف: ذہین ب۔ متوسط ج۔ کند ذہن وغیرہ

الف: ذہین

ذہین طلبہ ایسے طلبہ ہوتے ہیں جو عقل اور بصیرت سے کام لے کر اپنے عمر کے بچوں سے بڑھ چڑھ کر ہر قسم کے کام میں دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اعلیٰ نمبر لیتے ہیں دوسرے ساتھیوں کے پیش پیش ہوتے ہیں بلکہ اپنی عقل اور وجدان سے اپنے دیگر مسائل کا حل خود تلاش کر لیتے ہیں۔ ان کی ذہانت استاد کی توجہ کا مرکز بنتی ہے اور ان کے جذبہ تجسس اور دلچسپی کی تسکین کے لئے استاد کو صبر سے کام لینا پڑتا ہے۔ لہٰذا ایسے طلبہ کو مطمئن کرنے کے لئے استاد کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔

ب: متوسط

متوسط طلبا اکثریت کے حامل ہوتے ہیں۔ نہ تو وہ اتنے تیز ہوتے ہیں کہ استاد کی توجہ صرف ان کی طرف مبذول ہو جائے اور نہ اتنے سست رفتار کہ ان کے لئے دوسروں کی گروہ سے پیچھے رہنا مشکل ہو جائے۔ اس لئے استاد کو درمیان میں میانہ روی اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔

ج: کند ذہن وغیرہ

کند ذہن طالب علم وہ ہوتے ہیں جن کی تعلیم و تربیت کے لئے استاد کو جان توڑ محنت کرنی پڑتی ہے تب ان میں سے کچھ معمولی سی سوجھ بوجھ سے کام لینے کے قابل ہوتے ہیں۔ باقی کورے بیٹھے رہتے ہیں۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com

(vi) جسمانی مہارتوں میں اختلافات

بچے جس عمر کے بھی ہوں وہ جسمانی مہارتوں کی قابلیتوں میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے۔ یہ اختلافات عموماً وراثت کے فرق کے باعث پیدائشی اور اکتسابی بھی ہوتے ہیں۔ ان میں وہ تمام اختلافات شامل ہیں جو کسی نہ کسی طرح جسم کی ساخت یا اس کی رنگت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اختلافات ظاہری طور پر حالات و عادات کی بنا پر بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جسمانی اختلافات جو [illegible] واضح ہوتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں جسمانی اختلافات کا بخوبی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً

1۔ ایک ہی جماعت کے کچھ بچے اچھی شکل و صورت، قد و قامت کے ہوتے ہیں۔ [illegible] صحت مند ہوتے ہیں جبکہ بعض بیماریوں کا شکار۔

2۔ کچھ بچے پیدائشی طور پر کسی حادثے کی وجہ سے معذور ہوتے ہیں۔ یا بعض جسمانی کمزوریوں یا [illegible] کا شکار ہوتے ہیں مثلاً بینائی کمزور ہو سکتی ہے یا قوت گویائی قوت سماعت متاثر ہو سکتی ہے۔

3۔ بعض بچے تتلا کر یا ہکلا کر بولتے ہیں۔ ایسے بچے جماعت میں بولنے سے گھبراتے ہیں۔

(vii) طبقاتی اختلافات

عموماً معاشرے کو تین طبقوں یعنی اعلیٰ، متوسط اور غریب میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ لوگوں کا جس طبقے سے تعلق ہوتا ہے وہ اسی کے مطابق اپنی گھریلو زندگی، معاشرتی سرگرمیاں، لباس و خوراک، عادات و اطوار، [illegible] تعلقات وغیرہ اختیار کرتے ہیں۔ ہر طبقے کی اپنی معاشرتی اقدار اور ایک خاص ذہنی معیار ہوتا ہے۔ مثلاً اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے بچوں اور پسماندہ طبقے کے بچوں کے درمیان مقیاس ذہانت میں واضح فرق پایا جاتا ہے۔

(viii) معاشرتی اختلافات

تعلیمی اداروں میں آنے والے بچوں کا تعلق مختلف معاشرتی حالات سے ہوتا ہے۔ اس طرح ان کے معاشی یا مالی حالات بھی مختلف ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کے نزدیک ان حالات کا حصول علم سے گہرا تعلق ہے۔ وہ بچے جو اچھے معاشی و معاشرتی حالات سے تعلق رکھتے ہیں، تعلیم میں بہتر نتائج دکھاتے ہیں۔ کیونکہ ان حالات کے باعث ان کی ضروریات اور خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے۔ انہیں مناسب رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ وہ گھر میں صاف ستھرا اور تعلیمی ماحول رکھتے ہیں جس کے باعث وہ تعلیم سے اپنی دلچسپی برقرار رکھ سکتے ہیں۔ جبکہ وہ بچے جن کے معاشی حالات بہتر نہیں، جنہیں اچھا ماحول نہیں ملا وہ تعلیم میں نمایاں کامیابی حاصل نہیں کرتے۔ اس لئے کہ ان کی بنیادی ضروریات و خواہشات کی جب تکمیل نہیں ہوتی تو وہ تعلیم کی طرف بھرپور توجہ نہیں دے پاتے۔

معاشرتی ماحول بہتر نہ ہونے کی وجہ سے بھی بچے تعلیم کی طرف پوری توجہ نہیں دے سکتے۔ بعض خاندانوں میں یا تو مہذب اور تعلیم یافتہ لوگوں کا ماحول نہیں ہوتا یا پھر والدین اپنی دلچسپیوں میں مشغول رہتے ہیں اس لئے بچوں کو ضروری اور مطلوبہ رہنمائی حاصل نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے ایسے بچے تعلیم میں پیچھے رہ جاتے ہیں

Elmas Ali

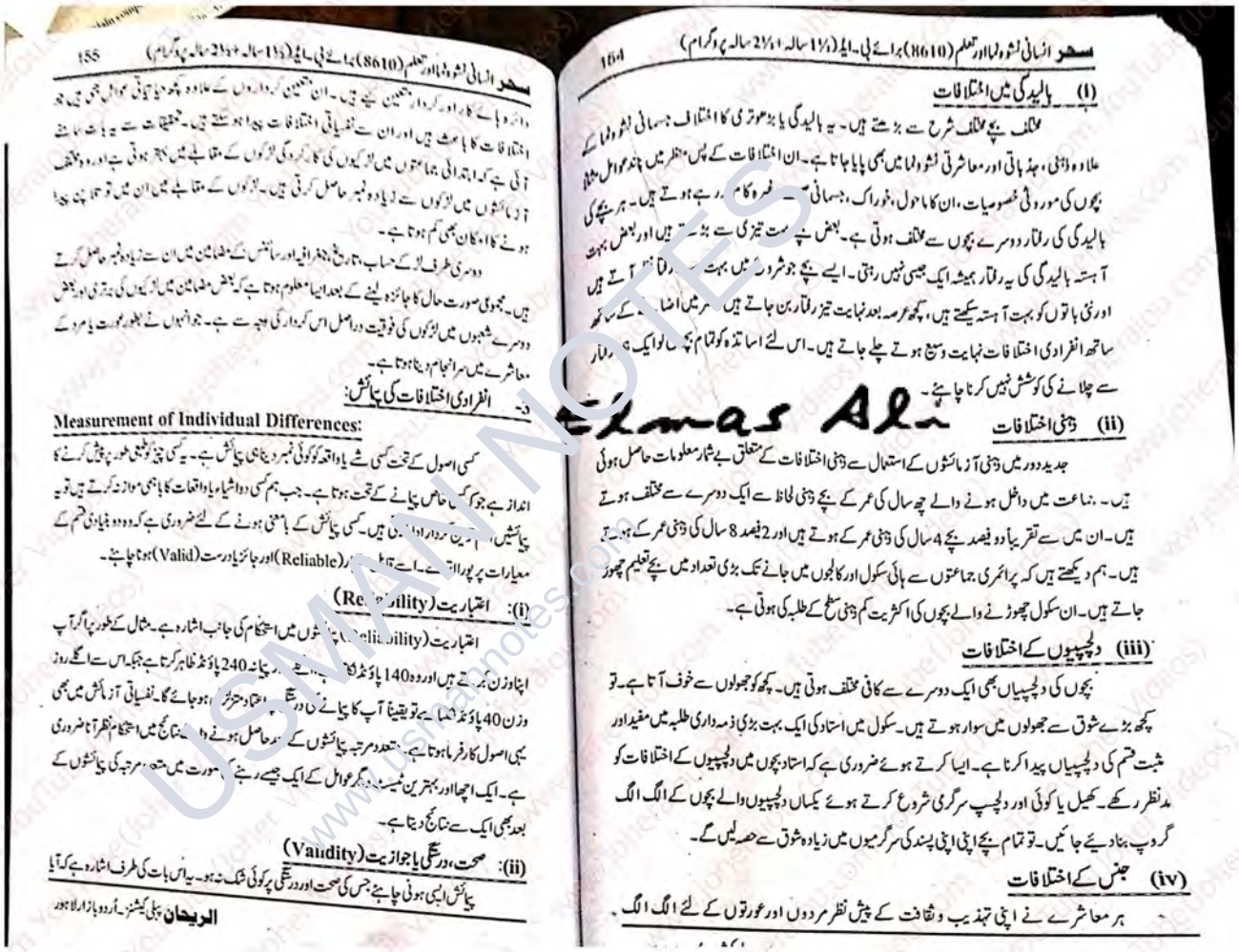
(ix) جذباتی اختلافات

بچے جذباتی لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ جذبات تمام بچوں میں موجود ہوتے ہیں۔ بعض کے جذبات شدید نوعیت کے ہوتے ہیں اور وہ جلد مشتعل ہو جاتے ہیں۔ بعض جذبات پر قابو رکھتے ہیں۔ بچوں کے جذبات کی شدت اور ان کا حد درجہ محسوس ہونا ان کی جسمانی اور ذہنی صحت کو متاثر کر سکتا ہے وہ جذباتی شدت کے باعث نہ تو ذہنی یکسوئی سے کام کر سکتے ہیں اور نہ جسمانی طور پر صحت مند رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح جذبات کے اثرات بالواسطہ طور پر ان کی تعلیم پر مرتب ہوتے ہیں۔ اور تعلیم کی طرف سے ان کی توجہ ہٹ جاتی ہے تعلیم [illegible] لینے کے باعث وہ دوسرے بچوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

جذباتی صحت میں توازن برقرار رکھنے کے سلسلے میں اساتذہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حساس بچوں کے جذبات کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ انہیں جماعت میں ساتھیوں کے سامنے شرمندہ نہ کیا جائے۔ بچوں کی جذباتی تربیت بھی کی جائے۔ انہیں جذبات پر قابو پانا سکھایا جائے۔ [illegible] وقت حاصل ہو سکتا ہے جب استاد بھی جذباتی صحت و توازن کا مالک ہو اور بچوں کے ساتھ [illegible] تعلق قائم کر سکے۔ کسی بچے کے جذبات کو حد تک پہنچانا یا [illegible] کی طرف زیادہ جذباتی جھکاؤ اور لگاؤ [illegible] کی متوازن زندگی میں رکاوٹ بنتا ہے اور وہ یکسوئی کے ساتھ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ [illegible] بالی اختلافات کی اہمیت کے پیش نظر استاد کو جماعت میں مناسب رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ بچوں کو [illegible] توجہ دی جائے تاکہ وہ تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔

2۔ بچوں میں انفرادی اختلافات کی نوعیت

تمام بچے ذہنی، جسمانی، جذباتی اور معاشرتی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ کامیاب تدریس کے لئے ضروری ہے کہ اساتذہ بچوں میں انفرادی اختلافات سے آگاہ ہوں۔ بچوں میں انفرادی اختلافات مختلف نوعیت کے ہو سکتے ہیں۔ جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔



سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ 2½ سالہ پروگرام) 154

(i) بالیدگی میں اختلافات

مختلف بچے مختلف شرح سے بڑھتے ہیں۔ یہ بالیدگی یا بڑھوتری کا اختلاف جسمانی نشوونما کے علاوہ ذہنی، جذباتی اور معاشرتی نشوونما میں بھی پایا جاتا ہے۔ ان اختلافات کے پس منظر میں چند عوامل مثلاً بچوں کی موروثی خصوصیات، ان کا ماحول، خوراک، جسمانی صحت وغیرہ کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ہر بچے کی بالیدگی کی رفتار دوسرے بچوں سے مختلف ہوتی ہے۔ بعض بچے سست تیزی سے بڑھتے ہیں اور بعض بہت آہستہ بالیدگی کی یہ رفتار ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی۔ ایسے بچے جو شروع میں بہت سست رفتار نظر آتے ہیں اور نئی باتوں کو بہت آہستہ سیکھتے ہیں، کچھ عرصہ بعد نہایت تیز رفتار بن جاتے ہیں۔ عمر میں اضافے کے ساتھ ساتھ انفرادی اختلافات نہایت وسیع ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اساتذہ کو تمام بچوں کو ایک ہی رفتار سے چلانے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے۔

Ezmas Ali

(ii) ذہنی اختلافات

جدید دور میں ذہنی آزمائشوں کے استعمال سے ذہنی اختلافات کے متعلق بے شمار معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ جماعت میں داخل ہونے والے چھ سال کی عمر کے بچے ذہنی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان میں سے تقریباً دو فیصد بچے 4 سال کی ذہنی عمر کے ہوتے ہیں اور 2 فیصد 8 سال کی ذہنی عمر کے ہوتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پرائمری جماعتوں سے ہائی سکول اور کالجوں میں جانے تک بڑی تعداد میں بچے تعلیم چھوڑ جاتے ہیں۔ ان سکول چھوڑنے والے بچوں کی اکثریت کم ذہنی سطح کے طلبہ کی ہوتی ہے۔

(iii) دلچسپیوں کے اختلافات

بچوں کی دلچسپیاں بھی ایک دوسرے سے کافی مختلف ہوتی ہیں۔ کچھ کو جھولوں سے خوف آتا ہے۔ تو کچھ بڑے شوق سے جھولوں میں سوار ہوتے ہیں۔ سکول میں استاد کی ایک بہت بڑی ذمہ داری طلبہ میں مفید اور مثبت قسم کی دلچسپیاں پیدا کرنا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے ضروری ہے کہ استاد بچوں میں دلچسپیوں کے اختلافات کو مدنظر رکھے۔ کھیل یا کوئی اور دلچسپ سرگرمی شروع کرتے ہوئے یکساں دلچسپیوں والے بچوں کے الگ الگ گروپ بنا دیئے جائیں۔ تو تمام بچے اپنی اپنی پسند کی سرگرمیوں میں زیادہ شوق سے حصہ لیں گے۔

(iv) جنس کے اختلافات

ہر معاشرے نے اپنی تہذیب و ثقافت کے پیش نظر مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ

155 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ 2½ سالہ پروگرام)

دائرہ ہائے کار اور کردار متعین کیے ہیں۔ ان متعین کرداروں کے علاوہ کچھ دیگر وراثتی عوامل بھی ہیں جو انفرادی اختلافات کا باعث بنتے ہیں اور ان سے نفسیاتی اختلافات پیدا ہو سکتے ہیں۔ تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ابتدائی جماعتوں میں لڑکیوں کی کارکردگی لڑکوں کے مقابلے میں بہتر ہوتی ہے اور وہ مختلف آزمائشوں میں لڑکوں سے زیادہ نمبر حاصل کرتی ہیں۔ لڑکوں کے مقابلے میں ان میں تو تلا پن پیدا ہونے کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔

دوسری طرف لڑکے حساب، تاریخ، جغرافیہ اور سائنس کے مضامین میں ان سے زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں۔ مجموعی صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض مضامین میں لڑکیوں کی برتری اور بعض دوسرے مضمون میں لڑکوں کی فوقیت دراصل اس کردار کی وجہ سے ہے۔ جو انہوں نے بطور عورت یا مرد کے معاشرے میں سرانجام دینا ہوتا ہے۔

د۔ انفرادی اختلافات کی پیمائش:

Measurement of Individual Differences:

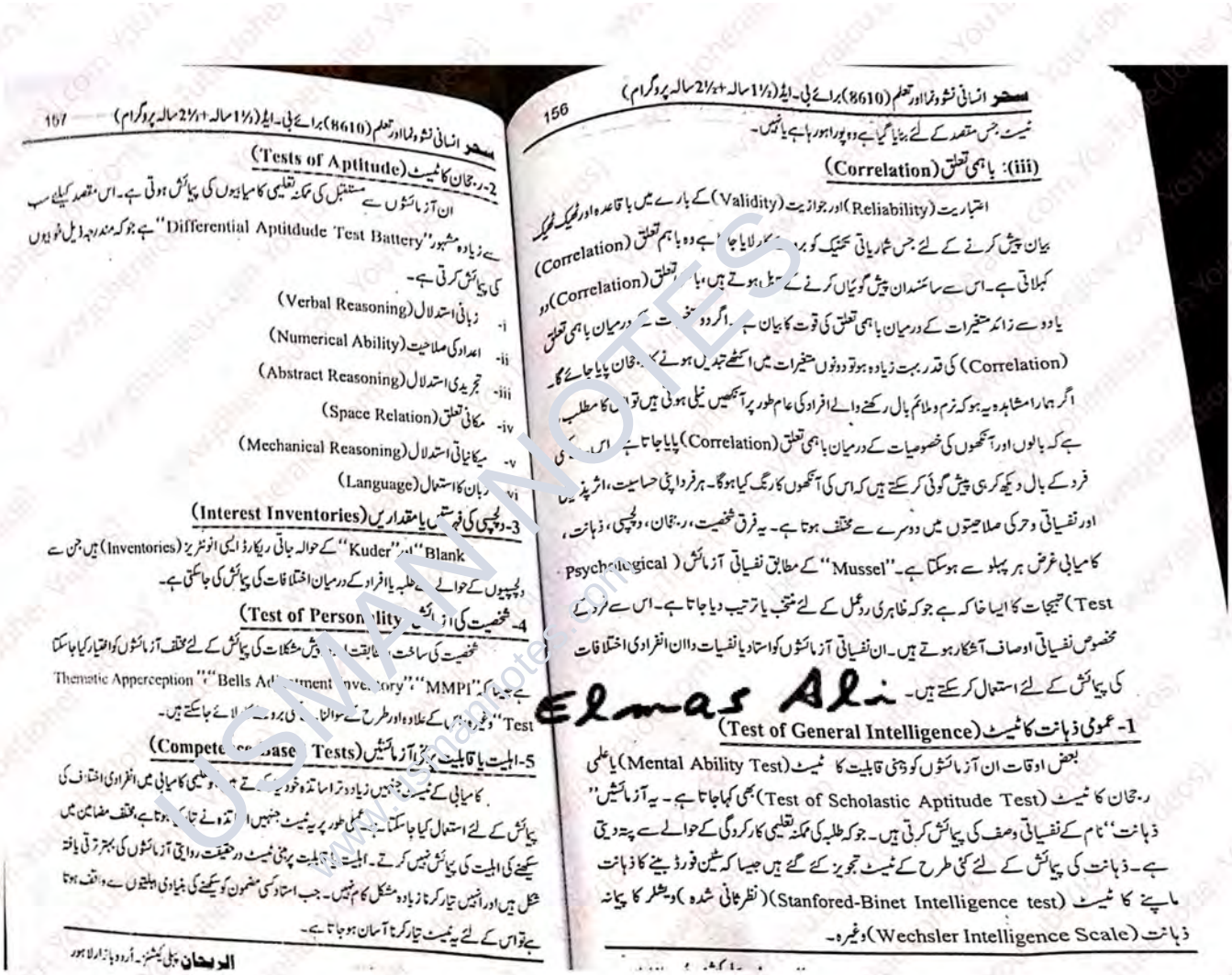
کسی اصول کے تحت کسی شے یا واقعہ کو کوئی نمبر دینا ہی پیمائش ہے۔ یہ کسی چیز کو ٹھیک طور پیش کرنے کا انداز ہے جو کسی خاص پیمانے کے تحت ہوتا ہے۔ جب ہم کسی دو اشیاء یا واقعات کا باہمی موازنہ کرتے ہیں تو یہ پیمائشیں [illegible] ہوتی ہیں۔ کسی پیمائش کے بامعنی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ دو بنیادی قسم کے معیارات پر پورا اترے۔ اسے قابل اعتماد (Reliable) اور جائز یا درست (Valid) ہونا چاہئے۔

(i): اعتباریت (Reliability)

اعتباریت (Reliability) پیمائشوں میں استحکام کی جانب اشارہ ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ اپنا وزن کرتے ہیں اور وہ 140 پاؤنڈ ظاہر کرتا ہے جبکہ پیمانہ 240 پاؤنڈ ظاہر کرتا ہے جبکہ اس سے اگلے روز وزن 40 پاؤنڈ ظاہر کرتا ہے تو یقیناً آپ کا پیمانہ [illegible] ہو جائے گا۔ نفسیاتی آزمائش میں بھی یہی اصول کارفرما ہوتا ہے۔ متعدد مرتبہ پیمائشوں کے حاصل ہونے والے نتائج میں استحکام نظر آنا ضروری ہے۔ ایک اچھا اور بہترین ٹیسٹ دیگر عوامل کے ایک جیسے رہنے کی صورت میں متعدد مرتبہ کی پیمائشوں کے بعد بھی ایک سے نتائج دیتا ہے۔

(ii): صحت، درستگی یا جوازیت (Validity)

پیمائش ایسی ہونی چاہئے جس کی صحت اور درستگی پر کوئی شک نہ ہو۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آیا



156 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

نیٹ جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے وہ پورا ہو رہا ہے یا نہیں۔

(iii): باہمی تعلق (Correlation)

اعتباریت (Reliability) اور جوازیت (Validity) کے بارے میں باقاعدہ اور ٹھیک ٹھیک بیان پیش کرنے کے لئے جس شماریاتی تکنیک کو بروئے کار لایا جاتا ہے وہ باہم تعلق (Correlation) کہلاتی ہے۔ اس سے سائنسدان پیش گوئیاں کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ باہمی تعلق (Correlation) دو یا دو سے زائد متغیرات کے درمیان باہمی تعلق کی قوت کا بیان ہے۔ اگر دو مختلف متغیرات کے درمیان باہمی تعلق (Correlation) کی قدر بہت زیادہ ہو تو دونوں متغیرات میں اکٹھے تبدیل ہونے کا رجحان پایا جائے گا۔ اگر ہمارا مشاہدہ یہ ہو کہ نرم و ملائم بال رکھنے والے افراد کی عام طور پر آنکھیں نیلی ہوتی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ بالوں اور آنکھوں کی خصوصیات کے درمیان باہمی تعلق (Correlation) پایا جاتا ہے۔ اس کی مدد سے فرد کے بال دیکھ کر ہی پیش گوئی کر سکتے ہیں کہ اس کی آنکھوں کا رنگ کیا ہوگا۔ ہر فرد اپنی حساسیت، اثر پذیری اور نفسیاتی و حرکی صلاحیتوں میں دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ یہ فرق شخصیت، رجحان، دلچسپی، ذہانت، کامیابی غرض ہر پہلو سے ہو سکتا ہے۔ "Mussel" کے مطابق نفسیاتی آزمائش (Psychological Test) تجسیمات کا ایسا خاکہ ہے جو کہ ظاہری ردعمل کے لئے منتخب یا ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس سے فرد کے مخصوص نفسیاتی اوصاف آشکار ہوتے ہیں۔ ان نفسیاتی آزمائشوں کو استاد یا نفسیات دان انفرادی اختلافات کی پیمائش کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

Elmas Ali

1- عمومی ذہانت کا ٹیسٹ (Test of General Intelligence)

بعض اوقات ان آزمائشوں کو ذہنی قابلیت کا ٹیسٹ (Mental Ability Test) یا علمی رجحان کا ٹیسٹ (Test of Scholastic Aptitude Test) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ آزمائشیں "ذہانت" نام کے نفسیاتی وصف کی پیمائش کرتی ہیں۔ جو کہ طلبہ کی ممکنہ تعلیمی کارکردگی کے حوالے سے پتہ دیتی ہے۔ ذہانت کی پیمائش کے لئے کئی طرح کے ٹیسٹ تجویز کئے گئے ہیں جیسا کہ سٹین فورڈ بینے کا ذہانت ماپنے کا ٹیسٹ (Stanford-Binet Intelligence test) (نظرثانی شدہ) ویشلر کا پیمانہ ذہانت (Wechsler Intelligence Scale) وغیرہ۔

157 سحر انسانی نشوونما اور تعلم (8610) برائے بی۔ایڈ (1½ سالہ+2½ سالہ پروگرام)

2- رجحان کا ٹیسٹ (Tests of Aptitude)

ان آزمائشوں سے مستقبل کی ممکنہ تعلیمی کامیابیوں کی پیمائش ہوتی ہے۔ اس مقصد کیلئے سب سے زیادہ مشہور "Differential Aptitdude Test Battery" ہے جو کہ مندرجہ ذیل نو یونیوں کی پیمائش کرتی ہے۔

i- زبانی استدلال (Verbal Reasoning)
ii- اعداد کی صلاحیت (Numerical Ability)
iii- تجریدی استدلال (Abstract Reasoning)
iv- مکانی تعلق (Space Relation)
v- میکانیاتی استدلال (Mechanical Reasoning)
vi- زبان کا استعمال (Language)

3- دلچسپی کی فہرستیں یا مقداریں (Interest Inventories)

"Kuder" اور "Blank" کے حوالہ جاتی ریکارڈ ایسی انونٹریز (Inventories) ہیں جن سے دلچسپیوں کے حوالے سے طلبہ یا افراد کے درمیان اختلافات کی پیمائش کی جا سکتی ہے۔

4- شخصیت کی آزمائش (Test of Personality)

شخصیت کی ساخت، مابعد پیش مشکلات کی پیمائش کے لئے مختلف آزمائشوں کو اختیار کیا جا سکتا ہے جیسا کہ "Thematic Apperception Test" "Bells Adjustment Inventory" "MMPI" وغیرہ ان کے علاوہ اور طرح کے سوالنامے بھی بروئے کار لائے جا سکتے ہیں۔

5- اہلیت یا قابلیت پر مبنی آزمائشیں (Competence Base Tests)

کامیابی کے ٹیسٹ جنہیں زیادہ تر اساتذہ خود تیار کرتے ہیں تعلیمی کامیابی میں انفرادی اختلاف کی پیمائش کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عملی طور پر یہ ٹیسٹ جنہیں اساتذہ نے تیار کیا ہوتا ہے، مختلف مضامین میں سیکھنے کی اہلیت کی پیمائش نہیں کرتے۔ اہلیت یا قابلیت پر مبنی ٹیسٹ درحقیقت روایتی آزمائشوں کی بہتر ترقی یافتہ شکل ہیں اور انہیں تیار کرنا زیادہ مشکل کام نہیں۔ جب استاد کسی مضمون کو سیکھنے کی بنیادی اہلیتوں سے واقف ہوتا ہے تو اس کے لئے یہ ٹیسٹ تیار کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

الرحمان پبلی کیشنز۔ اردو بازار لاہور

USMAN NOTES www.usmannotes.com

6- کثیر الانتخابی آزمائشیں یا مضامین (Multiple-Choice Tests or Essays)

ایسے طلبہ جن کی خاص تیاری نہیں ہوتی کثیر الانتخابی آزمائشوں کو محض "تکا" لگانے کی مشق قرار دیتے ہیں۔ ایسی آزمائشوں پر ایک اعتراض یہ بھی اٹھایا جاتا ہے کہ اس میں سوجھ بوجھ کی بجائے رٹی رٹائی معلومات پر انعام ملتا ہے۔ یہ تب ہوتا ہے جب ایسے ٹیسٹ ابتدائی ناقص انداز میں تیار کیے گئے ہوں۔ لیکن اگر ان آزمائشوں کو صحیح انداز میں تیار کیا جائے تو اس سے طلبہ کی اہلیت اور مسئلہ کو حل کرنے کی صلاحیت پوری طرح آشکار ہو سکتی ہے۔ "SAT" کی ہی مثال لے لیں یہ ٹیسٹ ایسے انداز میں تیار کیا گیا ہے جسے حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ طلبہ بنیادی تصورات کا فہم رکھتے ہوں اور دیگر حقائق کو ساتھ ملا کر جواب دینے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ یہ حقیقت بھی مشاہدہ سے یہ بات واضح ہے کہ "SAT verbal score" اور "IQ" کے درمیان باہمی تعلق (Correlation) بہت زیادہ یعنی 0.80+ تک پایا جاتا ہے۔

مضمون قسم کے سوالات کے بارے میں ایک خوف پایا جاتا ہے کہ اگر معیار بند آزمائشیں صرف مضمون نما سوالات پر مبنی ہوں تو تعلم کے برخلاف تاثر پیدا ہوتا ہے۔ زبانی طور پر مشاق طالبعلم مضمون قسم کے ٹیسٹ کے ذریعے اپنی خامیوں پر پردہ ڈال سکتا ہے۔ جبکہ دوسری جانب مضمون قسم کے ٹیسٹ میں کامیابی کے لئے طلبہ کی طرف سے اختیار کی جانے والی تکنیک یعنی رٹہ لگانا اور لفظ بہ لفظ یاد کرنے سے سیکھنے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ تاہم مضمون قسم کی آزمائش سے زیادہ گہرائی میں سوچنے کے عمل کو راہنمائی ملتی ہے۔ تاہم اگر کلاس بڑی ہے اور طلبہ مختلف النوع صلاحیتوں کے حامل ہیں تو استاد کو چاہیے کہ وہ کثیر الانتخابی سوالات پر زیادہ انحصار کرے۔

Elmas Ali

7- کمپیوٹر معاون آزمائشیں (Computer Assisted Testing (CAT))

آج کے دور میں کمپیوٹر معاون آزمائشوں کی اہمیت بڑھ چکی ہے۔ اس میں فرد "کمپیوٹر کی بورڈ" لے کر بیٹھتا ہے اور سوال "سکرین" پر نمودار ہوتے ہیں۔ یہ ٹیسٹ زیادہ متشکل ہوتے ہیں کیونکہ اس میں فرد کا کمپیوٹر کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور اس میں ہر فرد کی مہارت کی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے سوال شامل کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر سوال حل کرتے ہوئے جب آزمائش خاص سطح پر پہنچتی ہے تو سوالوں کی نوعیت

پیچیدہ اور مشکل ہو جاتی ہے۔ لیکن جب طالبعلم پے در پے غلطیاں کرتا ہے تو آسان قسم کے سوالات سکرین پر نمودار ہونے لگتے ہیں۔ یہ سلسلہ تب تک جاری رہتا ہے جب تک طالبعلم اہلیت کی حقیقی سطح تک نہ پہنچ جائے۔ امریکی ادارے "ایجوکیشنل ٹیسٹنگ سروسز" نے "SAT" اور "GRE" یعنی "Graduate Record Exax" کو کمپیوٹر شکل میں ڈھال لیا ہے۔

8- پورٹ فولیو اپروچ (The Portfolio Approach)

حالیہ دنوں میں زیادہ مقبولیت حاصل کرنے والی تکنیک "Portfolio Approach" ہے جسے اداکار اور ماڈل اپنے ماضی کے تجربات اور کامیابیوں کو اکٹھا کر کے اپنا پورٹ فولیو (Portfolio) تیار کرتے ہیں ویسے ہی طلبہ بھی سہ ماہی یا پورے سال میں کیے جانے والے بہترین کام کے نمونوں کو پورٹ فولیو (Portfolio) کی شکل میں پیش کر سکتے ہیں۔ اس تکنیک میں طالبعلم کی ہر شعبے میں کامیابی پر زور دیا جاتا ہے اور محض کسی صلاحیت کے حوالے سے حاصل کیے جانے والے سکور پر انحصار نہیں ہوتا۔ مخصوص "پورٹ فولیوز" میں شاعری، افسانے، مضامین اور مختلف فنون کے شاہکار نمونوں پر مشتمل ہو سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ ریاضی میں بھی طلبہ مختلف تصور، ان کے درمیان اعشاریہ کے تعلق کو پیش کیا جا سکتا ہے، مزید براں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات طیبہ پر کیا مضمون بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ سال کے اختتام پر طلبہ اپنے پورٹ فولیوز (Portfolios) جانچنے کے لئے اساتذہ کے حوالے کرتے ہیں۔ پورٹ فولیو (Portfolio) کی تکنیک کو اساتذہ، طلبہ اور نصاب سب کے جائزے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

9- گریڈ مساوی سکورز (Grade Equivalent Scores)

"Grade Equivalent Scores" کی تخلیق ہوئی ہوتی ہیں جو کہ فرد کے حاصل کردہ سکور اور مخصوص گریڈ کے دیگر ہم طلبہ کے اوسط سکورز کے درمیان پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر فرض کریں کہ تیسرے گریڈ یا کلاس نہم کے طلبہ ریاضی کے ٹیسٹ میں اوسطاً 30 نمبر حاصل کرتے ہیں۔ اگر اس موقع پر کسی طالبعلم کا ٹیسٹ لیا جاتا ہے اور وہ 30 نمبر حاصل کرتا ہے تو اسے "Grade Equivalent Score" 3.0 دیا جائے گا (کارکردگی پیمانہ) اس سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے اس کا سکور 3.4 ہو سکتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بچے کی کارکردگی تیسرے سال کے بچے کی چوتھے ماہ (دسمبر) کی کارکردگی کے برابر ہے۔ یوں سکور 0.0 سے 12.9 تک ہو سکتے ہیں جو کہ کنڈرگارٹن سے لے کر بارہویں

USMAN NOTES | AIOU Code 8610 Helping Key Book (Human Development and Learning (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

کلاس تک کی کارکردگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ ستمبر کی پہلی تاریخ کی کارکردگی کو صفر جبکہ ستمبر کی آخری تاریخ کی کارکردگی کو 0.1 تصور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اکتوبر کی آخری تاریخ پر کارکردگی 0.2 ہوتی ہے۔ تاہم اس سلسلے چند احتیاطیں ذہن میں رہنی چاہئیں۔

-i تمام بچے ایک جیسی سالانہ شرح پر نشوونما نہیں پاتے۔ نہ ہی ماہانہ شرح ایک سی ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جب ہونہار طالبعلم بھی اچانک ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کردے۔ کیونکہ یہی بچہ جلد ہی اپنی خامیوں پر قابو پا کر اپنی کارکردگی میں کئی مہینوں تک اضافہ کرسکتا ہے۔

-ii قبل از وقت نشوونما پانے والے بچے کو اتنی جلدی زیادہ سکور نہ دے دیئے جائیں جس سے بچہ ایک یا دو گریڈ چھوڑ کر آگے پہنچ جائے۔ تیسری کلاس کا بچہ کسی ٹیسٹ میں ساتویں جماعت کے مساوی سکور بھی حاصل کرسکتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ ساتویں جماعت میں پہنچنے کے قابل ہوگیا ہے۔

10-نصابی آزمائش (Curriculum Testing)

فی الواقع ہر پانچ سال بعد کسی نصاب کے مکمل جائزے کی ضرورت پڑتی ہے۔ سائنس کے شعبے میں اس کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے۔ تاہم ہر شعبے میں نصاب کے جائزے کا عمل جاری رہنا چاہئے۔ اس قسم کی آزمائشیں مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب پیش کرتی ہیں۔

-i نصابی اہداف کو کس قدر حاصل کرلیا گیا ہے؟

-ii کیا نصاب طے شدہ مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے انتہائی موزوں ہے؟

-iii دی جانے والی ہدایت و رہنمائی کیا نصاب کے عین مطابق ہے؟

-iv کیا پڑھائے گئے نصاب کی تشخیصی جانچ ہوچکی ہے؟

☆☆☆☆☆

Elmas Ali

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com